



Vol. I

No. 11

THE
HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES

OFFICIAL REPORT OF THE PROCEEDINGS

OF

The Fourteenth Day of the First Session of the
First Legislative Assembly

Monday, the 7th April, 1952

Price: Eight Annas.

CONTENTS

	PAGE
1. Adjournment Motion re: Hail Storm in Ibrahimpatnam taluq	433
2. L. A. Bill No. I of 1952: A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 Fasli ...	434
3. L. A. Bill No. VI of 1952: A Bill to provide for the salaries of the Ministers of the State of Hyderabad ...	438
4. L. A. Bill No. V of 1952: A Bill to repeal the Security Regulation, 1358 Fasli ...	460
5. L. A. Bill No. III of 1952: A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad, Legislative Assembly ...	461
6. Discussion on the Adjournment Motion re: Hail storm in Ibrahimpatnam taluq ...	466
7. L. A. Bill No. VII of 1952: A Bill to provide for the salaries and allowances of Members of the Hyderabad Legislative Assembly.	480
8. L. A. Bill No. IV of 1952: A Bill to amend the Hyderabad, Municipal Corporations Act, 1950 ...	488
9. Motion for the Address of Thanks to the Rajpramukh ...	498
10. Prorogation of the Assembly ...	499



LEGISLATIVE ASSEMBLY

FOURTEENTH DAY

Monday, 7th April, 1952

The Assembly met in the Assembly Hall, Public Gardens at Ten of the Clock, Mr. Speaker (The Hon'ble Shri Kashinath Rao Vaidya) in the Chair.

Adjournment Motion Re: Hail Storm In Ibarhimpatnam Taluq.

Mr. Speaker : I have received an adjournment motion from Shri K. Papi Reddy.

Shri K. Papi Reddy (Ibrahimpatnam-General) : Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to move for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance of recent occurrence, namely :

"That on 3rd April, 1952, in 20 villages of Ibrahimpatnam Taluq, due to heavy showers and hail storm, crops have been completely damaged and loss of life to cattle and sheep occurred. The Government has not rushed to the relief of the distressed villagers and has not taken a serious note of it."

Mr. Speaker : Now, ofcourse, there is some difficulty here, namely, that atleast a few of the villages could have been mentioned, so that Government could have an idea as to the part of the Taluq affected. Ofcourse, on that ground I do not want to refuse the admission of this motion.

The Hon'ble Shri V.B. Raju (Labour Minister) : Mr. Speaker, Sir, the Hon'ble Minister for Revenue, who is also the Chief Minister, had received a deputation this morning which was led by some of the Hon'ble Members of this House—Shrimati A. Kamala Devi and Shri Pandam Vasudev. They led a procession (or a demonstration) of the kisans of Ibrahimpatnam to Hon'ble the Chief Minister's residence and the Hon'ble Chief Minister gave a patient hearing and promised to go into the matter and do the needful. He took immediate action by deputing the Senior Member of the Board of Revenue to go to the spot, make an enquiry and report to the Government with regard to the ameliorative measures that should be taken there.

In the light of this information, I hope the House will be convinced that the Government, immediately after receiving the information, has moved in the matter, and there is no necessity for the adjournment motion.

شروعی - ڈی - دیشپانڈھ میں (اپا گوڑہ) جو اڈ جرمنٹ موشن آپکے سامنے آیا ہے اس سلسلے میں ایک ڈیپوٹیشن (Deputation) ریوبینو منٹر (Revenue Minister) کے پاس گیا تھا۔ اس واقعہ کو پانچ روز ہو گئے لیکن اس دوران میں حکومت کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی اس بارے میں کوئی کارروائی کی جانی چاہئے تھی۔ جو ڈیپوٹیشن گیا تھا اس سے وعدہ کیا گیا تھا کہ تحقیقات کی جائیگی۔ چونکہ اس سلسلے میں حالات ہاؤس کے سامنے لانا ضروری ہے اس لحاظ سے اسکی اجازت دی جائے تو مناسب ہے۔

Mr. Speaker : The next procedure that will have to be followed is that under Rule 71 (3) of the Rules, the Speaker shall request those Members who support the motion for adjournment to rise in their seats.

جو آنریبل ممبرس یہ چاہئے ہیں کہ یہ اڈ جرمنٹ موشن ڈسکشن کے لئے لیا جائے وہ سہراں کر کے اپنی جگہ کھڑے رہیں۔

(Members of the opposition of the rose in their seats)

At any rate, the number of supporters for the adjournment motion is more than 30. So, the adjournment motion will be taken up for discussion at 3 p.m. today.

L. A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F.

The first item on the agenda is that the Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao will move that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F, be read a first time. It has already been introduced.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to introduce.....

Mr. Speaker : The introduction has already taken place.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F, be read a first time.

QUESTION PROPOSED

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, This Bill, which I have had the privilege of introducing relates to the repeal of the Hyderabad Public Service Commission Regulation of 1356 F.

Mr. Speaker : Cannot the Hon'ble Member speak in Hindi or Hindustani so that his speech can be fully understood by all the Hon'ble Members ?

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : I am obliged to you, Sir.

میں جس بل کے پیش کرنے کی عزت حاصل کر رہا ہوں وہ حیدرآباد پبلک سروس کمیشن ریگولیشن (Public Service Commission Regulation) سنہ ۱۹۵۶ء ف کی منسوخی کی نسبت ہے۔ اسکے اشیائیٹ آف آبجکشن اینڈ ریزنس (Statement of objects and reasons) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۵۶ء ف میں حیدرآباد پبلک سروس کمیشن ریگولیشن یہاں نافذ ہوا تھا۔ اسکے بعد جب ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء سے کانسٹیٹیوشن (Constitution) حیدرآباد اسٹیٹ سے لا گو ہو گیا تو اسکے تحت دوسرا ہے ریگولیشن بنائے گئے جو ودھان کے دفعہ (۳۱۸) کے تحت ہیں۔ پریسیڈنٹ کی منظوری سے ۲۲ فبروری سنہ ۱۹۵۲ء سے حیدرآباد پبلک سروس کمیشن کے نئے ریگولیشن نافذ ہو چکے ہیں اور انہی پر عمل ہو رہا ہے لیکن پرانے ریگولیشن کی تنسیخ کا یہ بل اُس وجہ سے پیش ہو رہا ہے کہ نیا قانون پاس ہو جانے کے بعد بھی پرانا قانون بلا منسوخی اسی طرح ہے۔ پچھلا قانون پچھلی گورنمنٹ کے احکام کے تحت بنایا گیا تھا۔ وہ اسی طرح اسٹیٹیوٹ بک (Statute Book) میں موجود ہے۔ نہ اس پر عمل ہو رہا ہے نہ نافذ ہے۔ اس نئے اسکو رسمی طور پر منسون کرنے کے لئے یہ بل پیش کیا جا رہا ہے تاکہ غلط فہمی نہ ہو اور قانون کی پوری پابندی ہو۔ میں جو بل پیش کر رہا ہوں اس سے کسی موجودہ قانون میں ترمیم ہو رہی ہے اور نہ کوئی نئی چیز پیش کی جا رہی ہے بلکہ اسکا مقصد یہ ہے کہ جو پرانا قانون نافذ العمل نہیں ہے وہ اسٹیٹیوٹ بک میں بلا وجہ نہ رکھے اور منسون کر دیا جائے۔ اسی وجہ سے میں نے اولاً اسے پیش کرتے سے یہ کہا تھا کہ یہ بل انکاؤنٹرو ورشیل (Uncontroversial) ہے۔ میں ہاؤں سے استدعا کرتا ہوں کہ اس بل کی سکنڈ اور تھڑی ریڈنگ کی انکے متعلقہ اسٹیٹیوٹ بک اجازت دے۔

شری اے راج دیلہی (سلطان آباد) مسٹر اسپیکر سر۔ میں روپ نمبر ۱۰۹۔ اسکے طرف توجہ دلاتا چاہتا ہوں۔ جو نئے ریگولیشن نافذ ہوئے ہیں انکی کاپیاں ہمکو دیجانی

1356 F.

چاہئے تھیں لیکن نہیں دی گئی ہیں ۔ اس روکی روشنی میں مین صدر صاحب سے معلومات چاہتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس سلسلہ کا پہلے تصنیف ہو چکا ہے ۔ پورے رولس کی کاپیاں دینے کی ضرورت نہیں البتہ جس سکشن کی ترمیم ہو رہی ہوتی اسکی کاپیاں دیجائینگی تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس طرح ترمیم ہو رہی ہے ۔

Shri A. Raj Reddy : If I am permitted, Sir, I shall say something more. Rule 109-A reads as follows :

“As soon as possible after the Rajpramukh has promulgated an ordinance under clause (1) of Article 218 read with Article 238 of the Constitution, printed copies of such ordinance shall be made available to the members of the Assembly.”

مسٹر اسپیکر ۔ آپ سابقہ ریگولیشن کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں یا نئے ریگولیشن کے بارے میں ۔ حیدرآباد پبلک سرویس کمیشن ریگولیشن جو پہلے نافذ تھا وہ بدل چکا ہے ۔ اب جو آپ نے پڑھا وہ سابقہ رولس سے متعلق ہے یا موجودہ رولس سے متعلق ۔

Shri A. Raj Reddy : No, Sir, these are the Rules of the Assembly.

Mr. Speaker : But this is not an ordinance.

یہ آرڈیننس یا روک کے متعلق نہیں ہے ۔ یہ غیر متعلقہ ہو جاتا ہے ۔
شروعی وی ۔ ڈی دیشپانڈے ۔ اس بل کے اسٹیمپٹ آف آبجکٹس اینڈ رینس میں لکھا گیا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

“The Regulations issued under section 4 of the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F., (IV of 1356 F.) have been superseded by the Hyderabad Public Service Commission (Conditions of Service) and (Consultation) Regulations made under Article 318 and the Proviso to clause (3) of Article 320 respectively of the Constitution.....”

ایک بل کے سلسلہ میں کہا گیا تھا کہ ریگولیشن بل کی شکل میں آتا چاہئے وہ کب آئیں گا ۔ جب ہاؤس کا سیشن نہیں رہتا تو قانون ریگولیشن کی شکل میں راج پر مکملہ یا پریسیڈنٹ کی منظوری سے نافذ ہوتا ہے البتہ جب ہاؤس کا سیشن شروع ہو جاتا ہے تو ریگولیشن عام بل کی حیثیت سے ہاؤس کے سامنے آتا ہے ۔ آج جو بیل ہمارے سامنے پیش ہوا ہے اس پر اعتراض تو نہیں البتہ معلومات کی غرض سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو نئے ریگولیشن ہیں وہ کیا وقت نہ ہونے کی وجہ سے پیش نہیں ہوئے ہیں اور آئندہ سیشن میں پیش ہونگے ۔

1356 F.

آئر بیل شری بی - رام کشن راؤ (چیف منستر) - آئر بیل سبیر نے جو سوال کیا ہے اس کے جواب پر ہے کہ جو نئے ریگولیشنز منظور ہوئے ہیں وہ ۲۲ فبروری سنہ ۱۹۵۲ع کو نافذ ہوئے ہیں - یہ ریگولیشنز آرڈیننس (Ordinance) کی شکل میں نافذ نہیں ہوئے ہیں - چونکہ اس وقت کے قانون کے لحاظ سے ۲۲ فبروری کو اسیبلی نہیں تھی اور پوری لیجسلیٹیو اتھارٹی (Legislative Authority) راج پرمکم کو حاصل تھی اس لئے یہ ریگولیشنز قانون کی حیثیت میں پاس کئے گئے - انہیں کامپیٹ (Competent) منظوری حاصل ہونے کے بعد نافذ کیا گیا ہے - وہ قانون ہے آرڈیننس نہیں - اسے اسیبلی میں لانے کی اس وجہ سے ضرورت نہیں کہ جو دفعہ اسے اسیبلی میں پیش کرنے کے بارے میں ہے اس میں یہ ہے کہ جسے اسیبلی میں ہے نہ تو دریافتی گیا پ (Gap) یا انٹرول (Interval) میں راج پرمکم کے حکم سے آرڈیننس نافذ ہوتا ہے - نئے پیلک سرویس کمیشن ریگولیشن جو نافذ ہوئے اس وقت کی کامپیٹ اتھارٹی نے منظور کئے ہیں - اسے بل یا قانون کی شکل میں لیجسلیچر میں لانے کی ضرورت نہیں - البتہ اسکی کسی دفعہ میں ترمیم کرنی ہوتی وہ یہاں پیش ہو سکتا ہے - لیکن جب ۲۲ فبروری سنہ ۱۹۵۲ع کو وہ نافذ ہو چکا ہے تو اسے اب بل کی شکل میں لیجسلیچر میں پیش کرنیک ضرورت نہیں ہے -

شری کے وینکٹ رام راؤ (چنا کو نڈور) ایسی صورت میں جیکہ ۱۲ - فبروری کو لیجسلیٹو اسیبلی کے سبیر میں کاموں کا اعلان ہو چکا تھا ۲۲ - فبروری کو راج پرمکم کی منظوری سے اس قانون کا نافذ کیا جانا کس حد تک درست ہو سکتا ہے -

شری لکشمی کو نڈا (آصف آباد - عام) ۱ - مارچ کو آئر بیل سبیرس کے حلفاء نے کے بعد قانونی طور پر حیدر آباد میں لیجسلیچر کا قیام عمل میں آیا - اس وقت تک کسی لیجسلیچر کے ہونے کا تصور نہیں ہو سکتا - اس لحاظ سے قانوناً ۱ - ۲ - مارچ سے پہلے جن قوانین کو راج پرمکم کے حکم سے نافذ کیا گیا ہو ان پر یہ اعتراض عائد نہیں ہو سکتا - ۲ - مارچ سے پہلے کے جتنے قوانین ہیں بلس کی شکل میں یا اور طور پر انکا یہاں پیش کیا جانا لازمی نہیں ہے اور نہ قانوناً پیش ہو سکتے ہیں -

Mr. Speaker : No other Hon'ble member wants to speak, I believe.

The question that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F. be read a first time was put and agreed to.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation of 1356 F., be read a second time.

7th April, 1952.

*L.A. Bill No. I of 1952, A Bill
to repeal the Hyderabad Public
Service Commission Regulation
1356 F.*

QUESTION PROPOSED AND AGREED TO

Clause by clause reading.

Clause 2 (Repeal of Regulation No. IV of 1356 F.) ordered to stand part of the Bill.

Clause 1 (Short title and Commencement) and the preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F., be read a third time and passed.

QUESTION PROPOSED AND AGREED TO

Mr. Speaker : L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F. is read a third time and passed.

L. A. Bill No. VI of 1952 A. Bill to Provide for the Salaries of the Ministers of the State of Hyderabad

Mr. Speaker: Now we shall take up the second reading of L.A. Bill No. VI of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Ministers of the State of Hyderabad, introduced by the Honble Shri B. Ramakrishna Rao.

In this connection, I would draw the attention of the House to Rule 96 of the Rules of the Hyderabad Legislative Assembly, which reads :

"96. (1) After a motion has been agreed to by the Assembly that a Bill be read a second time, the Speaker shall submit the Bill to the Assembly clause by clause.

(2) Subject to the provisions of Rule 28, any member may, at this stage, move an amendment to the Bill.

(3) Amendments shall be considered in the order of the clauses to which they relate : provided that, with the permission of the Speaker, amendments may be taken in any other order.

(4) The Speaker shall call the number of each clause separately, and, when the amendments relating to it have been dealt with, shall put the question "that this clause or (as the case may be) this clause, as amended, do stand part of the Bill.

(5) Notwithstanding anything contained in sub-rules (1) and (4) of this Rule, the Speaker may, in the case of uncontested clause, put the question on a group of clauses and not on each clause separately.

(6) When any clause is under consideration, the discussion shall be confined to that clause and other clauses of the Bill may not be discussed except with the permission of the Speaker.

(7) The title and the preamble of the Bill shall be put to the Assembly after all clauses of the Bill have been dealt with."

Now I am reading Clause 2 of L.A. Bill No. VI of 1952.

" 2. In this Act " Minister " means a Minister of the State of Hyderabad appointed under Article 164 read with Article 238 of the Constitution of India and includes the Chief Minister."

Clause No. 3 of the Bill reads :—

" 3. With effect from the commencement of the term of his office, there shall be paid to each Minister a salary at the rate of I.G. Rs. 1,250 per month."

There are amendments to Clause 3.

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir. Before the amendments are moved, I seek clarification. In these Bills which have been given to us, at the end, it is mentioned " By order of His Exalted Highness the Nizam ". I want to know whether it should be " By order of His Exalted Highness the Nizam " or " By order of the Rajpramukh." The proper wording would be " By order of the Rajpramukh." So this point may be clarified so that there may be no misunderstanding about it.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir. This Bill has the recommendation of the Rajpramukh. The words " His Exalted Highness the Nizam " have been used under the authority of the Constitution, wherein it has been defined that H.E.H. the Nizam will be the Rajpramukh of Hyderabad State, and the Constitution makes it quite clear that the titles of the Rajpramukhs are to be used, but simply because the title has been used it does not mean that they are not recommending the Bills as Rajpramukhs but in some other capacity. The use of the title is only to indicate the identity of the Rajpramukh as having been recognised by the Constitution, and so the title ' H.E.H. the Nizam ' is used and used validly under the authority of the Constitution to indicate the Rajpramukh. He has recommended this Bill in the capacity of the Rajpramukh and there is no doubt about it. The Constitution makes it very clear.

Shri V.D. Deshpande : Can it then be permitted in Bombay to say "By order of Sir Maharaj Sing"? Will that be enough? I think the designation "Rajpramukh" should be added and it will be necessary to add not only to identify the Rajpramukh but to understand whether he is at all the Rajpramukh.

Mr. Speaker : In Art. 366 (21) of the Constitution, the point has been made clear, where the definition of "Rajpramukh" is given :

"(a) In relation to the State of Hyderabad, the person who for the time being is recognized by the President as the Nizam of Hyderabad."

The case of Bombay or Madras is quite different from this.

Of course, it would have been better if the word "Rajpramukh" had been included, but on that ground, I do not think it would become inadmissible.

So, the amendments will be moved now.

شری کنڈل ریڈی (کو نارم) سٹر اسپیکرسر - میں منسٹر سیلریز بل کے بارے میں ایک ترمیم لایا ہوں -

I beg to move that in line 3 of clause 3 of L.A. Bill No. VI of 1952, the figure of 'I.G. Rs. 750' be substituted for the figure 'I.G. Rs. 1250'.

Shrimati Shahjahan Begum (Pargi) : Mr. Speaker, Sir, the Hon'ble Member may be asked to speak a bit louder. We cannot hear him.

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کی آواز بغیر مائیکروفون کے سنی جاسکتی ہے۔ آپ اسکی تائید میں۔ اگر کچھ کہنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں۔

Amendment moved

شری کنڈل ریڈی - (۱۲۵۰) روپیے منسٹر سیلریز کی جو تنخواہ رکھی گئی ہے اسکے بجائے (۱۲۵۰) مقرر کرنیکی ترمیم لائی گئی ہے۔ اگر کوئی ترمیم کی مخالفت کریں تو اسکے بعد میں عرض کروں گا۔

مسٹر اسپیکر - اس پر دوسری ترمیم بھی ہے جو آنریبل ممبر شری پاپی ریڈی نے پیش کی ہے۔

Shri K. Papi Reddy (Ibrahimpatnam-General) : Mr. Speaker, Sir, In the light of the other amendments, I do not intend to move my amendment.

Mr. Speaker : But do you want to say anything on the amendment?

The Hon'ble Shri V.B. Raju (Labour & Rehabilitation Minister) : He does not want to move the amendment.

The Speaker : Still he has a right to speak on the other amendments.

Shri K. Papi Reddy : The amendment to be moved by Hon'ble Shri Udhavrao Patil.....

The Speaker : Better if it is in Hindi or Hindustani.

شری پاپی ریڈی - میں سے ساتھی آریل ممبر شری ادھراو نے اپنے امنڈمنٹ میں منسٹر کی سیلری ایک ہزار مقرر کرنے کی تحریک کی ہے آریل شری پہول چند گاںدھی (بیلک ہلتو اینڈ ایجوکیشن منسٹر) پائٹ آف آرڈر۔ ادھر راؤ صاحب جب امنڈمنٹ پیش کریں گے اسکے بعد کہنا چاہئے ۔

شری پاپی ریڈی - انکا امنڈمنٹ پیش ہونے کے بعد مجھے اجازت دیجائے تو ہتر ہے۔ مسٹر اسپیکر - کنڈل ریڈی صاحب کا امنڈمنٹ پیش ہو چکا ہے۔ اب ادھر راؤ صاحب اپنا امنڈمنٹ موو کر سکتے ہیں ۔

شری ادھر راؤ (عثمان آباد - عام) منسٹر سیلریز بل (Ministers Salaries Bill) جو پیش ہوا ہے اسکی لائنین ۳ میں جو فیگر (Figure) (۱۲۰۰) کا ہے اسکی بجائے (۱۰۰۰) آٹی - جی - رکھنے کی ترمیم کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker. Amendment Moved.

شری ادھر راؤ - اس ترمیم کی وجہ یہ ہے کہ ٹریزوری: نچس (Treasury Benches) نے جو بھٹ پیش کیا ہے اس میں (۵۰) لاکھ کا ڈیفیسٹ (Deficit) بتایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر سیلریز میں (۲۰۰) ماہانہ کی کمی کی جانب مناسب ہے۔ ساتھ ہی ساتھ منسٹر سیلریز کی جو تعداد (۱۲) ہے اسے (۹) کردار جانا مناسب ہے۔ یعنی جہاں کامیٹ یہاں سے تکنا ہے اور لیجسٹیکری اسٹر نتھے (Strength) تقریباً دگنی ہے، وہاں منسٹر سیلریز کی تعداد اتنی نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ تعداد میں یہ اضافہ کس لئے کیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منسٹر سیلریز کے لئے پورٹفولیو (Portfolio) پیدا

کئے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے منسٹریں کی تعداد کم کی جانی چاہئے۔ اگر کانگریس پارٹی میں اس سلسلہ میں اختلاف ہو اور اس میں ریس ہو رہی ہو کہ منسٹریں کی تعداد کتنی ہو تو میں سمجھتا ہونکہ.....

Mr. Speaker : It is rather irrelevant for the purpose of this amendment.

شری ادھو راؤ-Sir-Mیرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اس سے بجٹ بڑھتا ہے گویہ اریلیونٹ (Irrelevant) ضرور ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر منسٹریں کی سیلری کے بل کے ساتھ الونس کی بھی وضاحت ہوتی تو اس مسئلہ پر غور کرنے میں آسانی ہوتی اس لئے میں نے امنڈمنٹ میں جو ایکھزار روپیہ تجویز کئے ہیں وہ اسی نقطہ نظر سے ہیں۔ ٹریشری بنچس یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تنخواہ کو (۱۰۰۰) کی بجائے (۱۲۰۰) کر دیا ہے۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ آپ کو اس کے علاوہ دوسرے الونس میں بھی تو ملیں گے۔ ان سب کا خیال رکھتے ہوئے میں نے ایکھزار روپیہ دینے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔ پڑول کے لئے ۳۰۰ روپیہ ٹکس کے لئے ۱۰۰ روپیہ اس کے علاوہ بنگلہ اور موثر مفت۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہمسایہ استیٹس میں تنخواہوں اور دیگر حالات کا لحاظ کرتے ہوئے میرا پیش کیا ہوا امنڈمنٹ قابل لحاظ ہے۔ میں اسے ہاوز کے سامنے رکھتا ہوں۔

مبئی اسپیکر - اب دونوں امنڈمنٹس پر ڈسکشن ہو گا کیونکہ یہ دونوں ایک ہی سئٹلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ادھیکش مہودے - آنریبل ممبر فار عثمان آباد نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے میں اس کی تائید کے لئے کھڑا ہوں۔ اس بارے میں دو امنڈمنٹ آئے ہیں۔ ایک میں (۱۰۵۰) سیلری کی تجویز کی گئی ہے۔ اور دوسرے میں (۱۰۰۰) کی کانگریس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہندوستان میں سب سے بڑی تنخواہ (۱۰۰۰) سے زیادہ نہ ہوئی چاہئے۔ اگر ہم اسی کو پرائیم منسٹر کی تنخواہ کا بیس (Basis) قرار دیں تو اس لحاظ سے حیدر آباد اسٹیٹ میں تنخواہ کا معیار میں سمجھتا ہوں کہ (۱۰۰۰) رکھدا ہو گا کیونکہ جب پرائیم منسٹر کی تنخواہ ہی زیادہ سے زیادہ (۱۰۰۰) ہو سکتی ہے تو اس لحاظ سے چین منسٹر کی تنخواہ (۱۰۰۰) اور منسٹریں کی تنخواہیں (۱۰۰۰) ہوں چاہئیں۔ لیکن اب قیمتیں تین چار گنا بڑھ گئی ہیں اس لحاظ سے ڈھائی سو کرویں گنا کیا جائے تو (۱۰۰۰) کی تنخواہ منصفانہ ہو سکتی ہے۔ قیمتیں میں تین چار گنا جو اضافہ ہوا ہے اسکو مزدوروں کا ایک لیڈر ہونے کی حیثیت سے میں مانتا ہوں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جب ہم یہ سوال صنعتی عدالت میں لیجاتے ہیں تو وہ اس کو تسلیم نہیں کرتی۔ اگر اسکو تسلیم ہونکی کیا جائے کہ گرانی تین گنا بڑھ گئی ہے تب یہی (۱۰۵۰) سیلری دینی چاہئے۔ ہم

بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ نیوٹرالائزیشن (Neutralization) کتنا ہوا - کہا جاتا ہے کہ تمیٰ میں ۵ فیصد - مدرس میں ۷ فیصد - جب مزدوروں کے سوال ہوتا ہے تو اس طرح سوچا جاتا ہے - جب ہم تین چار گناہ کانٹی کو تسلیم کر رہے ہیں تو مزدوروں کے پکھڑے کے سلسلے میں اسکو پیش نظر رکھنا چاہئے اور مزدوروں کے پکھڑے میں سو فیصد اضافہ کے بارے میں سوچنا چاہئے - یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ ہم اس معاملہ میں کنجوسی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم نے تو یسکے (Basic pay) کو چارٹ کر کے ایکھزار کی ترمیم پیش کی ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی جانب سے منسٹروں کی تنخواہیں منترکیجانے والی ہیں - یہ بات ہمارے علم میں آئی ہے کہ آل انڈیا کانگریس اپنے منسٹرس کی تنخواہیں ایکھزار مقرر کرنے والی ہے۔ اس کے پیش نظر اگر حیدر آباد کے منسٹرس اپنی سے اس تجویز کو قبول کر لیں تو یہ ایک گریس (Grace) ہوگا اور ایک اچھی مثل پورے ہندوستان کے لئے ہو گی۔ اور ایک چیز یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الونسیں کے بارے میں تجویز ہمارے سامنے نہیں آئی ہیں - یہ چیز تو واضح ہو چکی ہے کہ منسٹرس کوپی - ڈبلیو - ڈی - کی جانب سے مکان دیا جائے گا اسکی تعمیر و ترمیم اور گردان کے لئے منسٹرس کو ایک بیسہ بھی خرچ کرنا نہیں پڑیگا۔ سوال انکلٹک اور پانی کا رہ جاتا ہے اس کے لئے (۱۰۰ یا ۱۵۰) روپیے الون دیا جاسکتا ہے یا جو بھی حقیقی خرچ ہو۔ موئر انہیں فری ملیگی۔ اسکے شوفر کا بھی حکومت انتظام کریگی۔ موئر کی روپرینگ بھی حکومت ہی کے ذمہ ہو گی۔ اس طرح سے گھر موئر وغیرہ منسٹرس کو فری ملینگے۔ اب سوال پڑوں کا رہ جاتا ہے۔ ماہانہ ایک سو گیالن پڑوں کے خرچ کا اندازہ ہے۔ اس کے لئے (۳۰۰) روپیے منظور کر سکتے ہیں۔ اور چیف منسٹر کے لئے (۲۰۰) روپیے یا (۴۰۰) روپیے کیونکہ انہیں منسٹروں کی بہ نسبت زیادہ کھومتا پڑتا ہے۔ اسٹڈی مسٹر میں جو ایکھزار روپیہ سیلری کی تجویز کی گئی ہے اس میں مکان اور موئر وغیرہ کا خرچ شریک نہیں ہے یہ صرف انکی فیملی (Family) کے مینٹیننس (Maintenance) کے لئے ہے۔ اس لحاظ سے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ رقم مناسب ہے۔ اس میں کوئی کنجوسی سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ آل انڈیا اسٹینڈرڈ کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

یہ سوال کہ منسٹروں کی تعداد ۳ ہے یہ اولیونٹ ہو یا ریلیونٹ مگر یہاں ۱۳ منسٹر کی سیلریز کی منظوری دینا ہے اس کا بار ظاہر ہے کہ بجٹ پر پڑیگا۔ ہمیں پہلے ہی منسٹروں کی تعداد کو محدود رکھنا چاہئے تھا لیکن مختلف گروہوں ... مسٹر اسپیکر - منسٹروں کی تعداد کے بارے میں کوئی سوال اس موقع پر زیر بحث نہیں لایا جاسکتا۔

شروعی - ڈی - دشپانڈے - Thank you Sir - میں یہ تو نہیں کہتا کہ کتنے منسٹرس ہونے چاہئیں اور کون کون ہونے چاہیں۔ آج جب ایک باری

کی حکومت ہے تو مختلف گروپس کی نمایندگی کے لئے ۱۳ منسٹر لئے گئے ہیں ممکن ہے کہ کل بی۔ ڈی۔ ایف کی حکومت آجائے اور اس میں مختلف پارٹیاں ہوں اور ہر پارٹی کو ایک ایک منسٹری دیجائے تو شاید ۱۳ کی بجائے منسٹروں کی تعداد ۲ کرنے پڑے۔ اس لحاظ سے میں صرف یہ کہوں گا کہ منسٹر کی تعداد میں کمی کرنیکی ضرورت ہے اور یہ کہتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤز کی نمایندگی کر رہا ہوں۔ میں اس امنٹنٹ کی تائید کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر جنہوں نے کل یہ بل مووکیا ہے اس امنٹنٹ کو مان لین گے۔

شری داور حسین (نظام آباد) منسٹر کی تخلوہ ہوں کے بارے میں جوبل پیش ہوا ہے اس بارے میں آپوزیشن پارٹی کے ممبر نے فرمایا کہ اس پر کانگریس کی مركزی جماعت بھی غور کر رہی ہے۔ کانگریس منسٹری یقیناً ان تنظیمی ہدایات کی پابندی ہے جو مرکزی ہے وصول ہوتی ہیں اور ممکن ہے کہ اس بل کے تاخیر سے پیش کرنے کی وجہ بھی یہی ہو۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اب جو سیلری مقرر کی گئی ہے وہ حالات کے لحاظ سے اور سابقہ تخلوہ ہوں کے معیار سے بہت کم رکھی گئی ہے۔ سابقہ بھٹ کے دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ تخلوہ ہوں کا معیار کیا تھا۔ چیف منسٹر کی تخلوہ چار ہزار، فینانس منسٹر کی تخلوہ تین ہزار تھی لیکن اب جو بل پیش ہوا ہے اس کے لحاظ سے منسٹر (۱۲۰) روپیے لین گے۔ میں کہوں گا کہ اس میں کمی سے بھٹ کے خسارے کی پابھائی ممکن نہیں ہے جیکہ پہلے ہی سے اتنی زائد رقم کم کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد منسٹر کی تعداد کو کم کرنے کی جانب بھی متوجہ کیا گیا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ منسٹری فارم کرنے کے ذمہ دار چیف منسٹر ہیں۔ یقیناً کسی چیف منسٹر کے اختیارات کو محدود نہیں کیا جاسکتا کیون کہ یہ مسئلہ حالات کے لحاظ سے چیف منسٹر کے اختیار تمیزی پر منحصر ہوتا ہے۔ دستور میں چیف منسٹر کو اپنی حکومت چلانے کے لئے جو آزادی اور حق دیا گیا ہے اس میں کسی پارٹی کو مداخلات کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ کسی اسٹیٹ میں منسٹر کی تعداد کیا ہوں چاہئے اس کے لئے کوئی تعداد معین نہیں ہے۔ چیف منسٹر کی صوابیدہ پر منحصر ہے کہ وہ حالات اور ضروریات کے تقاضے کو پیش نظر رکھ کر اس کا تعین کریں میں ہاؤز سے یہ استدعا کرتا ہونکہ اس کلزاں کو بغیر کسی تومیں کے پاس کرے۔

شری جی۔ راجہ رام (آرمور) آنریبل ممبر فارعہان آباد کانسٹی ٹیونسی نے منسٹر میں کی سیالری (۱۲۰) روپیے کی بجائے (۱۰۰) مقرر کرنیکی جو ترمیم پیش کی ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں۔ یہ کوئی جذبائی چیز نہیں ہے بلکہ حقائق کو پیش نظر رکھ کر اس کی تائید کی جا رہی ہے۔ وہ حقائق یہ ہیں کہ سب سے پہلے ہمیں ملک کی معاشی حالت کو دیکھنا ہے دوسری چیز یہ کہ گورنمنٹ کے مختلف ڈپارٹمنٹس میں کام کرنے والے ملازمین

کا اسٹانڈرڈ آف سیلریز کیا ہے؟ اسکو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جب ہمارے محکموں میں ۰۰۰۰ کا گرد ہو سکتا ہے۔ اگر ایک گھنٹے کے ۰۰ ۰۰ ۲۵۰۔۰ روپیے میں اپنی زندگی بسر کر سکتے ہیں اور ڈپارٹمنٹس کے مختلف ملازمین کی سیلریز میں کوئی استانڈرڈ ائریشن (Standardisation) نہیں ہے تو ہم اپنے معاشی حالات کے پیش نظر منسٹرس کی سیلریز کو کٹ (Cut) کر سکتے ہیں۔ ہماری نیشنل انکم ایوان کے سارے آریبل ممبرس پر واضح ہے۔ امریکہ کی نیشنل انکم فی کس سالانہ (۱۹۵۰) ہے جو سب سے زیاد ہے۔ انگلینڈ کی نیشنل انکم (۹۰.) فی کس ہے۔ ہندوستان میں نیشنل انکم فی کس ۰۰ اور ۶۵ کے درمیان ہے۔ انگلینڈ اور امریکہ جہاں کی قومی آمدنی فی کس (۹۰.) اور (۱۳۰.) ہے۔ وہاں منسٹرس کی تنخواہیں (۳۰۰.) ہیں۔ اگر اسی تناسب سے ہندوستان جہاں کی نیشنل انکم (۵۰) سالانہ ہے وزراً کی تنخواہ کا حساب لگایا جائے تو بہت ہی کم ہو گا۔ ہم اسکو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ امریکہ میں کاست آف لیونگ (Cost of living) بہت بڑھ چکا ہے۔ آزادی سے پہلے سہاتما گاندھی نے یہ کہا تھا کہ ہندوستان میں بڑی سے بڑی تنخواہ (۰۰۰) ہونی چاہئے۔ وہ ان دنوں کے لحاظ سے کہا گیا تھا۔ مگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس زمانے کی بہ نسبت اب کاست آف لیونگ تین چار گنا بڑھ چکا ہے۔ مگر اسی تناسب سے تنخواہوں کا اضافہ ممکن نہیں۔ اس میں دیڑھ گنا سے زیادہ اضافہ قومی آمدنی کے لحاظ سے ممکن نہیں۔ تین وزراً سے ایڈ کرتا ہونکہ وہ ہماری قومی آمدنی کا لحاظ کرتے ہوئے (۱۰۰.) تنخواہ پر اپنے آپ کو مضمون پائینگے۔ اس میں شک نہیں کہ ٹریڈیشن (Traditions) کے لحاظ سے وزراً کا پوزیشن (Position) اور اسٹانڈرڈ (Standard) بڑھ جائیگ۔ اس لحاظ سے خرچ کے مدد میں اضافہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن ہم اپنے ہر شعبہ زندگی میں افراط زر کو گھوٹانے کے لئے کفایت شعاراتی اور اکانی (Economy) کو پیش نظر رکھتے ہیں تو میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ ترمیم یا میرا یہ یا ان جذباتی تصور نہ کیا جائے یہ حقائق پر بنی ہے لہذا حکومت اس ترمیم کو منظور کر لیے تو مناسب ہے۔

Shri M. S. Rajalingam (Warangal) : Mr. Speaker, Sir, I have risen just to congratulate the Hon'ble Member from the opposition for the logic he has placed before the House in the matter of fixing the salaries.

Mr. Speaker : Cannot the Hon'ble Member speak in a language which is better understood?

Shri M.S. Rajalingam : It is very difficult Sir.

Mr. Speaker : You may carry on.

Shri M.S. Rajalingam : The subject under consideration is the salaries of the Hon'ble Ministers. As I had first referred to, this is the first time, I find that logic has pervaded the whole House—and the reason also seems to be fully there while taking these things into consideration. The Hon'ble Member from the Opposition has said that the electricity and water expenses can be included in the allowances. That means, it comes to a figure of about Rs. 100. He also said that as far as the maintenance of the building, etc., are concerned, the P.W.D. is doing it and, therefore, those things need not be mentioned here. But, as things stand, and as is the experience of the Hon'ble Ministers, I think, they spend on an average, about Rs. 90. The Income-tax comes to about Rs. 107. That way, the total figure comes to Rs. 297. The Hon'ble Member is however quite agreeable to the figure of Rs. 1,000 and if this allowance of Rs. 297 is added to Rs. 1,000 it comes to Rs. 1,297. As such, the difference is very little and I think, the opposition can readily accept the original figure of I.G. Rs. 1,250 and withdraw the amendments.

شروعی لکشمین کونڈا (آصف آباد - عام) شری اسپیکر جی - میرے چند متر یہ کہتے ہیں کہ منسٹروں کو ایک ہزار روپیہ تنخواہ ماہانہ دینا کافی ہے۔ وہ اپنے دماغ میں چند باتیں لیکر ایک ہزار روپیہ کافی سمجھتے ہیں۔ اگر اسی خیال کو اور ترقی دیدی جائے تو میں سمجھتا ہوں اس ایک ہزار کی بھی ضرورت نہیں ہو گئی۔ لیکن انکے دماغ میں جو وچار ہیں انہیں کاریہ روپ (Kāryavṛtp) پڑھیا کہ حقیقت میں کتنی کمی ممکن ہے۔ کہا گیا کہ منسٹرس کو سکان - الگریسٹی (Gardening) اور اخراجات برداشت (Electricity) کی جائیگا تجھواہوں میں کمی کا سجیشن (Suggestion) پیش کرنا مناسب نہیں۔ دوسری چیز یہ کہ الینس کے بارے میں بھی اگر بھی نقطہ نظر رکھا جائے تو (۰۰۰ - ۳۰۰) روپیوں کا فرق رہتا ہے۔ اسکے پیش نظر کہ الینس کا بل آنے پر اسے تسليم کر لیا جائیگا تجھواہوں میں کمی کا سجیشن (Suggestion) پیش کرنا مناسب نہیں۔

دوسری چیز یہ کہ الینس کے بارے میں بھی اگر بھی نقطہ نظر رکھا جائے تو (۰۰۰ - ۲۰۰) کافی ضرورت نہ ہو گئی۔ اسکے پیش نظر کہ الینس کے سلیبری دیجانی ہے کہ منسٹرس پر کیا کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ انہیں اتنی سلیبری دیجانی چاہئے کہ وہ اپنے اخراجات برداشت کر سکیں۔ ہم تو وہ دن دیکھنا چاہئے جیکہ ہر منسٹر کو ایک بالڈنگ علاحدہ عاملہ دینے کی بجائے سب کے لئے ایک ہی بالڈنگ مشترکہ طور پر سرکار کی جانب سے دیدیجائے اور انکے کھانے کا انتظام بھی سرکار کی جانب سے ہو۔ ایسی صورت میں وہ پاکٹ ایکسپننسز (Pocket expenses)

کے صور پر سو نیزہ سو روپیے لے سکتے ہیں - انکے بچوں کی تعلیم اور ضروریات مذکونگی خود حکومت پرداشت کریں گے - تب نہ صرف منسٹرس بلکہ گورنمنٹ کے سارے ملازمین اُنہنگ پر زندگی سرکریں گے - لیکن موجودہ حالات میں صرف چند ویکنیوں پر () زیادہ بار ڈالکر اشیٹ کے بحث کے گھائے کو پورا نہیں کیا جاسکتا - میں سمجھتا ہوں میرے خیالات کا آنریل ممبرس آف دی اپوزیشن تھے دل سے سواگت کرتے ہیں - میں اسکا اندازہ انکی صورتوں سے کر رہا ہوں مگر وہ زبانہ آئے کے لئے ایک عرصہ چاہئے - اب تو اکسپنسرز (Expenses) سر پر کھڑے ہیں اور اخراجات کا یہ حال ہے کہ نہ صرف کسی نہ کسی ایسو سی ایشن (Association) و سوسائٹی کے کارکن چندہ وصول کرتے ہیں بلکہ غریب بچے بھی عاجدہ چندے وصول کرتے ہیں - میں یہ تو نہیں کہتا کہ عام طور پر پہ - ڈی - یف کے لوگ چندے کے لئے آتے ہیں - البتہ میرے پاس ایک صاحب آئے تھے میں نے ان سے کہا کہ میں پی - ڈی - یف سے زیادہ غریب ہوں - منسٹرس کا بھی یہی حال ہے .. وہ چونکہ وزیر ہیں اسلئے انکے پاس بہت سے لوگ مدد مانگتے کے لئے جاتے ہیں - کئی مہمان آتے ہیں - آنریل ممبرس بھی منسٹرس کے پاس جاتے ہیں - کئی فرمائشیں کرتے ہیں - ظاہر ہے کہ اخلاقاً انکو نہیں کیا جاسکتا اور انہیں پورا کرونا پڑتا ہے - مو دو سو روپیے پڑوں کے لئے اپنی جیب سے خرچ کر دینے پڑتے ہیں - اس قسم کا جو رواج ہمارے پاس ہے اسے یکدم بدلا نہیں جاسکتا - کمی کرنے کے بارے میں جو سنجیشن (Suggestion) ہے وہ سواگت کرنے کے قابل ہے - رقم نہیں بلکہ وچار سواگت کے قابل ہیں - ہم تو اس سے بھی کمی کرنا چاہیں گے - ایک آنریل ممبر نے (۵۰) تیغواہ کی تحریک پیش کی ہے - ہم (۵۰) تو کیا (۱۰۰) روپیہ تیغواہ نکس (Fix) کرتے لیکن موجودہ حالات میں ایسا نہیں کیا جاسکتا - اس کے لئے ڈھانچے کو بدلنے کی ضرورت ہے - اور یہ کام پورا ہونے کے لئے ایک عرصہ چاہئے - میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ٹریزری بنتھس نے اس مسئلہ پر کافی غور کیا ہے - اس سے کم تر رقم کی تجویز پر بھی ڈسکشن (Discussion) کیا گیا لیکن عملی طور پر جو مسکن تھا اور تجربہ نے جس کی اجازت دی اتنی ہی تغواہ کے لئے بل اب ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے - آنریل ممبرس کے الونس کا جب بل پیش ہوا تو الونس کی رقم (۱۵۰) کی بجائے (۲۰۰) کرنے اور سائز ہے بارہ روپیے ڈبلی الونس کی بجائے (۲۰۰) روپیے دینے کے لئے امنٹمنٹس پیش کئے گئے - اس وقت گھریلو اکسپنسر کاروبار - گرانی اور دوسری ضروریات - یہ سب پیش نظر تھے - لیکن منسٹرس کی تغواہ جو مترو کی جا رہی ہے وہ چند آنریل ممبرس کو زیادہ معلوم ہوتی ہے - آنریل منسٹرس کو جو مشکلات در پیش ہوتی ہیں میں نے انکی استدی کی ہے - میں نے حسابات دیکھنے ہیں - میں جانتا ہوں کہ بعض آنریل منسٹرس الکشن کی وجہ سے اب بھی قرضدار ہیں - میں ٹریزری بنتھس کی جانب سے اپوزیشن کو یقین دلانا چاہتا

ہوں کہ ہم خود کمی کرنا چاہتے ہیں لیکن آج کے حالات اسکی اجازت نہیں دیتے۔ آنریل شری ڈیشپانڈے نے جو یہ فرمایا کہ ” ہم الونس کو اور بڑھائیں گے ”، اس وجہ کا میں سواگت کرتا ہوں۔ لیکن اسوقت جو سیالری پروپوز کی گئی ہے اس میں کسی کمی کی گنجائش نہیں۔ اگر کانگریس ہائی کیا ہندوستان کے اسٹیشن منسٹرس کی سیالریز کے بارے میں کوئی اسکیل کا تصفیہ ہو جائے تو ہم اسی کے مطابق عمل کریں گے۔ اس وقت تو کمی مناسب نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریل مبربس اس پر غور کریں گے اور جو امنڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں انہیں واپس لے لینگے۔ اس لئے کہ اس سے خزانہ پر کسی غیر معمولی بار کا امکان نہیں۔

شری انجی راؤ (پریہی) مسٹر اسپیکر سر۔ آج تک یہاں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اہوزیش کے بنچس رومانیسیزم کی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن آج ٹریزری بنچس (Treasury) Benches سے بھی رومانیسیزم کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ آج جو امنڈمنٹ آیا ہے میں اس سلسلہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ٹریزری بنچس گورنمنٹ کی جانب سے جو بھی پروپوز ہے اسے قبول کر لیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ الونس میں کمی کرنے کی تحریک آئے تو اس کا لحاظ کریں گے۔ اب جو امنڈمنٹ آیا ہے اس میں صرف (۲۵۰) روپیے کی کمی کی خواہش کی گئی ہے۔ اس طرح ایک ہزار روپیہ سیالری مقرر کی جانا مقصود ہے۔ صرف دو سو پچاس روپیہ کی کمی میں اتنی ہچکچاہت محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ انکم نگس کے (۲۰۰) روپیہ اور عامرہ سے جو ملازمین دستے جاتے ہیں انکے ۱۰۰ روپیہ اس طرح جملہ ۲۰۰ روپیہ یوں بھی کم ہو جاتے ہیں۔ یہ خیال ہے کہ الونس میں ابتہ کمی کی جاسکتی ہے لیکن ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ منسٹرس کام کریں اور کام کی تکمیل کے لئے ظاہر ہے کہ انہیں متعلقہ ضروری الونس ادا کئے جائیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ الونس میں کمی کر کے کام کے معیار کو کم کیا جائے۔ اسٹینڈرڈ آف لائیف (Standard of life) کے اعتبار سے ایک ہزار روپیہ سیالری دی جانا کچھ کم نہیں ہے۔ ہمارے آنریل مبربس آف دی اہوزیش کاٹسٹی ٹیوشن کی دفعہ (۱۶۳) ذیلی دفعہ کے مطابق اپنا رجحان رکھتے ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ب۔

“(5) The salaries and allowances of Ministers shall be such as the legislature of the State may from time to time by law determine.....”

اگر اس کے باوجود بھی مجوزہ سیالری کم معلوم ہو رہی ہو تو بعد میں امنڈمنٹ لا کر اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔ ہم صرف اپوز کرنے کے لئے امنڈمنٹ نہیں لائے ہیں بلکہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ بھی ٹیوکریٹک اصولوں پر چلتے کے لئے کہاں تک تیار ہیں اور حقیقت میں آپ انکو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔ میں بیجا ہوں کہ آپ اس ترمیم کو منظور کر لینگے۔

ان المقاطعے - تھے میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں۔

श्री. लक्ष्मी निवास गनेशवाल. सबसे पहले मैं किरण की रोपनी में झमेंडमेट के मुनाफ़िक कुछ बातें कहूँगा। बजेट में ५२ लाख का घाटा बताया गया है। अिस तरमीन के जिन्हें दिन उभे इन स्वाहा की जा रही है अिस से सालाना तकरिवन ४० हजार हथयों की बचत है तो : मैं यह इडना हूँ कि क्या अिस चालीस हजार की बचत से ५२ लाख के घाटे की तकमील हो नकरी है ? यह अपना जानते हैं कि मिनिस्टर्स को आमदनी के दूसरे रास्ते नहीं हैं। वह अपनी दिव्यमन पूरे दौलत अंतर्मन देते हैं। आप यह भी चाहते हैं कि वह पूरी अधिकारी के साथ काम करें। अचिन्त अिन्हें भी अपनी जरूरियात को पूरा करना है। अपने बच्चोंकी तालीम का अितेजाम करना है। अगर अिन्हें अिनकी खिदमत का पूरा मावेजा जिस से अिनकी जरूरियात की तकमील हो सके, त दिया जाव तो अेक तरफ तो अिन्हे धरकी परेशानी होजायगी और दूसरी तरफ गवर्नर्मेट के कान का जिम्मेदारी पर असर पड़ने का संभव है। अिस लिये मेरे खियाल में (२५०) रु. की कमी से कामदा न होता। अगर वे लोग गवर्नर्मेट के मुलाजमीन से खाना पकाने का काम लें तो अिस पर आप को अतेराज होगा। और मुमकीन है कि अिस के लिये भी अेक अड्डजन्मेट मोशन (Adjournment Motion) आजाये। आॅल अिडिया कौप्येस से अगर मिनिस्टर्स की सैलरीज के मुनाफ़िक आइंदा कोअी तमकिया हो तो मिनिस्टर्स खुद अमेंडमेंट लाकर अिस के मुताबिक तकनीक बहुर कर लेंगे। अिन लिये नै दरखास्त करता हूँ कि अिन छोटी बातों पर ध्यान देकर हाइस अपना बक्त खराब न करें। जो अमेंडमेंट लाया गया है अिसे बापस ले लिया जाय तो मुनाफ़िक होगा।

شری وی۔ ڈی۔ دینپنڈے:- یہ جو کہا گیا ہے کہ وقت خراب کیا جا رہا
ہے مجھے اس پر اعتراض ہے۔

Speaker, Sir, It is an aspersion on the House to say that we are wasting its time. I hope the Hon'ble Member will realise that.

श्री. लक्ष्मी निवास गनेशबाल : तो मैं जिसे वापस लेता हूँ। मेरा मनवा अंसा नहीं था जैसा कि आँनरेबल मेंबर ने महसूस किया है।

شری شیشرا ڈُوا گھبائے (نلگکھ)۔ مسٹر اسپیکرسر۔ اس وقت دو امنڈمنٹس پیش ہوئے ہیں جن میں منسٹر کی سلسلی کوکم کر کے سائز ہے بارہ سو کی بجائے ۱۰۰۰ اور سائز سات سو کرنیجی تحریک کی گئی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر بل میں منسٹر کی سلسلی دوہزار کھنی جاتی تو پندرہ سو کے لئے امنڈمنٹ لا یا جاتا اور اگر پندرہ سو کے لئے بل پیش کیا جاتا تو سائز ہے بارہ سو تنخواہ دینے کا مطالبہ کیا جاتا اور اگر سائز ہے بارہ سو کا بل لا یا جاتا تو ایک ہزار دینے کے لئے امنڈمنٹ لا یا جاتا اور اگر ایک ہزار کا بل لا یا جاتا تو سائز سات سو روپیے تنخواہ دینے کے لئے امنڈمنٹ آتا۔ ہمیں یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ چیف منسٹر نے کافی غور کرنے کے بعد یہ بل پیش کیا ہے۔ انربیل ممبر جب ایک ہزار روپیے دینے کے لئے تیار ہیں تو صرف (۵۰) روپیے کے لئے انہیں آگئے پیچھے نہیں دیکھنا چاہئے۔

امندمنٹ کا وچار آپکے سامنے رکھتے ہوئے جن آنریل ممبر نے ۵۰ روپیے
 سیلری دینے کا سجیشن پیش کیا ہے وہ تو یچارے ایک سیدھے سادھے داڑھی والے
 سادھو ہیں جنکے جسم پر کھدر کی اوڑھنی ہے - لیکن جو لوگ دھونی چھوڑ کر
 بشکوٹ میں آتے ہیں انکو ایک هزار دوسو پچاس روپیے کی ضرورت ہے یا ہمیں اس پر
 غور کرنا چاہئے - گرانی دو تین طریقے سے بڑھ گئی ہے - مثلا جب ہم سُٹی میں تھے تو
 ہماری داڑھی تین آنے میں بن جاتی تھی - جب ہم راک لینڈ گسٹ ہاؤز میں منتقل
 ہوئے تو داڑھی بنوائے کے لئے چار آنے خرچ کرنے پڑے - جب ہم ہل فورٹ میں
 پہنچنے تو ہمیں چھ آنے دینے پڑ رہے ہیں تو بھائی ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ وزرا^{۲۰}
 کی داڑھی ہے - اخراجات بہت رہتے ہیں اسلئے میں کہونگا کہ (۲۰) روپیے کمی کرنے
 کا خیال چھوڑ دیں اور (۱۲۰) روپیے دینے سے ہم بیچھے نہ ہٹیں -

شری پاپی ریڈی (ابراهیم پن - عام) مسٹر اسپیکرسر - ایک آنریل ممبر نے
 فرنلیا کہ پروپوزل ٹھیک ہے - وچار کا سواگت کرتا ہوں لیکن یہ اس وقت ہو سکتا تھا
 جب سب منسٹرس ایک جگہ رہتے - ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ آنریل مدرس منسٹر
 سہی سب ایک جگہ رہیں - اگر وہ وقت آجائے تو ۰۔۰ روپیے منسٹر کو کافی ہونگے -
 اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ چند سے وصول کرنے کے لئے لوگ آتے ہیں - موٹر
 مانگنے کے لئے آتے ہیں - اچھا تو آپ چندوں کے لئے کتنی گنجائش رکھنا چاہتے ہیں -
 اگر ایسا ہی ہے تو کہہ بیٹھے - اسٹینڈ رد آف لائیف کے اعتبار سے منسٹر کی تباخا ہوں کے
 فکسشن (Fixation) پر اعتراض نہیں ہے - لیکن اس طرح سے کہنا
 کہ وہ داڑھی والے سیدھے سادھے سادھو ہیں کہد رکی اوڑھنی اوڑھنے ہوئے ہیں اس
 طرح سے کسی کا مذاق اڑانا میں نہیں سمجھتا کہ کس حد تک درست ہو سکتا ہے -

شری شیش راؤ وا گھارے - میرا مطلب یہ نہ تھا کہ میں انکا مذاق اڑاون -
 میں خود انکا آدر (آادر) کرتا ہوں -

شری پاپی ریڈی - اس نقطہ نظر کے تحت ترمیمات نہیں لائے گئے کہ کون بشکوٹ
 پہنتا ہے اور کون کھدر پہنتا ہے - ترمیمات کے پیش کرنے کا مقصد یہ نہ تھا کہ کسی
 کو ابلائیج (Oblige) کریں - میں بھی سائز ہے سات سو روپیے میالری کے لئے
 امنڈمنٹ کا نوٹس دیا لیکن موو نہیں کیا - کیوں ؟ اس لئے کہ شکر اور جوار کی
 قیمتیں بڑھ گئی ہیں - آنریل منسٹر جس طرح خود کے لئے زیادہ مانگتے ہیں اسی طرح
 مزدوروں اور مڈل کلاس ملازمین کے باوے میں خیال رکھیں تو مناسب ہو گا - میں
 سات سو پچاس روپیے کے لئے جو امنڈمنٹ لایا تھا وہ موو نہیں کیا اور اب ایکہ ہزار
 روپیے والے امنڈمنٹ کی تائید کرتا ہوں - آپ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خرچ کرنا ہوتا ہے -
 وہ خرچ کرنا پڑتا ہے - ممکن ہے کہ آپکی ضروریات زیادہ ہوں - آپکو بڑا گھر دیا گیا ہے

اتا ہیزا اگنیر کے جس میں بسا یا جائے تو دس فیملیز (Families) بین سکتے ہیں۔
 یہ تصور کہ ۱۰ منسٹروں کی وجہ سے جلد کام نکل جائیگا صحیح نہیں ہے ۔ تیرہ
 منسٹروں کے قیاد کے انتظامات مشکل ہو گئے ہیں ۔ چند منسٹروں کے لئے اب تک
 پنگوں کا انتظام بھی نہیں ہوا ہے ۔ اپوزیشن ان تمام باتوں پر غور کرتے ہوئے کوئی
 سمجھیں ۔ Suggestion (پیش کرتا ہے تو اسکو مذاق میں اڑایا جاتا ہے۔
 رومانس کتب جاتا ہے ۔ آپ ہی کی وکا بلری (Vocabulary) کا لفظ میرے پاس
 بھی موجود ہے ۔ کسی کڑیسیزم (Criticism) کو بودا شت نہیں کیا جاتا۔
 سوچنا چاہئے کہ ہم اس امندیٹ کی تائید میں کیا کہہ رہے ہیں ۔ مجھے چونکہ
 اس امندیٹ کی تائید کرنی تھی اسلئے اپنا امندیٹ مولو نہیں کیا ۔ موجودہ حالات کے
 لحاظ سے منسٹرس کی تنخواہ ایک ہزار ہون چاہئے ۔ جب انکے الونس کا سوال
 آئیگا اس وقت اس پر غور کیا جائیگا ۔ ایک آتریبل ممبر نے یہ کہا کہ ۰ ہزار کی کمی
 سے بیٹھ کے (۰ ۲) لاکھ کے خسارہ کو پورا نہیں کیا جاسکتا ۔ لیکن میں کہوں گا کہ اگر
 ہم چالیس بیس سو بھی بچا سکیں تو یہ بہت زیادہ ہے ۔ ہمارے سامنے لبر اور کسان
 ہیں جو محنت کرنے کے باوجود بھی چالیس بیس کا نہیں سکتے ۔ ایسی صورت میں
 غور کر جو کہ ۰ ۲ ہزار وہ کم اقہ کیا کہ اقہ ہے ۔

ان خیالات کے ساتھ میں اپنے قدر بخوبی کرتا ہوں۔

شری شرن گوڑہ (جیو رگی۔ اندولہ) آنریل منسٹرس کی تنخواہ کے بارے میں بہت سی بھینیں ہوئیں۔ دونوں طرف سے بہت کچھ کہا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے بڑی نزاکت سے سیلری (Salary) اور الونس (Allowances) کے بل کو الگ کر دیا ہے۔ حالانکہ پرواویڈنس (Provisions) کے لحاظ سے الونس اور سیلریز کے بل کو ایک ساتھ لانا چاہئے تھا جیسا کہ دوسرے بلس میں کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اس سے آنریل ممبرس پر یہ صاف صاف ظاہر ہو جاتا کہ منسٹرس کی سیلری کتنی ہے اور الونس کتنے۔ ان تمام باتوں پر غور کر کے ہم ثہیک نتیجے برپنچ سکھی کہ آنریل منسٹرس کی تنخواہیں کیا ہوں چاہیں ہم اپنے منسٹرس کی سیلریز (۱۲۰۰) روپیے فکس (Fix) کرنے کے لئے ایک بل بیش ہوا ہے۔ لیکن الونس کے بارے میں اس میں ظاہر نہیں کیا گیا کہ موثر الونس (۳۰۰) دیا جائیگا یا (۴۰۰)۔ اس سلسلے میں بہت سی باقی آنریل ممبرس نے کہیں جن پر کچھ مذاق بھی ہوا۔ لیکن میرے خیال میں کبھی کبھی ایسا ہونا بھی چاہئے ورنہ ہاؤس دل (Dull) ہو جاتا ہے۔ اس اسپرٹ سے یہ بڑی بات نہیں۔

دوسری بات یہ کہ ہمارے دیس میں جب سنہ ۱۹۳۶ع میں پہلی مرتبہ
پاہلوا نشستی (Popular Ministry) آئی تھی اس وقت وہاں تک گاندھی

نے (۰۰۰) روپیہ منسٹر کی سیلیزین فکس (Fix) کرنے کا تصفیہ کیا تھا - مدرس - بمبئی - بول - پی ، اور سی - پی - میں (۰۰۰) روپیہ تنخواه منسٹر کو دیگئی - وارکے بعد گرانی بڑھتی گئی - اسکے ساتھ ساتھ منسٹر کی تنخواہوں میں اضافہ ہوتا گیا مگر اب اسکی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ گرانی میں کمی کی جا کر حالات کو پہلے کے لیوں پر لا یا جائے - میں نہیں سمجھتا کہ گرانی کی وجہ سے آنریبل منسٹر کی تنخواہوں میں اضافہ کرنا چاہئے - اگر انکی تنخواہیں زیادہ ہوں تو انہیں گرانی کا احساس نہ ہوگا - اسلئے آنریبل ممبر نے ایک ہزار تنخواہ کے لئے جو تحریک پیش کی ہے وہ مناسب معلوم ہوتی ہے - ایک آنریبل ممبر کا یہ کہنا کہ دو ہزار کا سعیشن (Suggestion) پیش کیا جاتا تو (۱۵) سو تنخواہ مقرر ہوتی - اگر ۱۵ سو کا سعیشن ہوتا تو ساری بارہ سو منظور ہوتے اور ساری بارہ سو کا ہوتا تو ایک ہزار اور ایک ہزار کا ہوتا تو ساری سات سو یہ تصور ٹھیک نہیں - اس تصور کے تحت ایسا نہیں ہو سکتا - حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترمیم پیش کی گئی ہے - مہا تما گاندھی نے منسٹر کے لئے (۰۰۰) روپیہ تنخواہ بترا کرنے کی جو تجویز کی تھی موجودہ حالات کا لحاظ کرنے ہوئے اگر اسکو دو گنا بھی کر دیا جائے تو تنخواہ ایک ہزار ہی ہوتی ہے جو لوگ مہاتما گاندھی کے سچے پیرو ہیں انہیں اپوزیشن کی اس تحریک پر فخر کرنا چاہئے اور قبول کرنا چاہئے - اس میں خد کا کوئی معاملہ نہیں -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں اس مسئلہ کی بہت کافی چرچا ہو چکی ہے - یہ مسئلہ سوا دس بھی لیا گیا تھا - دیڑھ گھنٹہ اس پر بحث رہی - اسے جلد سے جلد ختم کرنا چاہئے -

شری کنڈل ریڈی (کونا رام) قبل اسکے کہ میں اس امنڈمنٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کروں میں یہ عرض کروں گا کہ جب سے اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا ہے اسکے حالات دیکھ کر مجھے بھارت کی ایک کتنا یاد آتی ہے - ایک سماحتی " ادالک " نامی رہے تھے - انکو گرہست بننے کی اچھا ہوئی - چنڈی نامی استری سے ویواہ کیا - چنڈی ایسی ہٹیلی اور خدی فطرت کی تھی کہ پتی جو بھی کہتے اسکے خلاف کام کرکے - اسکا بڑی نام تو اور کچھ ہے اور قصہ بھی لمبا ہے - لیکن یہاں اسمبلی میں جب میں دونوں پارٹیوں کی حالت دیکھتا ہوں تو یہی محسوس کرتا ہوں کہ ایک پارٹی جو بھی کہتی ہے دوسری پارٹی اسکی مخالفت کرتی ہے - اس لحاظ سے یہ قصہ یہاں صادق آتا ہے - چاہے وہ حقیقت ہو یا کچھ اور - ایک پارٹی جو کہیے گی دوسری ضرور اسکی مخالفت کرے گی - یہی چیز لکھن کے زمانہ میں بھی دیکھئے گئے آئیں - گوہم یہاں مختلف پارٹیوں سے آئے ہیں لیکن میرے خیال میں یہاں تو سب کا مقصد ایک ہونا چاہئے - اس نقطہ نظر سے کوئی اچھی چیز خواہ کسی پارٹی کی طرف سے پیش کی جائے اسے مان لینا چاہئے -

ہم جو کہتے ہیں ٹریزری بچنے نہیں مانتے - اور وہ جو کہتے ہیں ہم نہ مانیں تو اس طرح سے سک کی فلاح و ہبہوں کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ یہ جو امندمنٹ میں نے پیش کیا تھا انگریزی نہ جانئے کی وجہ سے ایک متر کے پاس اسے انگریزی میں لکھوانے کے لئے کیا - انہوں نے کہا کہ کیا آپ بھی کمیونسٹ ہو گئے - بڑے تعجب کی بات ہے۔ آفیشی حکومت کے زمانہ میں اگر زینداروں عہدہ داروں اور ساہوکاروں کے خلاف کوئی بات کہی جاتی تو کہنے والے کو کانگریسی کہا جاتا - اور پولس ایکشن کے بعد اگر کوئی مخالفت بات کہی جائے تو اسے فوراً کمیونسٹ کہدیا جاتا ہے بلکہ آہکل توحد ہو گئی ہے - اگر کوئی بیٹا باپ سے بدل جاتا ہے تو اسے فوراً کمیونسٹ کہدیا جاتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ بیٹا کمیونسٹ ہو گیا ہے - اسی طرح میرے مت بنے بھی مجھے کمیونسٹ کہدیا - میں نے انہیں کوئی جواب تو نہیں دیا - بہر حال حالت یہ ہے کہ کانگریس کوئی بات کہتی ہے تو کمیونسٹ نہیں مانتے اور کمیونسٹ کوئی بات کہتے ہیں تو کانگریسی نہیں مانتے - اگر یہی حالات رہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ آگے حلکر ہم اپنے سک کو کس طرف لی جانیوالی ہیں - یہ جھگٹے دیکھنے کے بعد مجھے ایک قصہ یاد آتا ہے جو بعض میں میرے نانا نے کہا تھا -

مسٹر اسپیکر - یہ بحث اس بل کے بارے میں غیر متعلق ہے -

شیری کنڈل دیڈی - خیر - منسٹروں کو ہم (۵۰) روپیہ تنخواہ کیوں دینا چاہتے ہیں اس کے لئے عین اپنے ملک کے حالات دیکھنا چاہتے - ہمارے ملک میں سینکڑوں سال سے آصف جاہی حکومت تھی اور اس زمانہ میں زینداروں اور ساہوکاروں کا بول بالا تھا - انکی وجہ سے غریبوں کی جو بڑی حالت ہو گئی تھی وہی حالات اب تک باقی ہے - اور اسی حالات کو اب درست کرنا ہمارے منسٹروں کا فرض ہے - یہ غور طلب ہے کہ جب کبھی کوئی بات کانگریس یا اسکے اصولوں کے خلاف کہی جاتی ہے تو اسکے ذمہ میں مہاتما گاندھی ہی اور پنڈت نہرو کولا جاتا ہے - یہی چیز ہمنے الکشن میں بھی دیکھی - جہاں بھی ووٹس سے ووٹ مانگر جاتے تھے انکے سامنے مہاتما گاندھی کا نام اور پنڈت نہرو کی تصویر پیش کی جاتی تھی - کام نکالنے کے لئے تو آپ مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو کو پیش کرتے ہیں لیکن جب کانگریس کے نائے حکومت کی بارگ ڈور آپ کے ہاتھ میں آجائی ہے اور عملی طور پر وعدوں کی تکمیل کا وقت آتا ہے تو انکے وچاروں کو بیوں جاتے ہیں - دیکھنا چاہئے کہ ملک کی حالت کیا ہے - ملک کے لوگوں کی حالت کیا ہے اور اسکے لحاظ سے منسٹرس کس قدر تنخواہ پاسکتے ہیں - انہیں سوچنا چاہئے کہ (۱۲۵) روپیہ تنخواہ ہر طرح سے زیادہ ہے - ٹریزری بخش کے ایک آربیبل سعیر نے کہا کہ "مجھے اس کا تعزیہ نہیں - میں کپڑے نہیں پہتا - حجامت نہیں بناتا - اسی لئے مجھے معلوم نہیں - خرچ کا اندازہ نہیں" میں اس کا جواب دینا تو

نہیں چاہتا - میں دیہات میں رہنے والا ہوں - میں صرف یہ کہونگا کہ آپکو دھماں میں رہنے والے غریبوں کے حالات معلوم نہیں - آپ کو شاید اسکا تجربہ نہوگا - اگر آپکو انکے الحالات کا تجربہ ہوتا تو شاید آپ اپنے لئے اتنی تنخواہ نہ رکھتے - جب ملک کی باگ ٹور آپکے ہاتھ میں آئی ہے تو آپکو سب کی بھلانی کا خیال رکھنا چاہتے - جس طرح سے ایک خاندان کے پڑے آدمی کو اپنے بورے خاندان کے افراد کا خیال رکھنا پڑتا ہے - اسی طرح آپ کو بھی ملک کی بوری جتنا کی بھلانی کا وچار سامنے رکھنا ہوگا - چیف منسٹر اس حیدرآباد کے خاندان کے صدر کی حیثیت رکھتے ہیں - انہیں اس پورے خاندان کو چلانا ہے - میں جس گاؤں میں رہتا ہوں وہاں کے دو خاندانوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - ایک خاندان ایسا ہے جس میں ۵ - ۶ لوگ ہیں - یہ بھیک مانگ کر کھاتے ہیں - جتنا بھی مل جاتا ہے سب مل کر ایک ایک نوالہ کر کے کھا لیتے ہیں اور جس طرح بھی هوگزار لیتے ہیں - ان میں سے کسی کا بھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ جتنا بھی ملا ہے میں اکیلا ہی کھا جاؤں - دوسرے چاہے بھوکے میں دوسرا خاندان اسی گاؤں میں رہتا ہے - یہ دولتشند گھرانا ہے - گھوہمی والے لوگ ہیں گھر کے پڑے آدمی کے لئے تو مرغ پکتا ہے خاندان کے باقی لوگوں کو ٹھیک طور پر نہیں کھلایا جاتا - اس گھر میں روزانہ جھگڑے چلتے ہیں - محبت کا نام نہیں - میرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے گھر کے منظم کو سب کا خیال ہونا چاہتے - چیف منسٹر کو اس بات کا خیال ہونا چاہتے کہ ملک کے دوسرے لوگوں کی کیا حالت ہے - ملک سے غربت اور افلاس کس طرح دور کیا جاسکتا ہے - عام بھلانی کے لحاظ سے وہ بھی اپنے لئے کیا لے سکتے ہیں اس پرسوچنا چاہتے - میں نیک نیتی سے اور دوستانہ طریقہ پر یہ تقدیر کر رہا ہوں - انہیں اسی طریقہ پر سوچنا چاہتے -

منسٹروں کی تعداد میں کمی کے بارے میں بھی کہا گیا - میں بھی یہ سوال کروں گا کہ ۱۳ منسٹروں کی کیا ضرورت ہے؟ کیا ۷ - ۸ منسٹروں سے کام نہیں چل سکتا اگر یہ گروپس کے لحاظ سے کیا جا رہا ہے تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس گروپ بندی کی کیا ضرورت ہے - گروپس کو تو ختم کرنا چاہتے - جب بھی اور مدرس میں ۹ وزیروں سے کام چل رہا ہے تو حیدرآباد میں ۱۳ منسٹروں کی کیا ضرورت ہے - اگر گروپس کا سوال وہ ہے اور ایک دن یہاں کمپریموائیز ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں شاید منسٹروں کی تعداد ۱۱ ہو جائیگی - ملک میں جس طرح غربت - جرام - پولس - بیماری - یروزگاری بڑھ گئی ہے میں سمجھتا ہوں اسی طرح منسٹروں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے - اس سلسلے میں کل میرے دوست سے کچھ گفتگو ہوئی وہ اپنے آپکو ترقی پسند کہتے ہیں -

منسٹر اسپیکر - یہ سب بھیں بل کی ترمیم کے اغراض کے لئے غیر متعلق ہیں - اسکا لحاظ رہے -

شری کندھ ریڈی۔ اچھا صاحب یہ غیر متعلق ہے تو میں متعلق ہی عرض کوتہ ہوں۔ غیر متعلق بحث کی باسم اللہ تو ادھر ہی سے ہوئی تھی۔ ادھر سے میری دارڑھی۔ کچھے وغیرہ کو جو بحث میں لایا گیا شاید یہ سب متعلق تھی۔ میں وہ قصہ مختصرًا عرض کر دیتا ہوں۔ میرے دوست کہتے تھے کہ میں رجعت پسند آدمی ہوں۔ اور وہ ترقی پسند۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہی ترقی پسندی ہے کہ منسٹروں کی تعداد ہی بجائے ۲۰ اور تنخواہ ۱۰ سوکی بجائے ساڑھے بارہ سو کرداری جائے؟ اگر اسی قسم کی ترقی پسندی سے کام لینا جائے تو ملک کے مستقبل کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو تو اپنے ملک کے بنائے کے لئے خود ایشارے کام لینا چاہئے۔ خاندان کے منتظم کی حیثیت سے پہنچے غریب طبقہ کی فکر کرنا چاہئے۔ ہمارے بھٹ میں گھاٹا بتایا گیا ہے۔ بحث انگریزی میں ہوئیکی وجہ سے میں اسپر تفصیلی غور نہ کرسکا۔ اور یہ میری سمجھو میں نہیں آیا۔ فیائنس منسٹر نے کہا ہے کہ یہ تین سہیں کا بھٹ ہے۔ اور انہوں نے غیر ضروری مددات میں کمی کرنیکا وعدہ کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آئندہ اسکی چھان بین کر کے گھائے میں کمی کی جائیگی۔ آپ کو ملک کی موجودہ حرامیاں دور کرنا ہے۔ زمینداری اور وطنداری کے طریقوں کو برخواست کرنا ہے۔ دوسرا براٹیوں کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ آپ بھی کچھے ایشارا کریں۔ تیاگ کریں اور اپنے آپکو اچھی شکل میں پیش کریں تا کہ آگئے چلکر آپکی تحریکات کو پبلک جلد قبول کر لے۔ اس گفتگو کے بعد میں ٹریبیڈی پنجس سے اور بالخصوص چیف منسٹر سے یہ عرض کروں گا کہ وہ اس امنڈمنٹ کو قبول کریں۔ اسلئے کہ انہیں اپنے آپکو جملہ منسٹروں اور ملک کے سامنے اُدراش پناکر پیش کرنا ہے۔ میری یہ تنقید نیک نیتی اور خلوص پر مبنی ہے۔ دیہات رعایا کی بیووی کو سامنے رکھتے ہوئے اس امنڈمنٹ پر غور کیجئے۔ مجھے آشا ہے کہ میری ترمیم جو نیک نیتی سے پیش کی گئی ہے اسے قبول کر لیا جائیگا۔

آٹریبل شری بی۔ رام کشن راؤ۔ مسٹر اسپیکر۔ میں نے یہ خیال کیا تھا کہ منسٹرس کی سیلریز بل پر کچھے زیادہ بحث نہیں ہوگی۔ اسکی تو مجھے توقع تھی کہ امنڈمنٹ پیش ہونگے لیکن میں نے یہ خیال کیا تھا کہ دو ڈھائی گھنٹے ڈسکشن (Discussion) پر صرف نہیں کئے جائیگے اور اسکو حقیقت پسندی کی نظر سے دیکھا جائیگا۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے اس بل کو پیش کرنے ہوئے جس نیک نیتی اور خلوص کا اظہار کیا گیا ہے اسکو تسلیم کیا جائیگا۔ لیکن افسوس ہے کہ میری یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ جیسا کہ ایک آٹریبل ممبر نے بھارت کا ایک قصہ ”ادانک اور چندی“، کا یاد دلایا ٹھیک ہے۔ اس بل کو پیش کرنے سے پہلے ہم نے پوری پوری کویشش کی کہ اس مسئلہ پر سوچیں۔ ہم نے کافی دیر اس لئے لگائی کہ اخبارات میں خبریں آئی تھیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کانگریسی منسٹروں کی تنخواہیں مقرر کرنے والی ہے۔ ہم نے اس بل کے پیش کرنے میں کچھے تامن اور تاخیر اسلئے

کی کہ وہاں کے تصفیہ سے ہمیں کچھ گائیڈنس (Guidance) مل جائے تو پھر اس بل کو اسکے لحاظ سے پیش کریں گے۔ لیکن اب تک ہمیں کوئی گائیڈنس نہیں ملا۔ بعض خبریں سنی جا رہی ہیں کہ ایک ہزار تنخواہ مقرر کی جائیگی۔ وہاں اختلاف رائے ہے۔ اس کا اسکان ہے کہ ایک ہزار نہیں بلکہ پندرہ سو مقرر کٹھے جائیں گے۔ بہر حال یہ چیز تصفیہ طلب ہے۔ قطع نظر اسکے جب ہم نے دیکھا کہ یہ معاملہ طے نہیں ہو رہا ہے تو ہم نے سوچا کہ کیا کرنا چاہئے جو تکنیکی (Technically) اور کانسٹیٹی ٹیوشنلی (Constitutionally) ٹھیک رہے۔ میں ہاؤز کو وشواس دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے بوری ذہنے داری کے ساتھ سوچا اور اسکے بعد یہ بل پیش کیا اور اس بات کو اچھی طرح محسوس کیا کہ ہماری جماعت کا مبنی د ایک ایسی جماعت سے ہے جسکے نیتا مہاتما گاندھی تھے۔ میں انکا نام بہت کم لیا کرتا ہوں۔ اس لئے کہ میں اپنے آپ کو انکا نام لینے کا بھی اہل نہیں سمجھتا لیکن چونکہ اس کا ریفرنس (Reference) دیا گیا تھا اس لئے مجبوراً دھراتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ سیلریز (Salaries) اور الونس (Allowances) کا ایسا معاملہ ہے کہ محض پرنسپل (Principle) پر غور کرنے سے وہ حل نہیں ہو سکتا دیشی میں افلاس اور غربت کا سوال ایسا ہے جسکو ہم اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ جس طرح اوس جانب کے ممبرس کفایت شعاراتی کا خیال رکھتے ہیں میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اس جانب کے ممبرس اور گورنمنٹ بھی کفایت شعاراتی کو اسی طرح ملحوظ رکھتی ہے۔ میں نے اس سے قبل بھی بحث پر بحث کے دوران میں اطمینان دلایا تھا کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی رہی گی کہ جہاں کوئی بھی کفایت شعاراتی مسکن ہو ضرور کی جائیگی۔ اور جن جن مددات میں کش (Cuts) کٹے جاسکتے ہیں ضرور کٹھے جائیں گے۔ چالیس ہزار کیا دس بیس روپیے بھی اگر بچ سکتے ہیں تو ضرور بچائے جائیں گے۔ لیکن اسکے معنی یہ نہیں کہ کسی بد میں اس طرح پنچ (Punch) کرنے کی کوشش کی جائے کہ جن لوگوں پر حکومت چلانیکی ذمہ داری ہے وہ اپنے ذاتی معاملات میں گھٹنائیوں سے دو چار ہوتے رہیں اور انکا دماغ پریشان کیا جاتا رہے۔ یہ اصول کفایت شعاراتی نہیں ہے۔ آنریبل: لیڈر آف دی - پی - ڈی - یف نے ایک ایک انالیس (Analysis) کی۔ میں نے اس امر کی کوشش کی کہ انہیں کنونس (Convince) کروں لیکن مجھے افسوس ہے کہ مجھ میں اتنی تابیت نہ تھی کہ میں انہیں کنونس کر سکتا۔ الونس (Allowances) کی حد تک گو ہم نے پورے طریقہ پر پوزیشن کی جانچ نہیں کی لیکن اپوزیشن کی جانب سے جو چیزیں بتلائی گئی ہیں وہ تقریباً وہی ہیں جنکا ہم اندازہ کر رہے ہیں۔ ہم نے خود پہ چیزیں انہیں بتلائی ہیں اور انہوں نے ہاؤز کے سامنے پیش کیا ہے۔ الونس کا ذکر اس بل میں ہوتا تو بہتر ہوتا لیکن جب یہ بل پرنشگ کے لئے گیا تو اس وقت ہمکو موقع نہیں

ملاکہ جزوی طور پر ہم اس مسئلہ پر غور کرسکیں - لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ کوئی زیادہ مطالبہ منسٹر کے الونس (Allowances) کے لئے نہیں کیا جائیگا جس کا تذکرہ آنوبیل لیدر آف دی پی ڈی ایف نے کیا (۱۰۰) گیلن پڑول یا اسکی قیمت (۳۰۰) روپیہ کنسالیڈیٹڈ امونٹ (Consolidated amount) مقرر کی جاسکتی ہے جیسا کہ انہوں نے تصفیہ کیا ہے۔ اور الکٹر کو والر چارجز (Water charges) ۱۰۰ روپیے - اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ الونس کی مقدار چار سو روپیے سے زیادہ نہ گئی - چونکہ چف بنسٹر کے پاس دو موٹر کارس ہوتی ہیں اسلئے انہیں سو دیڑھ سو روپیے زائد دینے ہوں گے - اس سے زیادہ نہیں مانگا جائیگا - انٹرٹینمنٹس (Entertainments) کے اخراج کے لئے جو سپچوری الون (Sumptuary Allowance) دیا جائیگا وہ ہر جگہ دیا جاتا ہے متعلقہ اسٹیشن میں کہیں ۱۰ ہزار کمپیں ۱۲ ہزار اور کہیں ۱۶ ہزار دیا جاتا ہے - جس وقت الون کا بل پیش کیا جائیگا اس بارے میں گورنمنٹ کی جانب سے مناسب پراویزن پیش کیا جائیگا - اسوقت مجھے اسبارے میں زیادہ ڈسکشن کرتا نہیں ہے - جو امنڈمنٹ اسوقت پیش کیا گیا ہے وہ تنخواہ میں کمی کے بارے میں ہے مجھے افسوس ہے کہ ان امنڈمنٹس پر اصرار کیا جا رہا ہے - میں ان آر گیومنٹس (Arguments) کو دھرانا نہیں چاہتا جو پیش کرنے کے ہیں - بعض وقت اس مسئلہ کو منسٹر کی تعداد سے مخلوط کر دیا گیا اور ۳۰ کی تعداد پر اعتراض کیا گیا - میں سمجھتا ہوں کہ منسٹری میکنگ کا مسئلہ لیدر آف دی میجیٹی پارٹی کے ڈسکریشن (Discretion) پر موقف ہوتا ہے - ہو سکتا ہے کہ اس کا تصفیہ غلط ہو لیکن وہ اپنے ڈسکریشن کو دوسروں کے جیجنٹ (Judgement) پر نہیں چھوڑ سکتا - کہا گیا کہ یہاں ۸ منسٹریں تھیں ۱۰ تھیں کہیں گیا رہ تھے البته ۱۳ نہیں رہے ہیں میں جانتا ہوں - لیکن یہاں کے اسٹیشن میں ۳ منسٹریں اور ۱۳ ڈپٹی منسٹریں ہیں - بہار حیدرآباد کا نصف ہے - کہیں منسٹریں کی تعداد زیادہ ہے کہیں کم اور جن اسٹیشن میں منسٹریں کم ہیں وہاں ڈپٹی منسٹریں رکھئے گئے ہیں - اس طرح مختلف ہوائیٹ آف ویو سے غور کر کے کسی اسٹیشن کا چیف منسٹر انکی تعداد فکس کرتا ہے - یہ ایسی بات ہے کہ اسپر اعتراض کرنا میں نہیں سمجھتا کہ کوئی پراپر (Proper) چیز ہے - اس سے بڑھ کر اسٹرینگ (Strong) الفاظ میں استعمال نہیں کر سکتا - اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اس وقت جو منسٹریں ہیں انہیں سائز ہے بارہ سو سیلری ہر قیوڑ (Propose) کی گئی ہے اور اگر انکے الونس کو یہی شامل کر لیا جائے تو اسکے باوجود انکی تنخواہ پہلی کے آٹھ منسٹریں کی مقابله میں کم ہوئے ہے - اس طرح ۲۱ ہزار سالانہ کی بچت نکلی گئی ہے - پچاس ہزار کی بچت یہی تکال جاسکتی تھی بشرطیکہ میں موضع بورگل تعلقہ شاد نگر میں رہکر حیدرآباد کی حکومت چلا سکتا - ایسی صورت میں مجھے ڈھانی تین سو روپیے بھی کافی ہو سکتے تھے - مجھے موڑ کی اور

دوسری چیزوں کی ضرورت نہیں جو آجکل کی ضروریات میں داخل ہیں - میرے پڑائے دوست مبنکا نام نہیں لیا جاسکتا (اسلئے کہ یہاں نام لینا گناہ ہے) جنہوں نے " اداک اور چندی ، ، کا قصہ بیان کیا میں انکے خیالات سے منافق ہوتا بشرطیکہ میں بھی آشرم کی زندگی بس رکرتا رہتا - اس دین شک نہیں کہ میرا رجحان بھی اسی طرف ہے اور میں بھی چار پانچ سال کے بعد اسی قسم کی زندگی بس رکرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جس قسم کی زندگی میرے دوست آنریبل ممبر فارکونارم ضلع کریم نگر بس رکر رہے ہیں - اس سئلہ پر غور کرنے کے لئے خد کا کوئی سوال نہیں ہے اور نہ اسکو کسی پارٹی کا سئلہ پنایا جاسکتا ہے - میں اپوزیشن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس جانب بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سنسری (Sincerely) یہ چاہتے ہیں کہ منسٹرس کی سیلری میں کمی کی جائے لیکن جب یہ سئلہ ہاری اکٹزیکیٹیو پارٹی (Executive party) کے سامنے پیش ہوا تو آنریبل ممبرس نے تمام حالات پر غور کرنے کے بعد ساڑھے بارہ سو سیلری سے اتفاق کیا - معاشرہ کے لحاظ سے اسٹینڈرڈ آف لائیٹ کے بدلائے کی ضرورت ہوئی ہے - منسٹرس کی سیلری کو کم کر کے عاشرہ کو نہیں بدلا جاسکتا بلکہ سارے عاشرہ کو پہلے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے - میں تفصیلات بیان کرنا نہیں چاہتا - یہاں جو سائز ہے بارہ سو روپیہ سیلری بروپوز کی گئی ہے وہ کیا لکبواٹ (Calculate) کرنے کے بعد مینیمم ا蒙ٹ (Minimum amount) ہے - اسکے باوجود اے - آئی - سی - سی (A. I. C. C.) سے اگر کوئی تصفیہ ہو جائے تو ہم سیالری کم کر لیں گے - میں آپکو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج جو منسٹرس منتخب ہو کر آئے ہیں انکی آمدی موجودہ آمدی سے چار پانچ گنا زیادہ تھی چنانچہ ہمارے فینانس منسٹر کی آمدی پانچ چڑھزار سے کم نہ تھی - اس طرح اور بھی آنریبل منسٹرس ہیں - یہ جو بل پیش کیا گیا ہے وہ اس نقطہ نظر کے تحت نہیں ہے کہ منسٹرس اپنی تنخواہوں میں سے کچھ پس انداز کر سکیں - اگر آپ اسکو ہمدردانہ طریقہ سے ہمدردانہ نہیں بلکہ حقیقت پسندانہ نقطہ نظر پر کیا لکولیٹ کریں تو یہ رقم آپ مناسب سمجھیں گے - ممکن ہے آپ یہ کہیں کہ المنسٹریشن ہیوی (Heavy) ہوتا جا رہا ہے - لیکن صرف منسٹرس کی سیلری میں کمی کرنیکی وجہ سے اسکی اصلاح کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا - اس سے زیادہ میں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ یہ کوئی ایسا کیس نہیں ہے جسے فورسفلی (Forcefully) ہافز کے سامنے پیش کیا جائے - میں صرف اتنا کہوں گا کہ اس میں ریزنس (Reasons) ہیں جس حد تک کسی کی گنجائش تھی کی گئی ہے - مہنگائی میں کمی منسٹروں کی تنخواہوں میں کمی کرنے سے ممکن نہیں - جس وقت مہنگائی میں کمی ہو جائیگی اس وقت خود بخود یہ اپنی تنخواہیں کم لینے گے - اس طرح اگر تنخواہوں میں کمی کر دی جائے تو جنکے پاس کچھ ہے وہ تو اپنی پاکٹ سے خرچ کریں گے - اور جنکے پاس کچھ نہیں ہے

و تکمیل محسوس کرنا گئے - جیوئے جیوئے معاملات پر اس قدر اصرار نہیں کرنا چاہئے - تیرپیس سہیرو جیسوئی نے خواستے ہیں ترمیم پیش کی ہیں میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ کہہ رکھے - مدد و مدد ہیں وہ ووٹ کی ثبوت نہ آئنے دین اپنے امنڈمنٹس (Amendments) واپس لئے یوں اور تحریکی بھجوئے یہ توقع رکھیں کہ جہاں تک اکتمی کا تعلق ہے ایوزشن کے خلاف ہے بوری بوری مقابلاً رکھی جائیگی - میں چاہتا ہوں کہ یہ سنتہ یونانیجنسی (Unanimously) صلح کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - اب سازنے پارہ بھیجیں میں دس منٹ باقی رہ گئے ہیں - جو امنڈمنٹس آئنے خواں اور اب رائے لیجنے لگی - کنڈل ریڈی صاحب نے (۴۰ء) روپیہ سیالپری کے لئے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے کیا وہ چانھے ہیں کہ انکا امنڈمنٹ ہاؤس کے سامنے ووٹ کئے گئے رکھنا جائے -

شری کنڈل ریڈی - میں نے یہ خیال کیا تھا کہ امنڈمنٹ قبول کر لیا جائے گا لیکن جب اصرار ہی کیا جا رہا ہے تو میں اپنا امنڈمنٹ بادل ناخواستہ واپس لیتا ہوں۔

The amendment was by leave of the Assembly withdrawn.

مسٹر اسپیکر - دوسری امنڈمنٹ جو پاپی ریڈی صاحب کا تھا وہ سوو (Move) نہیں کیا گیا ہے -

تیسرا امنڈمنٹ ادھو رائٹ صاحب کا ہے - کیا وہ چاہتے ہیں کہ انکا امنڈمنٹ ہاؤس کے سامنے ووٹنگ کے لئے رکھنا جائے ؟

شری ادھو رائٹ - میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے وہ ہاؤس کے سامنے ووٹنگ کے لئے رکھا جائے

مسٹر اسپیکر - یہ امنڈمنٹ آریبل منسٹر کی سیالریز (۱۲۰) کی بجائے (۱۰۰) روپیہ مقرر کرنے سے متعلق ہے - اس پر اب رائٹ لی جائے گی -

The amendment was put and negatived.

شری وی-ڈی- دیشپانڈے - مسٹر اسپیکر سر - میری التجاہ کہ اس امنڈمنٹ پر ڈویزن کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - مناسب ہے - ڈویزن کیا جاتا ہے - جو آریبل ممبرس اس امنڈمنٹ کی تائید میں ہیں وہ اپنی جگہ کھوڑے رہیں - میں سکریٹری صاحب اور اسٹٹٹھ سکریٹری صاحب کو مجاز کرتا ہوں کہ وہ گفتگی کریں -

Ayes 73

Noes 87

The Amendment was declared lost.

Clause by clause reading

Clause 3 (Salaries of Ministers) ordered to stand part of the Bill.

Clause 2 (Definition) ordered to stand part of the Bill.

Clause 1 (Short title and commencement) and preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker Sir, I beg to move that L.A. Bill No. VI of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Ministers of the State of Hyderabad, be read a third time and passed.

QUESTION PUT AND AGREED TO

Mr. Speaker : L.A. Bill No. VI of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Ministers of the State of Hyderabad is read a third time and passed.

میں سمجھتا ہوں کہ جو وقت مقرر کیا گیا تھا اسی کے مطابق ہم پر ڈھانی بھی جان
جمع ہونگے - اب ہاؤں الگرن کیا جاتا ہے -

The Assembly then adjourned for lunch till Half past Two of the clock.

The Assembly re-assembled after lunch at Half past Two of the Clock, Mr. Speaker, (The Hon'ble Shri Kashinath Rao Vaidya) in the Chair.

L. A. Bill No. V of 1952, A Bill to repeal the security Regulation, 1358 F.

Mr. Speaker : I now take up the Legislative Assembly Bill No. V of 1952, A Bill to repeal the security Regulation, 1358 F. There are no amendments to this Bill. So I shall take up clause by clause reading.

Clause 2 (Repeal of Security Regulation, XII of 1358 F.) ordered to stand part of the Bill.

Clause 1 (Short title, extent and commencement) and the preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri Digamber Rao Bindu : (Home Minister) Mr. Speaker Sir, I beg to move that L.A. Bill No. V of 1952, A Bill to repeal the Security Regulation 1358 F. be read a third time and passed.

QUESTION PUT AND AGREED TO

Mr. Speaker : L.A. Bill No. V of 1952, A Bill to repeal the Security Regulation 1358 F., is read a third time and passed.

L. A. Bill No. III of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad Legislative Assembly

Now, I take up item No. 5 on the Agenda, namely the second reading of the L.A. Bill No. III of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad Legislative Assembly, introduced by the Hon'ble Shri Jagan-nath Rao Chanderki.

Amendments proposed to Clause 3 of this Bill will be taken up now.

شری وی-ڈی- دیسپلائڈ میں اس کلاز میں جو امنڈمنٹ پیش کرنا چاہتا تھا
وہ یہ تھا کہ سیلری (۱۲۰۰) کی بجائے (۵۰۰) رکھی جائے۔
میں اس سلسلے میں ہاؤس کے سامنے مدرس کا جو ایکٹ ہے اس سے متعلقہ سکشن
پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں جو یہ ہے۔

"There shall be paid to the Speaker a salary of Rs. 1,000 per month and a house rent allowance of Rs. 250 per month and a conveyance allowance of Rs. 250 per month; but, the house rent allowance shall not be paid to any Speaker if he occupies a home provided by the State Government, free of rent."

(Act XX of 1951, Madras Payment of Salaries and Removal of Disqualification Act, 1951)

میں یہ امنڈمنٹ موسوکرنا نہیں چاہتا۔ جو اصول منسٹرس کے بارے میں مدرس اور
الجوابائیتی اشیش (Adjoining States) میں ہیں وہ افسوس ہے کہ فالوز نہیں
کئے گئے۔ منسٹرس کی جو پوزیشن ہے وہی اسپیکر کی بھی ہے۔ اس اکسپلیئیشن
(Explanation) کے ساتھ میں اپنا امنڈمنٹ موسوکرنا نہیں چاہتا۔

شری گوپنی گنگاری (زمل۔ عام) - اس بل کے کلاز (۳) میں اسپیکر کے لئے
(۱۲۰۰) روپیے سالاری مقرر کرنیکی جو تجویز کی گئی ہے اسکی بجائے (۱۰۰۰) روپیے
سیلری مقرر کرنے کے لئے میں امنڈمنٹ پیش کرنا چاہتا تھا۔ چونکہ منسٹرس کی تنخواہیں
(۱۰۰۰) روپیے مقرر ہو چکی ہیں اسلئے میں اپنا امنڈمنٹ موسوکرنا نہیں چاہتا۔

مسٹر اسپیکر - امنڈمنٹ نمبر ۲ آنریبل ممبر شری پاپی ریڈی کا ہے۔

شری پاپی ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - جیسا کہ ابھی آنریبل ممبر نے بتایا میں اس
خیال سے امنڈمنٹ پیش کیا تھا کہ اسپیکر اور منسٹرس کے درمیان کوئی فرق نہ رہے۔

صحیح ہمیں تجربہ ہو چکا ہے کہ آنر بیبل میسٹر اف دی ادریسائیڈ میسٹر س کی تنخواہیں (۱۲۰.) روپیے مقرر کرنے پر صورت تھی - ہاؤس نے اسکو منتظر ہیئی کر لیا ہے - ایسی صورت میں میں مناسب نہیں سمجھتا کہ خاص کر اسپیکر کی تنخواہ کے بارے میں کسی پر زور دوں - اس لئے میں اپنا امنڈمنٹ مسوو کرتا نہیں چاہتا -

مسٹر اسپیکر - چونکہ جملہ امنڈمنٹ مسوو نہیں کشی گئے ہیں اس لئے کلاز نمبر (۲) میں کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے -

Clause 3 ordered to stand part of the Bill.
 Mr. Speaker : Now clause 4.

'The Speaker shall be entitled to the use of ;

"(a) a fully furnished residence in the City of Hyderabad throughout his term of office without payment of rent ; and"

I don't think, there is any amendment to this particular clause.

"(b) a Government motor car without any payment and no charge shall fall on the Speaker personally in respect of the maintenance of the residence and the motor car"

There are some amendments to sub-clause (b) of clause 4.

There is an amendment proposed by the Hon'ble Member Shri Annaji Rao which reads thus :

"In sub-clause (b) omit the words beginning with 'and no charge shall fall' and ending with 'the motor car'"

شری انجی راؤ - کلاز (۲) سب کلاز (ب) میں جو الفاظ Maintenance of the Residence and and no charge سے شروع ہو کر چوتھے ہیں انہیں نکالنے کیلئے میں نے امنڈمنٹ پیش کیا the motor car ہے - میں اس امنڈمنٹ کو ہاؤس کے سامنے مسوو کرتا ہوں -

Mr. Speaker : Amendment moved. There is another amendment by Shri Srinivasa Rao.

شری سرینو اس راؤ - میسٹر سون کے ساتھ جب یہ رعایت کی گئی ہے تو خاص طور پر اسپیکر کے ساتھ یہ رعایت کیوں نہ کی جائے اس خیال سے میں اپنا امنڈمنٹ مسوو کرنا نہیں چاہتا -

مسٹر اسپیکر - ایک اور امنڈمنٹ شری اے راج ریڈی نے پیش کیا ہے جو آنریبل مبابر کو نہیں دیا گیا ہے۔ امنڈمنٹ یہ ہے ۳۰۰

"In clause 4 (b) for the words 'and no charge shall fall on the Speaker personally' substitute the words 'and an allowance at the rate of I.G. Rs. 500 per month'.

شری اے راج ریڈی - میں کلارز ہسب کلائز (ب) میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ

I beg to move that in clause 4 (b) for the words "and no charge shall fall on the Speaker personally" substitute the words 'and an allowance at the rate of I. G. Rs. 500/- per month'

مسٹر اسپیکر - اب ہاؤس کے سامنے دو امنڈمنٹ میں مدد (Move) ہو چکے ہیں ایک آنریبل مبابر شری انجی راؤ کا اور دوسرا آنریبل مبابر شری اے راج ریڈی کا۔ میں سمجھتا ہوں ان امنڈمنٹ کی نوعیت ایک ہی قسم کی ہے۔ اس لئے دونوں پر ایک ساتھ ڈسکشن ہو گا۔

شری انجی راؤ - مسٹر اسپیکر سر۔ ابھی آپ نے فرمایا کہ دونوں امنڈمنٹ کا منشاء ایک ہی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان میں تھوڑا سا فرق ہے ۳۰۰

مسٹر اسپیکر - میں نے نوعیت ایک ہی ہونا کہا تھا۔

شری انجی راؤ - میں نے اپنے امنڈمنٹ میں میٹیننس آف کار (Maintenance of car) اور سیٹیننس آف ہاؤز (Maintenance of house) کے الفاظ نکل دینے کی تحریک کی ہے۔ دوسرا میں آنریبل مبابر نکل دینے کی بجائے (۳۰۰) روپیے دینے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔ آنریبل چیف منسٹر نے یہ کہا تھا کہ منسٹرس کو ماہانہ (۱۰۰) گیلن پٹرول کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں اسپیکر کو بہ نسبت منسٹرس کے کم گھومنا پڑتا ہے۔ اسی طرح دوسرا میں اخراجات میں بھی کمی ہو سکتی ہے۔ میٹیننس آف ہاؤس میں الکٹریسٹی (Electricity) اور واٹر ٹیکس (Water tax) کے لئے ایکسو روپیے ہونگے۔ سیٹیننس کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ ۳۰۰

"Maintenance in relation to a residence includes the payment of local rates and taxes and the provision of electricity and water, and in relation to a motor car includes the supply of petrol therefor"

اس میں کہا گیا ہے کہ "پیمنٹ آف لوکل ریشن اینڈ ٹیکس" (Payment of local rates and taxes) میں نہیں سمجھتا کہ لوکل ریشن میں کس چیز کو داخل کرنا مقصود ہے۔ میتوں سپل ٹیکس (Municipal taxes)

ہیں پا کیا چیز ہے نہیں معلوم - اسکے سوا میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اور ٹیکس ہے۔ اس کے لئے ایک امنڈمنٹ (۰۰۰ روپیے کا پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے میں اپنے امنڈمنٹ پر زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا - اسے واپس لیتا ہوں - دوسرا امنڈمنٹ جو (۰۰۰ روپیے کے لئے پیش ہوا ہے اس کی تائید کرتے ہوئے اب میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ بجائے (۰۰۰ روپیے رکھے جائیں -

Mr. Speaker : Is it an amendment for an amendment? No notice has been given.

Shri Annaji Rao : I think, for the amendment of an amendment no notice is required.

ساتھ ساتھ میں نے یہ کہدیا ہے کہ میں اپنا امنڈمنٹ واپس لیتا ہوں -

The original amendment moved by the Hon'ble Member Shri Annaji Rao was by leave of the Assembly withdrawn.

مسٹر اسپیکر - تو اب ایک ہی امنڈمنٹ (۰۰۰ روپیے کی بجائے (۰۰۰ روپیے) کے حامنے ہے۔ اس میں آنریبل شری بی - رام کشن راؤ (چیف منسٹر) - یہ خود ایک امنڈمنٹ ہے اس امنڈمنٹ میں ایک اور امنڈمنٹ ہم منظور نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ یہ رف کیا کولیشن (P.M.B.N.) ہے۔ البتہ آنریبل ممبر فار سلطان آباد Rough calculation نے جو اصل امنڈمنٹ پیش کیا ہے وہ قبول کیا جاسکتا ہے۔ جو کیا کولیشن کے قریب پڑتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آنریبل ممبر فار پریبھنی نے امنڈمنٹ پر جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اگر اب یہ وہ وہ ڈرا کر لیں تو بہتر ہو گا۔ پڑول کے سو گولیالیں کے لئے (۰۰۰ روپیے کافی نہیں ہوتے (۳۰۰ روپیے) ہونگے۔ اس میں (۰۰۰ روپیے کی تکریشی وغیرہ کے ملابنے پر (۲۰۰ روپیے) ہوتے ہیں۔ اس لحاظ میں آنریبل ممبر فار سلطان آباد نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اسے گورنمنٹ کی طرف سے میں قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

شری اتحادی راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اس موقع پر میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری جانب سے جو کچھ بھی کہا جاتا ہے اس کے متعلق یہ جسم ہنا کہ یہ صرف گورنمنٹ کے اپوزیشن کے لئے ہے صحیح نہیں ہے۔ میں نے امنڈمنٹ پر جو امنڈمنٹ پیش کیا اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ اب چونکہ آنریبل چیف منسٹر کی رائے یہ ہے کہ میں اپنا امنڈمنٹ واپس لے لوں اس لئے میں اپنا امنڈمنٹ واپس لیتی ہوئے آنریبل ممبر شری راج ریڈی کے پیش کئے ہوئے امنڈمنٹ کی تائید کرتا ہوں۔

The amendment moved to the amendment of Shri Raj Reddy was by leave of the Assembly withdrawn.

7th April, 1952.

465

مسٹر اسپیکر - اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کلارز م سے متعلق شری اناجی رائے کا کوئی
انٹننس نہیں ہے۔

The amendment of Shri Raj Reddy put and agreed to.

Clause 4 (Residence and motor car of the Speaker) as amended ordered to stand part of the Bill.

مسٹر اسپیکر - کلارز نہیں ہے ڈپٹی اسپیکر کی تنخواہ کے بارے میں ہے۔ اس میں
شری گرو ریندی نے یہ امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔

"In line 2, for the figure '750' substitute '250'"

Shri Gurva Reddy (Siddipet) Mr. Speaker, Sir, I have no intention of moving my amendment

مسٹر اسپیکر - اس کے بعد کا امنڈمنٹ پاپی ریندی صاحب کا ہے۔

"In line 2 for the figure '750' substitute '400'

Shri K. Papi Reddy : Mr. Speaker, Sir. When no economy in the case of Ministers and the Speaker is effected, I do not intend to move any amendment particularly with regard to the salary of the Deputy Speaker.

مسٹر اسپیکر - تو گویا اس کلارز

"There shall be paid to the Dy. Speaker a salary at the rate of I.G. Rs. 750 per month"

سے متعلق دونوں امنڈمنٹس موونہیں کئے گئے اور وہ اپنی جگہ قائم ہے۔

Clause 5 (Salary to be Paid to the Deputy Speaker) ordered to stand part of the Bill.

Clauses 1 and 2 (Short title and commencement and definitions) ordered to stand part of the Bill. The Preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri Jagannath Rao Chanderki (Law Minister) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. III of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad Legislative Assembly and for matters connected therewith be read a third time and passed.

QUESTION PROPOSED AND AGREED TO.

Mr. Speaker : L. A. Bill No. III of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad Legislative Assembly and for matters connected therewith as amended is read a third time and passed.

It is three o'clock now and therefore the adjournment motion will be taken up.

Discussion on the Adjournment Motion regarding Hail Storm in Ibrahimpatnam Taluq.

Shri K. Papi Reddy : Mr. Speaker, Sir, I rise to move for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance of recent occurrence, namely

"That on 3rd April, 1952, in 20 villages of Ibrahimpatnam taluq due to heavy showers and hail storm, crops have been completely damaged and loss of life to cattle and sheep occurred. The Government has not rushed to the relief of the distressed villagers and has not taken a serious note of it."

MR. SPEAKER : MOTION MOVED.

شری پاپی ریدی - اس موشن کے بارے میں تفصیلات پیش کرنے سے پہلے آنریبل ممبر آف دی ادنسائیڈ پر یہ واضح کروں گا کہ اس موشن کو موکرنے سے ہارا کیا مقصود ہے ...

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi : Mr. Speaker, Sir, I would like to know whether it is a matter of definite public importance ? Is there definiteness in it ?

مسٹر اسپیکر - ڈیفینیٹس () صرف اس حد تک نہیں ہے کہ اس میں ولیجن () کے نام نہیں ہیں - باقی سب چیزیں ٹھیک ہیں - صبح میں نے اس کی اجازت دیدی ہے۔

شری پاپی ریدی - مسٹر اسپیکر سر - یہ ڈیفینیٹ میٹر آف پلک امپارٹس () Definite matter of public importance ہے یا نہیں اس کی تفصیلات عرض کروں گا - آنریبل ممبر آف ٹریئزری یونیورسٹی اسکو ایسا نہیں سمجھتے ہیں اور میٹر () کو اسپلائیٹ () Exploit کرنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے صبح میں ایک آنریبل منٹسٹر نے کہا کہ اگر سرکاری نوکر سے گھر کا کام لیا جائے تو اس کے لئے بھی ایک اڈجمنٹ موسن آئیگا - یہ اڈجو نیٹ موسن ایسا نہیں ہے مخصوص

نماشست یا اکسپلائیٹ کرنے کے لئے نہیں ہے۔ آپ کے سامنے یہ لانا ہے کہ ولیجن میں ”ہیل استارم“ (Hail storm) کی وجہ سے کسقدر نقصان ہوا۔ سب سے پہلے میں ان ولیجن کے نام بتا دوں گا تاکہ آنریبل منسٹر کنسٹرینڈ (Concerned) ان سے واقع ہوئیں۔ وہ موضعات یہ ہیں۔ چودبیلی - گوندگل - تول کلان - تول خورہ - یا چارم - چنتله - لیمور - تک گوڑم - رچلور - کپہ پھاڑ - مادھوا پور - ونپری - کنگورہ - ونپا گوڑہ - منکنه - چنتله - تماپور - یلمٹہ - راو جال - اس طرح تقریباً یہ موضعات میں (ونپی) کی بارش ہوئی جس کا سلسلہ ۳۔ آپریل کو چار بجکر ۵ ہوئیں۔ اس سے جو نقصان ہوا وہ موسم گرمای بارش تھی یا کیا تھا آپ خود غور فرمائیں۔

میں آپ کو بتاؤں کہ پیدی کرایس (Paddy crops) تیار تھے دو چار روپ میں فصل درو ہوئے وائی تھی کہ اتنے میں اسقدر تباہی آئی کہ ان اراضیات کو دیکھنے سے یہ تک نہیں معلوم ہوتا کہ ہمارا فصل تھی یا نہیں۔ کاشت ہوئی تھی یا نہیں۔ اولے اتنی شدت سے برسے کہ یہ میل مر گئے۔ ایک سو سے زیادہ بھیڑ اور بکریاں ختم ہو گئیں۔ اور جو سجد اور مندو تھے ان کا چونا استر تک گر گیا۔ گھروں کی کوبیلوٹک باقی نہیں رہی۔ میں یہ چارج تونہیں لگاتا کہ یہ ”ہیل استارم“ (Hail storm) کیون آیا۔ مگر جو نقصان ہوا ہے اسکے بارے میں سوچنا کیا ڈیفینیٹ میٹر (Definite matter) نہیں؟ ان موضعات میں رہنے والوں کو کسقدر نقصان پہنچا اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ان موضعات میں تری کاشت ہوئی تھی۔ موٹ کشی اور انجنوں کے ذریعہ کاشت کی گئی تھی۔ تین ہزار ایکٹر اراضی پر کاشت تھی پانچ ہزار کھنڈی اتنا تباہ و برباد ہو گیا جسکی قیمت کا اندازہ (۱) لاکھ روپیے ہے۔ ہم یہ نقصان گورنمنٹ سے نہیں مانگتے۔ موشن کا مقصد یہ ہے کہ ٹریڑری بچس کے ممبرس اس کی اہمیت کو محسوس کریں۔ آپ محسوس کریں کہ وہاں کے دیہاتیوں کی کیا حالت ہو گئی ہے۔ آئندہ فصل آنے تک انہیں جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑیگا ان سے انہیں کس طرح نجات دلائی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے آپکو کیا کرنا چاہئے۔ پی۔ ڈی۔ ایف کا ایک ڈیموٹشن آنریبل ریونیونسٹر اور آنریبل لیر منسٹر سے ملاتا ہے۔ ان سے ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا گیا۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہمدردانہ غور کے لئے کیا آپکو توجہ دلائیک ضرورت ہے۔ جو موضعات میٹروپولی (Metropolis) سے صرف ۲۰ میل دور ہیں اور قریبی موضع ۱۱ میل پر ہے وہاں کی خبر گیری کے لئے آپکو ۳ دن لگتے ہیں اور اگر کہیں پولس فورس کی ضرورت ہو تو آپ فوراً ٹوک کے ذریعہ بھیج دیتے ہیں۔ اور جو میٹر حقیقت میں پہلک ارجنسی کا ہوتا ہے اس کے لئے تین دن کے بعد بھی کچھ نہیں ہوتا۔ اولے اس شدت سے برسے کہ زمین پر پانی کی بوند نہیں اور صرف سفیدی ہی سفیدی دوٹ اونچی نظر آ رہی تھی۔ میں اس کا چارج آپ پر نہیں لگاتا لیکن ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ مصیبت کے ماروں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کرے۔ میں ہاؤس کے توسط میں گورنمنٹ کو اس جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تدبیر اختیار کی جائیں۔

جن سے ان لوگوں کی تکالیف دور ہوں۔ انہیں پھر سے بسانے اور غلہ دینے کا انتظام کیا جائے۔ وہ گئی مالگزاری کی معاف۔ اگر آپ معاف نہ کریں گے تو وہ دینے گے بھی نہیں، کیونکہ تقریباً پانچ ہزار کھنڈی دھان ختم ہو گئے ہیں۔ وہ دینے کہاں سے؟ وہ خود محتاج ہیں۔ وہ جس طرح کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں آپ اس کا احسان کریں۔ صرف انسانوں کا سوال نہیں ہے۔ اناج کے ساتھ ساتھ جانوروں کا چارہ بھی تباہ ہو گیا۔ میں خود ان مواضع میں گیا تھا وہاں ایک قسم کی بدبو پیدا ہو گئی ہے۔ وہاں فوراً میڈیکل ایڈ (Medical aid) کی ضرورت ہے۔ وہاں کی رعایا کئی لمحے فی الحال آٹھ دن کا راشن سپلائی کرنیکی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی حالت کو سنبھالنے کے قابل ہو سکیں۔

شری یم۔ نر سنگراؤ (کلو اکرٹی) پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے اس کا تصفیہ فرمایا جائے۔ جو اڈجرمنٹ موشن موسو کیا گیا ہے اسکے ارجمنٹ ہونے یا پبلک اپارٹمنٹ ہونے کے بارے میں مجھے کچھ کہنا نہیں ہے لیکن یہ مسئلہ ایسا ہوتا چاہئے کہ

It must be a matter which must involve more than the ordinary administration of the law'

ایسی صورت ہی میں ہاؤس کے سامنے ایسا سوال آنا چاہئے۔ میں جناب کی توجہ پارلیمنٹری پر اکٹس کے صفحہ ۳۲۶ کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ اگر یہ آرڈینری اڈمنیٹریشن آف دی لا کے تحت آتا ہے تو ہاؤز کے سامنے نہیں آسکتا۔ اس پوائنٹ آف آرڈر کا تصفیہ فرمایا جائے کہ آرڈینری اڈمنیٹریشن آف دی لا کے تحت ایسی مصیبتوں کے رفع کرنیکی صورت نکلی جاسکتی ہے یا نہیں۔ اگر ایسی مصیبتوں اس طرح رفع نہیں کی جاسکتی تو یہاں بحث کی جاسکتی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ موشن میں کہا گیا ہے

‘Government has not rushed to the relief of the distressed villagers and has not taken a serious note of it’

جن مسئلہ میں یہ معلوم ہو کہ گورنمنٹ کی جانب سے تاہل ہو رہا ہے یا گورنمنٹ نے اپنافرض ادا نہیں کیا ہے تو یہ چیز اڈجرمنٹ موشن کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ اس سے گورنمنٹ کو بھی بحواب دینے کا موقع ملیگا۔

شری یا نی ریڈی۔ آریبل سبر کو کونس کرنیکی ضرورت نہیں ہے یہ صاف بات ہے کہ وہاں کی حالت نازک ہے۔ وہاں کی ضروریات کے لئے بحث میں خاص گنجائش نکالنے کی ضرورت ہے۔ مواضع کے بے چراغ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ وہاں کاشکاروں کو بسلائے رکھنے کی کوشش کرنا حکومت کا فرض ہے ان سب کاموں کے لئے خاص

عہندہ رون اور انتظام کی ضرورت ہے۔ کیا یہ سب چیزیں آرڈینری امنسٹریشن کے ذریعہ ہو سکتی ہیں۔ غور فرمائیے کہ وہاں کے کاشتکاروں کو بلا وجہ چیف منسٹر تک آئیک کیا ضرورت نہیں وہ استدر تکلیف میں مبتلا ہیں کہ انہیں اتنی دور اپنا دکھ دود بیان کرنے کے لئے آتا پڑا۔ ان اہم باتوں کے پیش نظر اس مسئلہ پر وقت دینا ضروری ہے۔ میں اس کاشٹی ٹیونسی کے نمائندے کی حیثیت سے کہونگا کہ وہاں کے انتظامات ”آرڈینری امنسٹریشن“ کے ذریعہ پورے نہیں ہو سکتے۔ اسے فیمن اسٹریکن ایریا Famine-stricken area () سے بڑھ کر قرار دینے کی ضرورت ہے اس طرح محض قانونی بھیں پیدا کر کے کہ یہ کام آرڈینری امنسٹریشن کرسکتا ہے اور اس کے لئے آرڈیکلس () کوٹ () کوٹ () کرنا سپتھی (Sympathy) Articles کے لئے آرڈیکلس () کوٹ () کوٹ () کرنا سپتھی (Sympathy)

نہیں ہے۔ یہ تصویر کیا جا رہا ہے کہ ابوزیشن نے ال جرنمنٹ موشن لا کر ہافز کا وقت خراب کیا۔ میں اس جانب کے اور اس جانب کے آرڈیبل ممبرس سے یہ اپیل کروں گا کہ اس مسئلہ پر وہ ستعبدگی سے غور کریں۔ ۲۰ گاؤں تباہ ہو گئے ہیں۔ اگر آپ وہاں تشریف لیجائیں اور وہاں کے کسانوں سے یہ کہیں کہ یہ مسئلہ قانون کے تحت اہمیت نہیں دکھنا ہے تو کیا وہ اس بات کو ستیں گے۔

مسئلہ اسپیکر سر۔ میں آرڈیبل ممبر آف دی ٹریزیزی بچس سے اپیل کروں گا کہ وہ اس علاقے کو فیمن اسٹریکن ایریا قرار دیں۔ اس علاقے کے کسانوں کو ۵-۸ دن کا غنہ مفت دیا جائے۔ آرڈیبل پی۔ ڈبیلو ڈی۔ منسٹر وہاں کے لیبر کے لئے کوئی کام فراہم کرنے کا پندویست کریں۔ مثلاً وہاں تالابوں وغیرہ کی مرمت کا کام شروع کریں تاکہ وہاں کے لوگوں کو روگاڑ فراہم ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ وہاں ایسے کئی تالاب ہیں جنکی مرمت ضروری ہے اور نظام کے سات پشتون کے دور حکومت سے پڑاو ہیں۔

میرا دوسرا سچیشن یہ ہے کہ اس علاقے کے کسانوں میں تقاوی۔ مینور (Manure) اور سیڈس (Seeds) وغیرہ گورنمنٹ کی جانب سے مپلانی کئی گئے ہیں جنکی ادائی میں انہیں قسط دینا پڑتا ہے۔ متعلقہ ڈیارمینٹ سے کسانوں کے لئے یہ رعایت کی جانی چاہئے کہ اس سال ان سے قسط نہ لیجائے۔

میں یہ بھی عرض کروں گا کہ کسانوں کے لیاں اس تباہی کیوجہ سے انوکھے Invest کرنے کے لئے کوئی کیا پیش (Capital) نہیں رہا۔ ہندوستان کے کسان کے بارے میں مجھے زیادہ عرض کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ بڑے بڑے کسانوں کی حالت خراب ہے۔ ان موضعات کے کسانوں کی یہ حالت ہے کہ ان کے لئے اپنی زراعت جازی رکھنا مشکل ہے۔ اس لئے انہیں وقیعہ مدد اور یہ سہولت دیجانی چاہئے کہ وہ ایک یا دو قسط میں اسے ادا کر سکیں۔ وہاں چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کھولی جائیں تاکہ آسانی سے سستا غلہ مل سکے۔ اسکے علاوہ وہ پاپنڈیاں ان یہں موضعات کی حد تک پوچھا سکتے کہ دیجائیں جو ایک جگہ یہی دوسری جگہ غلہ منتقل کرنے

پر عاید ہیں - ایک کاشتکار ہونیکی حیثیت سے نہیں بلکہ ان کاشتکاروں سے قریب ہونیکی وجہ سے وہ سین مجھ سے دیکھا نہیں گی - آنریل ممبرس کو جب بھی فرصت ہو جا کر وہاں کی حالت دیکھ سکتے ہیں - وہ کہیت ایک مہینے تک ایسی ہی تباہ حالت میں رہیں گے - اگر وہاں کی حالت کوئی دیکھئے تو وہ لیگل کاپلیکیشنس (Legal complications) بھول جائیگا۔

بعضی امید ہے کہ اہمیت کو محسوس کیا جائیگا اور اپنی دیا سے آپ ان تباہ حالوں کی مدد کی فوری صورت نکالیں گے - میں ان خیالات کے ماتھے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

آنریل شری بی - رام کشن راؤ (چیف منسٹر) آنریل ممبر فار ابراهیم پن نے ہاؤں کے سامنے جو اُجھرمنٹ موشن پیش کیا ہے اس سے متعلق جواب دیتے ہوئے قبل اسکے کہ میں واقعہ کی تفصیلات پر روشنی ڈالوں اور یہ بتاؤں کہ حکومت نے اب تک اس سلسلے میں کیا کارروائی کی ہے اور کیا کیا چاہتی ہے عالی جناب کی اجازت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اُجھرمنٹ موشن اسمبلی میں کس موقع پر اور کس طرح اور کس غرض کے لئے لایا جانا چاہتے ہیں - اس بارے میں میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ یہ پریولیج (Extraordinary Privilege) جو ایک ایکسٹر ارڈینری (Misuse) کیا جا رہا ہے -

میں یہ عرض کروں گا کہ ابراهیم پن تعلقہ کے ۱۸ موضعات اور شاہ آباد تعلقہ کے ۸ موضعات ہیل اسٹارم کی وجہ سے سخت متاثر ہوئے ہیں جیسا کہ آنریل ممبر فار ابراهیم پن نے ظاہر کیا - شاہ آباد سے متعلقہ موضعات کی شاید انہیں خبر نہیں اسٹر انہوں نے اسکا ذکر نہیں کیا یہ تصور کر لیا جانا کہ ان آفات آسمانی سے جو تکلیف ہوئی انکی اطلاع ہونے پر بھی گورنمنٹ غافل رہتی ہے اور اس پریجودیشل (Prejudicial) تصور سے اگر آنریل ممبر واقعہ کی اہمیت کو بڑھانا چاہیں تو یہ اور بات ہے - مگر حقیقت یہ ہے کہ ۲ - تاریخ کو سارے تین بھر ہیل اسٹارم ہوا جسکی اطلاع کلکٹر نے فوری سینیئر ممبر بورڈ آف ریوینو مسٹر سیا راؤ کو دی - کمشنر سیول سپلائز کو بھی اسکی اطلاع دی گئی - اطلاع ملتے ہی فوراً اسپس (Steps) لئے گئے - انکی تفصیلات آگئے بھی پہنچائی گئیں - مگر اس قسم کے ایک واقعہ کے ظہور پذیر ہونے پر اسکی اہمیت کو بڑھا کر اُجھرمنٹ موشن کے لئے ایک موقع نکل لینا یہ کائنٹی ٹیوشنلی صحیح نہیں ہے جیسا کہ ابھی کہا گیا اگر کوئی ایکسٹر ارڈینری واقعہ پیش آئے کوئی میئر آ پلک اسپارٹس یا کوئی اور ارجمنٹ میئر ہو تو اس کے لئے اُجھرمنٹ موشن کا حق دیا گیا ہے - لیکن اگر کوئی مسٹلہ پراپرچینل کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہو تو اس سے فایلہ نہ الہاتے ہوئے غلط آرگیومنٹ کے ذریعہ اُجھرمنٹ موشن کو ایک آئندہ کار بنایا جائے تو یہ کائنٹی ٹیوشنلی میں بوز ہے -

'Shri V.D. Deshpande (Ippaguda) : I have to bring to your notice, Sir, that the Hon'ble the Chief Minister is again casting aspersion against the House. You have already permitted the discussion of this adjournment motion as a matter of public importance and, when that matter has already been decided, howsoever great a person may be, he is not entitled to cast aspersions against the House by saying that some Hon'ble Members do not know the use of the privileges properly. If such aspersions are cast, I am afraid, they cannot be tolerated and it will be impossible for us to carry on.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao (Chief Minister) : The word 'misuse' is perfectly parliamentary and I am within my rights to use that.

میں یہ کہنے سے میں بالکل حق بجانب ہوں کہ الْجُورِنَتْ موشن جو پیش کیا گیا ہے وہ "مسیوز" ہے۔ ۳ - تاریخ کو یہ واقع ہوا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ گورنمنٹ کے لوگ خواب غلت میں پڑے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۳ تاریخ کو سازی ہے تین بھی یہ واقعہ ہوا متعلقہ حکام کو اسکی اطلاع ہو گئی۔ ۳ - تاریخ کو کلکٹر نے وائزس کے ذریعہ اطلاع دی۔ اس کے بعد جو اشتپ لیا جاسکتا تھا حکومت نے لیا۔ آریبل سبری جنہوں نے الْجُورِنَتْ موشن پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں بھی کل یا پرسوں اسکی اطلاع ہو گی۔ گورنمنٹ کے افسروں سے پہلے شاید انہیں اطلاع ہوئی ہو۔ بہرحال اطلاع منسے کے بعد گورنمنٹ کے افسروں کی جانب سے اسوارے میں کیا کارروائی ہوئی اس کو واضح کروں تو میں سمجھتا ہوں ہاؤس (House) مجھ سے ایگری (Agree) کریگا کہ یہ مسئلہ ایسا نہ تھا کہ اس پر الْجُورِنَتْ موشن لایا جاتا۔ آج ہی صبح دو آریبل سبریں ان موضعات کے دو تین سو آدمیوں کے ساتھ جن میں مرد اور عورتیں دونوں شامل تھیں میں پاس آئے تھے اور وہ اپنے ساتھ تباہ شدہ قصل کا تونہ بھی لائے تھے۔ انہوں نے میرے پاس اپلیکیشن (Application) پیش کی اور نقصان کی تفصیلات بتلائیں۔ میں نے سینیر سبری آف دی روینیو بورڈ کو ٹیلیفون کیا۔ وہ میرے پاس ریورٹ کے ساتھ آئے۔ اور بتا کہ گورنمنٹ نے اس واقعہ کے بعد کیا کارروائی کی۔ اس کے متعلق کلکٹر صاحب کی جو ریورٹ ہے وہ میں ہاؤس کو منانا چاہتا ہوں.....

"On 3rd April, 1952, severe hail storm occurred at Yacharam and Adibhatla circles of Ibrahimpatnam taluk at about 3-20 in the evening. This fact was reported to the Commissioner of Civil Supplies, Secretary, to the Revenue Department, and the Secretary, Board of Revenue, as per W.t message dated 4-4-1952 (copy attached) severe damages ranging from 50% to complete destruction has occurred to the standing paddy crops in 13 villages, as per attached list. In addition, there has been damage and large scale destruction of the crops which were expected to be harvested in the immediate future"

Discussion on the Adjournment Motion regarding Hail storm in Ibrahimpatnam taluk.

۱۸ موضعات کی فہرست منسلک کرتے ہوئے انہوں نے ریورٹ میں لکھا ہے کہ ان ۱۸ موضعات میں فصل کو کم سے کم (۰۰) فیصدی نقصان ہوا۔ گھروں کی چھتیں گرگئی ہیں کئی شیپ (Sheep) مر گئے ہیں۔ البته انسان جانوں کا نقصان نہیں ہوا جو سب سے اہم چیز ہے۔ ریورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ...

“Consequent lack of employment for Harijan and non-agricultural classes”

اس واقعہ کی وجہ سے ہریجنوں اور مزارعین میں بیروزگاری ہو گئی ہے۔ جس سے بڑے نتائج کا امکان ہے۔ کلکٹر نے اس بارے میں اسٹپ لیا ہے۔

“Partial or complete remission of levy according to the actual amount of damage done to the standing crops, exact details of which are being collected”.

دوسری چیز تلف مال ہے جسکی جانچ ہو رہی ہے۔

“Applications are being taken for remission of land revenue. Pending further action on this, I have provisionally ordered the suspension of the collection of the current Qist in villages”

رقم کی وصولی کو انہوں نے اپنے ہی حکم سے ملتوی کر دیا ہے۔ تلف مال کی جانچ کے بعد پُوری معافی دیجائے گی۔

“Arrangements are being made for the issue of free timber and forest produce for repairing damage to the houses and one Revenue Inspector has been detailed to immediately collect statistics on the spot”

احکام دئے گئے ہیں کہ جنگل سے ٹبر اور فارسٹ پروڈیوںس قطع و برید کر کے جن گھروں کو نقصان پہنچا ہے انکی تعمیر و ترمیم اور درستی کے لئے مفت دیجائے۔ اس غرض کے لئے ایک خاص ریونینیو انسپکٹر کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ موقع پر پہنچ کر اسکا انتظام کرے۔

“Non-collection of seeds taccavi issued to these villages by the Agricultural Department.”

زراعت کے محکمہ سے جو بیج تقاوی کے طور پر دئے گئے ہیں انہیں بھی معاف کر دیا جائے گا۔

“Postponement of collection of taccavi dues”

تقاوی کا بتایا جو وصول طلب ہے اس کی قسط ملتوی کر دی جائے گی۔

“Immediate monetary help is being given to Harijan families to aid in the rehabilitation, pending provision of relief work in these landless classes to compensate them for the loss suffered”.

نوری سانپری حسپ دیجائے گئی خصوصاً هریجن غیر کاشتکار فیملیز اور دوسرے
لینڈ نر کلاسیں । Landless classes (کوری ہیاببلیشن کے لئے
رقعی مدد دی جائے گئی اور اس کے لئے کم سے کم پانچ روپیے کا ریٹ (Rate)
بھی ستر کرنا گا ہے اس کے ساتھ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ نقد امداد کے علاوہ
جن بونگوں کے گیروں کی چھتیں خراب ہو گئی ہیں انہیں درست کرنے کے لئے
اسٹیمیشن (Estimates) بھیجی جائیں اور اس کی منظوری دی جانے
وائے ہے ۔ پی ۔ ڈبیو ۔ ذی کو وہاں ورکس آغاز کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔
جسکی وجہ سے وہاں کے نیر کلاس کو کام مل جائے گا ۔ یہ تمام احکام دئے جا چکے
ہیں ۔ اس کے عزوف، اس تعلقہ کا گرین پوزیشن یہ ہے کہ یہاں کاف گرین (Grain)
موجود ہے ۔ ابراہیم پن میں ۱۰ فیر پرائیس شاپس (Fair price shops) ہیں ۔
جنک گرین کوئی (۰۰) پالہ ہے ۔ جس میں سے (۱۵) پالہ حاصل کئے جا چکے ہیں اور
۔ ۔ ۔ پہ بچے ہوئے ہیں ۔

“ Arrangements are being made for the issue of grains at all these villages and you will also very kindly agree for the next three weeks the issue of these, as a gesture to the villagers, should be made in Jawar since Rice and Wheat, which are the main grains available with us, would prove more expensive ”.

اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے آج صبح ہی آنریل ممبرس سے وعدہ کیا ہے سیلانی کمشن
کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان مواقعات کی حد تک اثر ویلیج مومنٹ آف گرین
کی اجازت دیدیں جس کی قانوناً مہنت ہے । Inter village movement of grain ()

“ Supply Secretary has been contacted to provide the Jawar immediately ”
بھر حال یہ سب یاتیں وہاں کے لوگوں کے لئے کی گئی ہیں ۔ یہ سمجھو لینا کہ حکومت
با خبر ہونے کے باوجود بھی سورہی ہے اور کچھ نہیں کرتی خلط خیال ہے ۔ حکومت کی
طرف سے اس بارے میں کوئی کمی نہیں ہوئی ۔ الگرمنٹ موشن کا اس تصور سے پیش
کیا جانا کہ حکومت نے کچھ نہیں کیا میں اس تصور کی تردید کرتا ہوں ۔ آنریل ممبرس
کو ارجمنٹ میاٹر آف پبلک امپارٹمنٹ کی طرف توجہ دلانے کا حق ہے ۔ لیکن یہ سیف گارڈ
(Safeguard) مناسب موقع پر استعمال کیا جانا چاہئے ۔ ورنہ یہ مس بوز
(Misuse) ہو گا ۔ جس وقت شاہ آباد میں بھی ایسا ہی واقعہ ہے ۔ تاریخ کو ہوا تو
وہاں بھی اسی قسم کے آرڈرس جاری کئے گئے ۔ جہاں کہیں اس قسم کے آفات پیش
آئے ہیں گورمنٹ کی طرف سے کنکٹر اور کمشنر سیول سپلائیز انتظامات کرتے ہیں ۔
فیمن اسٹریکن ایریا (Famine stricken area) ڈکلیر کرنے کی ضرورت ہوتی
کیا جائے گا ۔ اس کے لئے رولس ہیں ۔ میں شکریہ ادا کروں گا آنریل ممبر آف دی
اہوزیشن کا جہنوں نے یہ الگرمنٹ موشن پیش کیا ہے کہ انہوں نے اس ہیل استارم

() کی ذمہ داری ٹریزیری بچس پر نہیں ڈالی - اس کی ذمہ دار توکوئی اور شکتی ہے جو ہم سب سے پرے ہے جس کے پاس نہ ہم جواب دہ ہیں۔ نہ وہ ہمارے پاس جواب دہ ہے - لیکن ہم تو اسمبلی کے سامنے جواب دہ دیں - اگر آنریل ممبر کو ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ ریلیف کے لئے حکومت کو توجہ دلاتی جائے تو سیدھا سادھا راستہ یہ تھا کہ سکریٹری یا کنکٹر یا ان سے اونچے درجہ کے عہدہ دار سے ریلیف چاہی جاتی - ممبر آف دی بورڈ آف ریوبینیو سے ملتے - نہ صرف ریوبینیو بورڈ بلکہ سکریٹری سیول سپلائیز سے ملتے - ۱۵ - ۲۰ منٹ کی بات تھی - یہ ساری چیزوں اُنکے سامنے پیش کرتے - جیسا کہ آنریل ممبر آف کلواکرکنے کہا کیا یہ مسئلہ آرڈینیری اڈمنیسٹریشن کے ذریعہ حل نہیں ہو سکتا - جب آرڈینیری چینلس آف ڈی اڈمنیسٹریشن (Ordinary channels of the administration) کے ذریعہ فائدہ نہ اٹھا کر اس کے لئے ایک الْجَرِنْتِنْٹ موشن لا یاجاتا ہے تو یہ ایک غیر ضروری چیز ہے - جب میں نے اس طرف توجہ دلاتی تو میرے دوست آنریل لیڈر آف دی پی - ڈی - یف پارٹی کو ناگوار گذرا - اگر ہم پارلیمنٹری پرائیس کو بہتر طریقہ پر لانا چاہتے ہیں تو ہمارے تصورات میں جو ڈفکٹس ہیں انہیں دور کر دینا چاہتے ہیں -

ہم نے اس سلسلے میں جو اسٹیپس لئے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ ضرورت محسوس ہو تو سینیئر ممبر آف دی ریوبینیو بورڈ سے یا مجھسے بھیت ریوبینیو منسٹر ملین اور پروپوزلز (Proposals) پیش کریں - میں وشواس دلانا چاہتا ہوں کہ آفت زدہ اور مصیبت زدہ رعایا کی تکا یف کو دور کرنے میں کوئی دقتیہ اُنہا نہ رکھا جائے گا اور پروپوزلز ول کم (Welcome) کش جائیں گے - یہ مسئلہ ایسا نہیں جس پر حکومت نے توجہ نہیں کی - اس میں شک نہیں کہ مجھے اسوقت تک اطلاع نہیں ہوئی جب تک کہ دو آنریل ممبرس میرے پاس نہیں آئے - لیکن اسکی ضرورت اس لئے نہیں تھی کہ ماخت عہدہ داروں نے اپنا فریضہ برابر ادا کیا تھا اور کر رہے ہیں - جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو میں نے فوراً ریورٹ طلب کی جو ہاؤس کے سامنے رکھی گئی - یہ مسئلہ ایسا نہ تھا کہ اس پر الْجَرِنْتِنْٹ موشن پیش کیا جاتا ہے تو قعہ کے میرے اس جواب اور کلیریفیکیشن (Clarification) کے بعد آنریل ممبر اسے واپس لینے گے - ریلیف کے سلسلے میں سمجھیں بھی مانگے گئے ہیں اور گورنمنٹ مسکنہ کارروائی کر رہی ہے اور کریگی - اس تینکے بعد مجھے وشواس ہے کہ آنریل ممبر آف دی ابراهیم پٹن اپنا الْجَرِنْتِنْٹ موشن واپس لینے گے -

اوُنرِ رے بال شری. فوکل چند گاندھی : میسٹر سپیکر سار، مُوہر (mover) ساہب نے جو خرائیوں بخاطر کی ہے ایسا کہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ سے کوئی سائبھ نہیں ہے۔ مُوہر یہ مالُوم نہیں ہوا کی یہاں کوئی ڈینجمنٹ میں نہیں ہے اور کریگی۔ اس تینکے بعد مجھے وشواس لے کیا جائے گا۔ مُوہر اس کی وجہ پر مالُوم نہیں ہوا کی یہاں کوئی سائبھ نہیں ہے۔

है। असी वक्त अंबुलेन्स (Ambulance) डॉक्टर (Doctor) नर्सेस (Nurses) और जरूरी सामान को अवराहिमपटम रखाना किया गया। असिलियं मैं समझता हूँ कि अङ्गजनेमेंट मोशन की कोभी जरूरत नहीं है। मैं मुळ्हर साइद्रेव से जिस्टेन्ड्रवा करता हूँ कि वे अङ्गजनेमेंट मांडल बापस ले लें।

مسٹر اسپیکر - اُنجرمنٹ موشن کے بارے میں رول یہ ہے کہ -

"A Motion for adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance may be made with the consent of the Speaker".

گورنمنٹ کی جانب سے جو کچھ کہا گیا ہے اس کے ساتھ کے بعد بھی اڈجمنٹ موسن پیش کرنے والے آریبل ممبر کچھ واقعات اس سلسلے میں بیان کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

آج اُجھر نئٹ موشن پیش نہ ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ باوجود اتنا بڑا واقعہ ہونیکرے گورنمنٹ نے کچھ نہیں کیا۔ لیکن اب اس ڈسکشن سے ہافز کو صحیح طور پر واقعات معلوم ہو گئے۔ اگرچہ کہ رولس کے لحاظ سے اُجھر نئٹ موشن پر دو گھنٹے تک بحث کیجا سکتی ہے لیکن موشن مووکرنے والے آنریبل ممبر نے اپنے مقصد کو واضح کر دیا ہے اور ہمیں دوسرے کاموں کے لئے بھی وقت نکالنا ہے۔ اس لئے میرے خیال میں اب ہافز اس بحث میں زیادہ وقت لینا مناسب نہ سمجھ رہا گا۔

شریک پاپی دیڈی - یہ کہہ دینا تو بہت آسان ہے کہ امیولنسس کی روانگی کا آرڈر دیا گیا ہے امیولنس آج صبح گیا ہے۔

آزیل شری پہول چند گاندھی - آج نہیں کل گیا ہے ۔

شری پاپی دیڈی - آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ ہمکو اس واقعہ کی اطلاع اسی روز ہوئی۔ پہلے ڈی - ایف کے سبز نے کہا کہ ڈیٹی کلکٹر یا کلکٹر نہیں گئے ہیں۔ میں یہ کہونگا کہ اگر آپ آج بھی وہاں جائیں تو معلوم ہو گا کہ گورنمنٹ کے افسروں وہاں نہیں گئے ہیں۔ کل صبح میں کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر گیا تو ...

مسٹر اسپیکر - مزید بحث نہیں ہو سکتی - میں سمجھتا ہونکے ایک موشن پر کوئی آنریبل ممبر دو مرتبہ بحث نہیں کر سکتے - میں صرف یہ چاہتا تھا کہ جو چیزوں کو رمنٹ کی جانب سے کی گئی ہیں انکا علم آنریبل ممبرس کو ہو جائے - میرے خیال میں اب ہیں دوسرے کام کی طرف متوجہ ہونا چاہئے - ایک جانب سے یہ کہا گیا کہ ایسا ایسا کیا گیا ہے اور دوسری جانب سے یہ کہا جا رہا ہے کہ ایسا نہیں کیا گیا - ہمیں انکوائری (Enquiry) کرنا مقصود نہیں ہے - گورنمنٹ نے کافی طور پر توجہ کی ہے - میں سمجھتا ہونکے اس بارے میں مزید بحث کرنا اپنا وقت ضائع کرنا ہے -

۔ شری پاپی رینڈی - یہ بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے کافی اسپس لشے ہیں میں چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوا

مسٹر اسپیکر - یہ موقع چیلنج کا نہیں ہے۔ اگر آپ کو اس بارے میں مزید کچھ کہنا ہے تو ضابطہ میں جو طریقہ کار بتلا یا گیا ہے وہ اختیار کر سکتے ہیں ۔

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے - میں اس مسئلہ پر ہاوز میں کچھ بولنا نہیں چاہتا تھا لیکن جو روایات ہاوز میں قائم ہو رہی ہیں اس کے لحاظ سے میں کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں - جس بارے میں الگرمنٹ موشن آیا ہے وہ ایک ڈینفینٹ میٹر ہے اسے ہاوز کے سامنے آنا چاہئے تھا اور آیا - بار بار اس کا تجربہ ہوا ہے کہ کلکٹر کو توجہ دلانے کے بعد بھی کچھ نہیں ہوا - اس تجربہ کی بنا پر یہ ضروری محسوس ہوتا ہے کہ اگر کسی مسئلہ کو اہم سمجھا جائے تو اسے ہاوز کے سامنے ضرور لانا چاہئے - جیسا کہ آپ نے فرمایا ہاوز کو اس سے پتہ چلتا ہے کہ اڈمنسٹریشن نے کیا کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریل چیف منسٹر کو اور دوسرے منسٹروں کو غور کرنا چاہئے کہ اڈمنسٹریشن میں کیا کیا خراپیاں ہیں - اس سے ہو گا یہ کہ جہاں کہیں بھی ایسے واقعات ہوں فوری ریلیف کی توقع ہو گی - ہم دیکھ رہے ہیں کہ پچھلے چند دنوں سے پولیس کے مظالم پھر شروع ہو گئے ہیں - یہ چیز متعلقہ عہدہ داروں کی علم میں لائی جا چکی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اعلیٰ عہدہ داروں کے علم میں نیچے کے لوگوں کے ہتکنڈوں کو لا یا جائے

مسٹر اسپیکر - میرے خیال میں اس پر مزید بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - الگرمنٹ موشن کے تحت بحث ہو سکتی ہے۔ خیالات کے اظہار کے لئے دو گھنٹے کا وقت دیا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر - بشرطیکہ اس الگرمنٹ موشن سے متعلق واقعات بتائے جائیں ۔

آنریل شری پھولچند گاندھی - رول ۷۲ کے تحت مسٹر اسپیکر کو اختیار ہے کہ ..

“The Debate on the Motion, if not earlier concluded, it is for Mr. Speaker to conclude it, even earlier”.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - اس میں یہ بھی تو ہے کہ

“If not concluded earlier by the members.....”

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi : He has got the right of interpretation, but even then, Mr. Speaker has got.....

مسٹر اسپیکر - خیر اس میں جانیکی چند ان ضرورت نہیں ہے - بحث زیادہ سے زیادہ دس منٹ جاری رہے ۔

شری وی۔ ذی۔ دیشپنڈے۔ میں زیادہ وقت نہ لونگ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بے نہیت ارجمند ہے اور اسے ہاؤس کے سامنے لا جانا چاہئے۔ اس سلسلہ میں مجھے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ ہاؤس میں ثالثے کا جو اٹیشیڈ (Attitude) اختیار کیا جائے ہے اسے روکنا ضروری ہے ہمیں ڈیموکریٹک اصول کے تحت (Attitude of adjustment and tolerance) سے کام لینا چاہئے۔ میں صرف اس چیز کو ہاؤس کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں امید کہ اسکو ملاحظہ رکھا جائیگا۔

شری سید آخر حسین - مسٹر اسپیکر - جو موشن ہاؤس کے سامنے آیا ہمیں اس سلسلہ میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں - بھیشیت پبلک ورکر اور پریس سے تعلق ہوئیکی وجہ سے میں نے ابراهیم پن میں ۱۵ - ۲۰ میل کا دورہ کیا۔ اس لحاظ سے میں یہ کہے سکتے ہوں کہ آفریل ممبر نے جو واقعات بیان کئے ہیں وہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقتیں ہیں جنہیں میں نے خود دیکھا ہے۔ لیکن مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اس واقعہ کو ہو کر آج چار دن ہو چکر لیکن آج تک ہیدرآباد کے عوام اس سے ناواقف ہی اور ہیدرآباد کے پریس خاموش ہے۔ ہاؤس کے ارکان بھی اس سے ناواقف ہیں۔ خود آفریل چیف منسٹر نے فرمایا کہ آج ہی انہیں اس واقعہ کا علم ہوا ان حالات میں جب ہاؤس کے سامنے ایک موشن آتا ہے جس سے واقعات پر تفصیلی روشنی پڑتی ہو تو میں سمجھتا ہوں اس سے کافی اہمیت دیکھنی چاہئے۔ انسان نقطہ نظر سے بھی اور معاشی نقطہ نظر سے بھی اس میں اہمیت ہے۔ کوئی قباحت نہیں ہے کہ ہم اس پر غور کریں۔ کاسٹی ٹیوشنلی (Constitutionally) اور لیگلی (Legally) اور ٹکنیکلی کوئی الجھن اس میں نہیں ہے۔ آفریل منسٹر نے فرمایا ہے کہ ریلیف دیکھی ہے لیکن میں مختلف مقامات کا دورہ کر کے آج ہی واہن آیا ہوں مجھے معلوم ہے کہ وہاں لوگ اب بھی ہریشان ہیں۔ انہیں کوئی ریلیف نہیں پہنچی۔ ممکن ہے کہ ایک آدمی دیہات میں پہنچی ہو لیکن اس سے کیا ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ فوری انتظامات کئے جائیں۔ اس علاقے کو فوری قحط زدہ علاقے قرار دیا جائے دو چار نہیں دس پس نہیں دو ہزار کاشٹکار اور چار ہزار کھیت کے مزدور ان حالات سے متاثر ہوئے ہیں انکے پاس انجام کا دانہ نہیں ہے۔ وہ مصیبت زدہ ہیں تقریباً تیس ہزار آدمی اس مصیبت میں بستلا ہیں۔ انسانی ہمدردی رکھنے والا کوئی شخص انکی زیون حالی نہیں دیکھ سکتا۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ریلیف دیکھی ہے تو پھر بھی میں یہ کہونگا کہ ریلیف (Relief) جس پہانے پر دیکھی ہے وہ قطعاً ناکافی ہے۔ ممکن ہے کمکٹر یا دیگر عملہ داروں نے کچھ توجہ کی ہو۔ کچھ مراسلہ بازی ہوئی ہو اور دقیریت کا طریقہ اختیار کیا گیا ہو۔ لیکن ایسے اہم معاملوں میں صرف دقیری طریقوں پر اکٹھا کیا جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ ریلیف پہنچنے تک یسیوں خاندان تباہ ہو جائیں گے۔ حالت یہ ہے کہ مکانوں سے چھتیں غائب ہیں۔ انسانوں کے لئے انجام کا دانہ

تک نہیں ہے - جانوروں کے لئے چارہ نہیں ہے - ایسے حالات میں بڑے پہانے پر فوری امداد کی سخت ضرورت ہے - اگر یہ عوامی گورنمنٹ ہے تو ہم اس سے توقع کرسکتے ہیں کہ عوام کی ضروریات جب اسکے سامنے لائے جائیں تو اسکو پورا کرے - بجائے اسکے چار دن تک اس چیز کو عوام کے سامنے نہیں لایا گیا اور اس جانب کوئی توجہ نہیں کی گئی - اس موشن کی وجہ سے کچھ چیزوں ہمارے علم میں آئیں لیکن جس حد تک ریلیف کا ذکر کر گیا ہے وہ بہت محدود ہے - بڑے پہانے پر ریلیف کے انتظامات ہونے چاہئیں تاکہ انسانی نقطہ نظر سے کم سے کم ریلیف کا سامان ہو جائے -

- شری ورکانٹ گوپال ریڈی (میٹر چل) مسٹر اسپیکر - بہت سے آنریبل مبرس نے ال جرنمنٹ موشن سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے - اس ضلع کا پبلک ورکر ہونے کے ناتے واقعات سے متعلق جب ریورٹ مجھے وصول ہوئی تو میں نے ہمارے ورکر کو وہاں جانیکی ہدایت کی اس بنا پر وہ ڈپٹی کلکٹر کے ساتھ ۲۵ موضعات کا دورہ کئے - تفصیلی ریورٹ ہمارے پاس پیش ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈپٹی کلکٹر نے معافہ موقع کیا ہے - جو بھی پروسیجر اختیار کیا گیا وہ پیش کرتا ہوں - پی - ڈی - ایف کے جن مبرس کا مقام متاثرہ پر آنا بیان کیا جاتا ہے وہ ڈپٹی کلکٹر کی واپسی تک وہاں نہیں آئے تھے البتہ آرٹلہ رام چن德拉 ریڈی صاحب آئے تھے اور آج بھی دفتر کلکٹری میں آئے تو میں نے کہدیا کہ ڈپٹی کلکٹر ہر تاریخ کو گئے ہیں - ہر تاریخ کو کلکٹر کو اطلاع دئے - ان تمام موضعات میں پہر کر تفصیلی طور پر ریورٹ کی گئی ہے اور ان تمام تجاویز سے رام چن德拉 ریڈی صاحب کو آگاہ کیا گیا مگر وہ مطمئن نہیں ہوئے - اس لئے انکے ساتھ میں بھی ڈپٹی کلکٹر کے آفس میں گیا اور مراسلہ پڑھکر سنایا - مراسلہ منکر و شرمندہ ہو گئے اور وہاں سے چمپت ہو گئے - کیا وہاں کے پبلک ورکر سو رہے تھے؟ میں فوراً کلکٹر سے ملا اور انہیں اس جانب متوجہ کیا -

میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں کے لیبرس کے لئے جو کچھ ہو سکتا ہے ضرور کیا جائیگا - وہاں جو تالاب مرست طلب ہیں انکی مرست آغاز کی جائے گی - چیف منسٹر نے فرمایا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو اناج کا مزید کوٹا دیا جائیگا - یہ کہنا کہ وہاں کوئی انتظامات نہیں کئے گئے ہیں صحیح نہیں ہے - اس میں شک نہیں کہ وہاں کے لوگوں کی حالت آسانی آفات کی وجہ سے قابل رحم ہے - جس طرح آپ اس چیز کو محسوس کرتے ہیں ہم بھی محسوس کرتے ہیں بلکہ آپ سے زیادہ محسوس کرتے ہیں - یقیناً ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ لیوی معاف ہوئی چاہئے - جن لوگوں کے مکانوں کی چھین گر گئی ہیں انکو جس حد تک بھی مدد دی جاسکتی ہے دیجانی چاہئے - ہاؤس کی اطلاع کے لئے میں نے ان واقعات کو پیش کیا ہے - آج جو پروپریٹیشن لا یا گیا ہے اس میں غیر متاثرہ موضع کے لوگ ہیں جیکہ اون کے لئے گورنمنٹ اس قلیل عرصہ

میں سب کچھی کی ہے تو پروپریٹیشن لانا اور غریب رعایا کو خواہ خواہ پریشان کرنا یہ سب پارٹی کے مناد کے لئے کیا جا رہا ہے پروپریٹیشن اس وقت لایا جاسکتا ہے جیکہ گورنمنٹ نے رعایا کے مطالبات کو پورا نہ کیا ہو۔

شری گرو ارینڈی (سدی پیٹھ) - خوشی کی بات ہے کہ آنریبل سبیر آف دی میڑچل پیسک فر کر ہیں۔ انکے دل میں بھی پینک کی تکالیف کا درد ہے۔ چیف منسٹر نے جو کچھی کیا ہے مجھے اسکی صداقت کے بارے میں کچھے کہنا نہیں ہے۔ البتہ مجھے تعجب اس بات کا ہے کہ ہمارے حکم استدر پر اپٹ (Prompt) ہو گئے ہیں۔ ہمارا تجربہ تو اسکے خلاف رہا ہے۔ دیہات میں واقعات ہوتے ہیں۔ متعلقہ افسروں سے خواہش کی جاتی ہے کہ وہ وہاں آئیں لیکن وہ اسکی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ تلف مل کے پتھنائیوں میں یہ عموماً دیکھنے میں آتا ہے۔ ہیل اسٹارس کے بارے میں کہا گیا کہ گورنمنٹ نے احکامات جاری کر دئے ہیں۔ یہ مقامات شہر سے قریب ہی واقع ہیں۔ اور آجکل اسیلی کے اجلالس بھی ہو رہے ہیں۔ اس لئے احکام تو جاری ہو سکتے ہیں لیکن ہمیں دیکھنا ہے کہ ان احکامات پر کہاں تک عمل ہوا ہے سابق میں تو ہم دیکھتے آئے ہیں کہ

مسٹر اسپیکر - سابقہ واقعات کو دھرانے کی ضرورت نہیں۔

شری گرو ارینڈی - ٹھیک ہے لیکن جیسا کہ آنریبل سبیر فار کلو اکری نے کہا ہماری گذشتہ کل آج سے جدا نہیں ہے۔ اس لئے میں نے اس کا تذکرہ مناسب سمجھا۔

ایک چیز میں آنریبل منسٹر کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس قسم کے واقعات اکثر ہوا کرتے ہیں۔ اس کے لئے ہمارے پاس کوئی ہریمنٹ (Permanent) انتظام ہونا چاہئے۔ یہ ایسے واقعات ہیں کہ جن سے لوگوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ ان نقصانات کی تلافی کے لئے سوچنے کی ضرورت ہے۔

شری کے وینکٹ رام راؤ (چنا کوئی نڈور) - آجکل غذائی مسئلہ جسقدر اہم ہے سب پر واضح ہے۔ ایسے زمانے میں ابراهیم پن اور شاہ آباد کے مواضعات میں فصل کو جو نقصان پہنچا ہے اس سے پہلے چلتا ہے کہ یہ میٹر کسٹر پبلک امپارنس رکھتا ہے اور اس کے لئے الگ گورنمنٹ موشن کی کس حد تک ضرورت ہے۔ جب اس کے لئے الگ گورنمنٹ موشن پیش ہوتا ہے تو اس سے کیوں کترانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اسے کیوں ڈرپ (Drop) کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو اسکو ہاؤس کے سامنے لانے نے کیوں ہجکھاتے ہیں۔ یہ کہا گیا کہ احکام جاری کر دئے گئے لیکن ہمیں معلوم ہے کلکٹر کے احکام ڈھنی کلکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ ڈھنی کلکٹر صاحب تحصیل کو لکھدیتے ہیں۔ تحصیل ہی حکام کی منزل مقصود بن کر رہ جاتی ہے۔ تحصیلات کی جو

حالت ہے وہ مختنی نہیں - آنریل چیف منسٹر نے جو مراسله پڑھا ہے اس سے نیکٹس (Facts) اور فیگرس (Figures) کا کوئی پتہ نہیں چلتا - حرف کلکٹر صاحب کے مراسله کا پتہ چلتا ہے - اس میں شک نہیں کہ مختلف محکمہ جات کے نام احکام جاری کئے گئے لیکن سوال نتیجہ کا ہے کہ کیا نکلا -

مسٹر اسپیکر - واقعات تو معلوم ہو گئے - نتیجہ کے متعلق اس وقت نکتہ چنی کرنا قبل از وقت ہے -

شُری کے وینکٹ رام راؤ۔ پروسیشن کے متعلق یہ کہنا کہ بعض بیلک ویرکرس شرمندہ ہو گئے - چیپت ہو گئے - مجھے اس پر اعتراض ہے - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہولیٹیکل اکسپلائیشن (Political exploitation) کیا جا رہا ہے - میں کہونگا کہ ہولیٹیکل اکسپلائیشن کا لفظ اب بد مزہ ہو گیا ہے - اپوزیشن پارٹی سے یہ کہنا کہ وہ میٹرس (Matters) کو اکسپلائیٹ (Exploit) کر رہی ہے مناسب نہیں - پارٹی رعایا کو اکسپلائیٹ نہیں کر رہی ہے بلکہ نیچر رعایا کو اکسپلائیٹ کر رہی ہے - آپ رعایا کی تکالیف پر غور کیجئے - اور اس کے لئے صحیح سیزرس (Measures) اڈاپٹ (Adopt) کیجئے - اس کی بجائے اکسپلائیشن کے لفظ کی آڑ میں صحیح معاملات کو چھپانے کی جو کوشش کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے - لیوی کے متعلق کیا احکامات دئے گئے ہیں کلکٹر صاحب کے مراسله میں نہیں ہیں - یہ بتایا گیا کہ بہت سے بیل مر گئے ہیں اور مسکن ہے کہ آئندہ بھی چارہ نہ ملنے کی وجہ سے کئی جانور مرجائیں - اس کی جانب کیا توجہ کی گئی - کلکٹر صاحب نے اس جانب کوئی توجہ نہیں کی کہ گہاس دوسرے مقامات سے فراہم کر کے سپلانی کیا جائے میں اتنا کہتے ہوئے اڈجورنمنٹ موشن کی تائید کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ حکومت ان باتوں کو نوٹ کر کے جلد از جلد انہیں پورا کرنے کی کوشش کرے -

مسٹر اسپیکر - ضابطہ کے لحاظ سے جس جانب توجہ دلائی گئی تھی میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تکمیل ہو چکی ہے -

The debate on the motion is now concluded because I find no Hon'ble Member on his legs.

L. A. Bill No. VII of 1952, A Bill to Provide for the Salaries and allowances of Members of the Hyderabad Legislative Assembly.

Mr. Speaker: Now we shall take up item No. 11 on the Agenda i.e., the second reading of L.A. Bill No. VII of 1952, A Bill to provide for the salaries and allowances of Members of the Hyderabad Legislative Assembly introduced by the Hon'ble Shri Jagannath Rao Chanderki.

Notices of amendments have been received only to Clause 3 of the Bill.

شری عبدالرحمن (ملک پیشو) مسٹر اسپیکر سر۔ اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ ..

Mr. Speaker : Please move your amendment first.

Shri Abdul Rahman : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that in line 1 of Clause 3, after the words 'There shall be paid' insert

* 'from the date of publication of the election of a Member in the Official Gazette'

Mr. Speaker : Amendment moved. The next amendment is by Shri Ratanlal Kotecha.

Shri Ratanlal Kotecha (Patoda) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that in line 1 of clause 3 before the words 'There shall be paid,' insert

'With effect from the date of publication of election of a Member to the Legislative Assembly under Section 67 of the Representation of the People Act, 1951'.

Mr. Speaker :- Amendment moved.

آنریبل شری جگنا نہ راؤ چندری - یہ ایک پروسیجرل میٹر (Procedural matter) ہے۔ اگر چیکہ ۱۲ - فبروری کو گزٹ میں آنریبل ممبرس کے نام اناونس ہو چکے ہیں پھر یہی اسکے لئے جوانہمنڈٹ لا یا گیا ہے اسکے متعلق مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں اس امنڈمنٹ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں جو رتن لال صاحب کو ٹیچہ کاہے اور رولس کے تحت ہے۔ البتہ دوسری امنڈمنٹ قبول کرنے کے لئے میں تیار نہیں ہوں -

شری عبدالرحمن - آنریبل ممبر پاؤڑہ کے امنڈمنٹ سے میں متفق ہوں۔ اپنا امنڈمنٹ واپس لیتا ہوں۔

The amendment was by leave of the Assembly withdrawn.

مسٹر اسپیکر - کلام ۲ کے امنڈمنٹ نمبر ۲ کو آنریبل موور آف دی بل نے قبول کرنا ہے۔ اسٹرے میں سمجھتا ہوں اسیارے میں کسی ڈسکشن کی ضرورت نہیں۔

The amendment was put, and agreed to.

مسٹر اسپیکر - کلام ۲ سے متعلق دو اور آنریبل ممبرس کے امنڈمنٹس ہیں۔ شری پاپ زیندی کا امنڈمنٹ یہ ہے کہ ...

- ‘(a) In clause (3) sub-clause (a) for the figure ‘150’ substitute ‘200’.
- ‘(b) In clause (3) sub-clause (b), for the figure ‘12-8-0’ substitute ‘15’.

Does the Hon’ble Member want to move the amendment?

Shri Papi Reddy : Mr. Speaker, Sir, I want to move amendment to Sub-clause (a) of the Bill, but I do not intend to move the amendment relating to sub-clause (b) of clause (3) of the Bill.

Mr. Speaker : You can do so.

Shri Papi Reddy : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that in sub-clause (a) of clause (3) of the Bill for the figure ‘150’ substitute ‘200’,

Mr. Speaker : Amendment moved. Now amendment No. 4 by Shri Sharan Gowda that in sub-clause (a), clause (3) of the Bill for the figure ‘150’ substitute ‘200’ I think this amendment is similar to that of the amendment moved by Shri Papi Reddy.

Shri Sharan Gowda (Jewargi-Andola) : Mr. Speaker, Sir, I do not want to move my amendment as a similar amendment has already been moved.

Mr. Speaker : So, now there is only one amendment, moved by Shri Papi Reddy.

اب اس پر ڈسکشن ہوگا -

شری پاپی ریڈی۔ اب تک جو بلس ہارے سامنے آئے ہیں اوس جانب کے آریبل مبرس نے اس بات پر انسٹیٹ (Insist) کیا کہ منسٹر کی تنخواہ وہی ہوئی چاہئے جو لیجسلیٹو اسٹبلی میں پروپوز کی گئی ہے۔ اس پرنسپل پر ہمنے اسپیکر اور ڈھنی اسپیکر کی تنخواہوں کی مخالفت نہیں کی۔ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے وہ ریزیبل (Reasonable) ہے۔ اوس جانب کے آریبل مبرس جنہیں دورہ کر کے پیلک کے لئے کام کرنا پڑھتا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے (۱۰۰) روپیے الونس کافی ہے تو یہ انکا خیال ہو سکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں یہ کم ہے۔ کم از کم (۲۰۰) روپیے الونس ہونا چاہئے۔ جہاں تک مجھے اطلاع ہے اس جانب کے بھی چند آریبل مبرس میں سے اس خیال کی تائید کرتے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ یونانیمسلی (Unanimously) پاس ہو جائیگا۔

آریبل شری۔ بی۔ رام کشن راؤ۔ اسٹڈمنٹ کے بارے میں آرگیومنٹ (Arguments) ہو سکتے ہیں جن کے پیش ہونے پر ہی ان پر غور ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس

جانب کے تریں ممبرس ہیں اس کی تائید میں ہوں مگر آر گیومنش (Arguments) دھوسر کے سامنے آ جائیں تو بہتر ہے - ہم اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں -

شری پری ریڈی - آر بیل چیف منسٹر جب اسکی تائید میں بحث سننا چاہتے ہیں تو میں اس سے کہوں گا کہ اسکی مخالفت میں اگر کوئی وجہ ہوں تو پہلے اسکا اظہار کریں -

شری برسنگ راؤ (کلو اکری) مسٹر اسپیکر سر - یہ بڑا انٹرستنگ مسئلہ بن چکا ہے جس سے ایوان میں جو سیریسنس (Seriousness) پیدا ہو گیا تھا وہ تو کہ از کم دور ہو گیا - ایک زمانہ تھا جبکہ اس ملک میں جہاں سے یہ طریقہ ہمارے پس راشج کیا گیا ہے جو ممبرس پارلیمنٹ کے لئے ایکٹ (Elect) ہوتے تھے انکو الکتوریس (Electorates) و جنس (Wages) دیا کرتے تھے - چارلس سکنڈ کے زمانہ میں ایک ممبر پوٹ ماربل (Poet Marble) تھا جو اپنے الکتوریٹ سے معوضہ لیا کرتا تھا۔ اسکا کام یہ تھا کہ ہاؤز آف کامس میں جو کچھ ہوتا اسکی اصلاح ڈیلی نیوز لیٹر کے طور پر اپنے الکتوریس کو پہنچا دیا کرے - لیکن آج صحیح طور پر دیکھا جائے تو پارلیمنٹ کی زندگی بھی ایک پروفیشن (Profession) ہنگی ہے - میں امندیٹ کی تائید کے لئے تو نہیں کھڑا ہوں مگر یہ عام خیال ہے کہ (۱۵۰) الونس کم ہے - ہمیں ممبرس کی ضروریات کو دیکھنا چاہتے - انہیں اپنی کانسٹی ٹیونسی میں گھومنا پڑتا ہے - انہیں وہاں کے حالات اور وہاں کے عوام کی ضروریات سے اچھی صرح واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وقتاً فوقتاً اسمبلی کو آگاہ کیا جاسکے - ہر حل یہ ایک مسلسل کام ہے - جس کے لئے کافی وقت کی ضرورت ہوئی ہے - ان تمام حالات کے مدنظر (۱۵۱) روپیے ماہانہ الونس غور طلب ہے - کیا ہونا چاہتے میں یہ تو نہیں کہتا اسے میں ہاؤس پر چھوڑ دیتا ہوں -

آر بیل شری بہول چند گا ندھی - اس بارے میں لیڈر آف دی اپوزیشن کا آئیڈیا معلوم ہو جائے تو وہاں ہو گی -

شری لشکمن کوئنڈا - اسپیکر سہودے - مجھے ڈیلی الونس کے بارے میں یہ کہنا شے کہ ...

Mr. Speaker : No amendment has been moved in this regard.

شری لکشمی کنڈہ - میں اصل بل کے بارے میں ہی عرض کروں گا - ہم یہ چاہتے تھے کہ دونوں پر ایکسا تھے غور کیا جائے تو بہتر ہو گا لیکن جب ڈیلی الونس سے متعلق امندیٹ مودو نہیں کیا گیا ہے تو اصل بل کے بارے میں ہی عرض کروں گا - آر بیل ممبر کلو اکری نے کہا کہ وکلاً بھی ایسا ہی سوچ رہے ہیں - اتفاق سے

میں بھی وکیل ہوں لیکن ایسا نہیں سوچ رہا ہوں جیسا کہ وہ سوچ رہے ہیں۔ سوچ یہ ہے کہ جو آنریبل ممبرس یہاں پبلک کے نمائندہ بن کر آئے ہیں انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس سے پہلے حیدر آباد میں جو لیجسلیٹیو اسپلی تھی یا برٹش راج کے زمانہ میں جو دیکھی گئی اسکے نمائندے پبلک کے سامنے عملی طور پر ذمہ دار نہ تھے۔ لیکن آج پبلک نے اپنے نمائندوں کو چنا ہے۔ اسلئے جا طور پر آنریبل ممبرس کا فرض ہو جاتا ہے کہ اپنی اپنی کانسٹی ٹونسی کے لوگوں کی سیوا کریں اور ان علاقوں میں گھوم کر حالات معلوم کریں۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں خروج بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ میں اس سشن میں دو مرتبہ اپنی کانسٹی ٹونسی جا کر آیا ہوں۔ پبلک کی زیادہ سے زیادہ سیوا کرنے کے لئے کم سے کم جو خروج عاید ہوتا ہے اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے تو میں اسکی ضرور تائید کروں گا۔ آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ اسپر روشنی ڈالی جائے۔ لیکن جس طرف سے امنڈمنٹ آیا ہے اس طرف سے کوئی روشنی نہیں پڑھی ہے۔ معلوم نہیں کیوں؟ زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے لئے اخراجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے اس لئے اسپر غور کیا جاسکتا ہے۔ اس امنڈمنٹ کو ایکسپٹ (Accept) کرنے کے بارے میں آنریبل ممبرس کو غور کرنا چاہئے۔ یہ بیرا ذاتی خیال ہے۔

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरवाल :- अभी थोड़ी देर पहले हाइस के सामने एक बिल पेश हुआ था। अस वक्त अंक तरफ से अमेंडमेंट पेश करते हुये यह खियाल जाहर किया गया था कि अगर अन्तक अमेंडमेंट कबूल कर लिया जाय तो ४० हजार रुपयों की बचत हो सकती है। नहीं मालूम दो घंटों में औंसी कोनसी चीज आगजी कि १६० मेम्बर्स के लिये ५० रुपया की मेम्बर अंजाफे की खाहश की जा रही है। हाइस के जुमला मेम्बर्स (१७५) हैं। अन में से १३ मिनिस्टर्स, स्पीकर, और डेप्युटी स्पीकर को निकालने के बाद जिन मेम्बर्स को अलांगुस मिलने वाला है अनकी तेवाद १६० रहती है। की मेम्बर बहिसाब ५० रुपया महाना अंजाफा किया जाय तो आठ हजार रुपया महाना जायद सर्फ होता है।

जिस हिसाब से वारा महिने का सिर्फ जायद अलाभुंस ९६ हजार होता है। जिस ज्यादा खर्च की जानीव भै थुनकी तबजे मबजूल करना चाहता हूँ। जिस बारे में यह आर्ग्यमेंट भी गौर के काबिल है कि आप हम सब मिलकर आज हैदराबाद का नक्शा तयार कर रहे हैं। जो खराबियाँ हैं विन्हे हमें दूर करना है। लेकिन अिसके यह माने नहीं कि जब खुद अपना सवाल आये तो आप दूसरी बातों को भल जायें।

Mr. Speaker : Do not make personal allegations.

Shri Laxminivas Ganeriwal : I am not making any personal allegation, Sir.

شری شرن گوڑہ (جیو رگی - اندو لہ) میں امنڈمنٹ کی تائید میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ کہا گیا ہے کہ اس طرف سے کچھ روشنی ڈالی جائے تو امنڈمنٹ پر غور کیا

چائیگ - ایک آنریبل ممبر نے دورہ وغیرہ کے اخراجات کا ذکر کیا - میرا خیال ہے کہ اس پارے میں ہمیں اپنے بازو کے اسٹیش کے عمل پر زیادہ غور کرنیکی ضرورت نہیں کہیں ممبرس کو (۵۰%) اونس دیا جاتا ہے - کہیں (۳۰۰) روپیے دئے جاتے ہیں - حیدرآباد میں ہے جو نیجیسٹیو اسپلی تھی اسکے ممبرس کو (۲۰۰) روپیے دئے جائے تھے - ہر حال اس پارے میں الگ الگ عمل ہے - ہمیں صرف دوسرے اسٹیش کے حالات کو ہی دیکھنا نہیں ہے بلکہ حیدرآباد نیجیسٹیو اسپلی کو اپنے حالات کے پیش نظر ان باتوں پر غور کرنا ہے - آنریبل ممبرس کے کام کی نوعیت ہمیں دیکھنا ہے - انکی مشکلات پر غور کرنا ہے - انکی کانسٹی ٹیونسی میں جب کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو وہاں فوراً دونوں کرکے تحقیقات کے بعد واقعات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا پڑتا ہے - ان حالات میں جو اونس مترکیا گیا ہے وہ کم ہے - ہمیں یہ منظور نہیں کہ کم کا معاوضہ نہیں یہ تو پہنچ سیوا ہے - ہمیں آنریبل ورکرس کی حیثیت سے کام کرنا ہے - جتنا اور دیش کی سیوا کے لئے اپنی ارجی (Energy) کو صرف کرنا ہے - عام فلاح و بہبود کے لئے اپنی شکنی کو کام میں لانا ہے - اس نقطہ نظر سے مالی فایدہ حاصل کرنیکا سوال نہیں - بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ آنریبل ممبرس کو اپنے فرائض کے الجام دینے میں معاشی مشکلات درپیش نہوں - کم از کم انکا سفر خرچ تو نکل جائے - ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ آجکل پڑوں کی قیمت اور ریل کے کرایہ میں اضافہ ہو گیا ہے - سنہ ۱۹۴۷ء میں دوسرے صوبہ جات میں آنریبل ممبرس کو (۱۵۰) روپیے اونس ملنا تھا - اسکے مد نظر بھی اضافہ ہوتا چاہئے - ان تمام باتوں کے لحاظ سے ہمنے صرف (۵۰) روپیے اضافہ کا مطالہ کیا ہے - میں سمجھتا ہوں اسپر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس نہ کیجاں گی کیونکہ یہ سئٹہ اب صاف ہو گیا - اس طرف کے آنریبل ممبرس نے بھی یہی خیال ظاہر کیا ہے کہ جو مطالہ کیا جا رہا ہے وہ واجی ہے اور قابل منظوری ہے۔

آنریبل شری بی رام کشن راؤ - میں چاہتا تھا کہ اس بل پر نہیں اسی طرح تفصیلی بحث کی جائے جس صرح صحیح منسٹرس سیلری بل کے سلسلہ میں کی جاچک ہے۔ اس سلسلے میں بھی اسکے معاشی نتائج - بحث میں کمی کا اصول - پہلک فنڈس پر بار نہ ڈالنے کا رجحان یہ سب کچھ زیر بحث لا جاتا تو اچھا ہوتا - اسکی تائید اور اختلاف میں جو مباحث ہوئے کم از کم دلچسپی کے لئے میں انہیں ستّا چاہتا تھا - لیکن مجھے افسوس ہے آنریبل ممبر جنہوں نے امنڈمنٹ پیش کیا ہے اپنے مباحث ستّے کا موقع نہیں دیا -

مسٹر اسپیکر - ہم یہاں دلچسپی کے لئے نہیں آئے ہیں -

آنریبل شری بی رام کشن راؤ - ہم دلچسپی کے لئے تو نہیں آئے ہیں لیکن میں ہدیکھنا چاہتا تھا کہ منسٹرس سیلری بل کے تعلق نہیں جو دلائل اختلاف میں پیش

کئے گئے تھے انہیں دلائیں کو اب بھی پیش کیا جاتا ہے یا نہیں - اور وہ دلائیں کس حد تک واجی ہیں - میں ہاؤس کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا - اور نہ محض اپنی دلچسپی کے لئے آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کو اظہار خیال پر مجبور کرنا چاہتا ہوں - مطلب تو کسی طرح معلوم ہو ہی جاتا ہے - روشنی دور سے بھی پڑستی ہے - لیکن

” اے روشنی طبع تو برمی بلا شدی ”

بہر حال جو روشنی پڑھکی ہے وہ کافی ہے - میں قناعت پسندی کے ساتھ اس امنڈمنٹ کو گورنمنٹ کی جانب سے قبول کرتا ہوں - صرف اسلائے نہیں کہ میں آنریبل ممبرس کو رسپرو کیٹ (Reciprocate) کرنا چاہتا ہوں بلکہ اسلائے کہ میں اس امنڈمنٹ میں واجبیت پاتا ہوں - میں کسی وجہ سے گسچر (Gesture) بتلانا نہیں چاہتا - بل میں (۱۵۰) الونس اسلائے پیش کیا گیا تھا کہ ڈا جو ائٹنگ اسٹیشن (Adjoining States) میں اس سے زیادہ نہیں ہے - منسٹریں کی سیالریز کی صورت میں (۱۰۰) کی بجائے (۱۲۵) کی تجویز پیش کی گئی تھی - لیکن ممبرس کے کیس میں (۱۵۰) کی بجائے (۱۰۰) کی تجویز نہیں پیش کی گئی - موجودہ امنڈمنٹ کے لحاظ سے فی ممبر (۰) روپیہ کے اضافہ سے اس میں شک نہیں کہ (۹۶) ہزار روپیے سالانہ خرچ کا اضافہ ہوتا ہے لیکن جو خرچ افسوسی (Efficiency) کو بڑھانے کے لئے ہو میں اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں - ایسا خرچ گورنمنٹ کو برداشت کرنا چاہئے - اسکا بار پیلک اکسچیکر پر پڑستا ہے - میں نے یہی اصول صحیح بھی بیان کیا تھا کہ آنریبل منسٹریں پریشان نہیں - انہیں معاشی پریشانیاں نہیں گی - یہی بات اس امنڈمنٹ میں بھی پائی جاتی ہے اسلائے نہیں - آنریبل شری جگناٹھ راؤ چنڈر کی - چونکہ لیڈر آف دی ہاؤس نے اسے قبول کر لیا ہے اس لئے میں بھی اسکو قبول کرتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - کیا موور آف دی بل بھی اس سے متفق ہیں -

آنریبل شری جگناٹھ راؤ چنڈر کی - چونکہ لیڈر آف دی ہاؤس نے اسے قبول کر لیا ہے اس لئے میں بھی اسکو قبول کرتا ہوں -

The amendment was put and agreed to.

Clause 3 as amended, ordered to stand part of the Bill.

کلائن ہ اور ہ سے کم باری میں کوئی امنڈمنٹ پیش نہیں ہوا ہے ۔ ۔ ۔

شری۔ وی۔ ڈی۔ دبپانڈ میں - کن میں نے یہ کہا تھا کہ اس بل کے کلازہ (۱) میں یہ نکھلے ہے کہ

".....including holidays to be counted as days for the purpose of clause (b) of Section 3, the Government may make rules for the purpose of carrying out the purposes of this Act'

اس چیز کو اکسپیشن کیا جائے۔ سشن کے دوران میں اگر اجلاس دو روز کے لئے ملتی ہو جائے تو کیا اس زمانے میں ہم اپنی اپنی کانسٹی ٹیونسی کو چلے جائیں - یہ پائینٹ اگر بحث کردیا جائے تو ہمیں اسبارے میں رائے دینے میں آسانی ہو گی - میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنا مطلب واضح کیا ہے -

آن بیل شری جگناٹھ راؤ چنڈر کی - اس کے سمبندھ میں رولس بنانے کے لئے گورنمنٹ سوچ رہی ہے کہ کیا رولس ہونے چاہئیں - اس کی وضاحت میں کل ہی کروچکا تھا کہ متصلہ اشیش میں جو عمل ہے اسکو دیکھتے ہوئے رولس تیار کئے جائیں گے - اس لئے بل کو آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں - اس سے زیادہ میں وضاحت کرنے کے پوزیشن میں نہیں ہوں -

آن بیل شری فی - رام کشن راؤ - یہ ایک ذیلی چیز ہے اور اس پر غور کرنے کا یہ سوچ نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں پارلیمنٹ، ہاؤز آف دی پیپل یا دیگر اشیش کی اسٹبلیز کی پڑا یکش کو دیکھ کر رولس بنائے جا سکتے ہیں اور ظاہر ہے اس میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہو گی سوائے اس کے کوئی ثقی صورت نکالی جائے -

Clause 4 (Minister, Speaker or Deputy Speaker not entitled to salary or daily allowance under this Act) ordered to stand part of the Bill.

Clause 5 (Power of Government to make rules) ordered to stand part of the Bill.

Clause 2 (Definitions) ordered to stand part of the Bill.

Clause 1 (short title and commencement) and the preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri Jagannath Rao Chanderki : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that the bill as amended be read a third time and passed.

Question put and agreed to.

Mr. Speaker : L.A. Bill No. VII of 1952, 'A Bill to provide for salaries and allowances of Members of the Hyderabad Legislative Assembly as amended, is read a third time and passed.

مسٹر اسپیکر - اب ہمیں ایجاد کے کام نمبر ۷ لینا ہے۔ موشن آف تھینکس پر بحث آدھ گھنٹہ کے وقہ کے بعد شروع کی جائے گی۔ اب ۱۰۔۳۵ ہوئے ہیں۔ سارے ہے پانچ بجے پہر اجلاس شروع ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں آدھ گھنٹہ انٹرول کے لئے ناکافی ہوتا ہے۔

آرڈینل شری بی۔ رام کشن راؤ۔ انٹرول کے وقہ میں کمی کر دیجائے تو بہتر ہوگا اس لئے کہ موشن پر ووٹ لینے کے علاوہ ایک بل پر بھی ڈسکشن ہونا ہے۔ اتفاق سے آج ۶ بجے کینٹ کی میٹنگ بھی ہے۔ وقت سب کی کنونیس (Convenience) کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اگر چیکہ آدھ گھنٹہ کا وقت بہت کم ہے اس لئے کہ ۰۶ منٹ تو جانے آنے میں صرف ہو جاتے ہیں۔ تاہم ضرورت کے لحاظ سے آج ہم سوا پانچ بجے ہی جمع ہونگے۔ میں چاہتا ہوں کہ آج ہم اس سشن کو ختم کر دیں۔

The Assembly then adjourned for recess till Fifteen Minutes past Five of the clock.

The Assembly re-assembled after recess at Fifteen Minutes past Five of the Clock, Mr. Speaker (The Hon'ble Shri Kashinath Rao Vaidya) in the Chair.

L. A. Bill No. IV of 1952, A Bill to amend the Hyderabad Municipal Corporations Act, 1950.

Mr. Speaker : Now, I take up item No. 7 i.e., Second Reading of L. A. Bill No. IV of 1952, A Bill to amend the Hyderabad Municipal Corporations Act, 1950, introduced by Hon'ble Shri Anna Rao Ganamukhi.

An Hon'ble Member : On a point of information, Sir, as the Session is coming to a close, I would like to know the fate of the questions that have been sent by some of the Hon'ble Members.

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں سوالات سے متعلق پرسویجر میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہاں جو رولس اڈاپٹ (Adopt Questions) کشے جا رہے ہیں وہ بھی کے ہیں۔ بہت سے کوسچینس (Coschines) وصول ہوئے ہیں۔ جب گورنمنٹ کے ہاس سے جوابات آئیں گے اوسوقت اس پارے میں طریقہ کار طریقہ کیا جائے گا۔ سوالات کے لئے اسوقت کوئی میعاد مقرر نہیں ہے۔ ہم آیندہ سشن تک رولس میں تبدیلی کریں گے میعاد مقرر کیجاں گی کہ کوسچینس کا ایک یا دو ہفتہ کے اندر گورنمنٹ کی جانب سے جواب آجائے۔ اپسا نہ کہ کوئی سوال پوچھا جائے اور جواب اوسوقت آئے

جب سوں کی کئی احمدیت باقی نہ رہے۔ جب تک موجودہ پروسیجر میں تبدیلی نہ ہو گورنمنٹ کی طرف سے جواب کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ایسا ہونا چاہئے بلکہ جواب کے لئے کئی بعد مقرر ہونی چاہئے۔

Shri M. S. Rajalingam (Warangal) : Mr. Speaker, Sir, It is likely that some of the questions may become out dated.

Mr. Speaker : That is exactly what I said. Such a thing should not happen.

میونسپل کارپوریشن امنڈمنٹ بل میں جسکی کاپیاں آنریبل سمبرس کو دیکھی ہیں سوور نے دو وربل () امنڈمنٹ پیش کئے ہیں جو یہ ہیں کہ :-

In line 2 of clause 2 for the word letter and brackets 'Clause (h)' substitute the word letter and brackets 'Clause (i)' and renumber 'Clause (i)' as Clause (j).

یہ فارسی چز ہے اس لئے اڈٹ کی گئی ہے - کلاز ۲ میں ۲ امنڈمنٹ پیش کئے گئے ہیں پہلا امنڈمنٹ شری رنگ راؤ دیشمکھہ کا ہے۔

Shri Ranga Rao Deshmukh (Gangakhed) : I beg to move that in line 4 of clause 2 for the words 'at such rates as may be sanctioned by Government,' substitute 'at the rate of Rs. 10 to the Mayor and Rs. 5 to the Councillors'

Mr. Speaker : Amendment moved. *Shri K. Venkat Ram Rao.*

Shri K. Venkat Ram Rao (Chinnakondur) : I beg to move that in line 4 of clause 2 for the words 'at such rates as may be sanctioned by Government,' substitute the words 'at the rate of I.G. Rs. 10/-

مسٹر اسپیکر - Amendment moved - چونکہ ان دونوں امنڈمنٹس کامنشا اور نوعیت ایک ہی ہے اس لئے دونوں پر بحث ایک ساتھ ہو گی -

Shri M.S. Rajalingam (Warangal) : On a point of information Sir, may I know whether it is essential to mention the enquiries made with various Departments as has been done in para 2 of the statement of Objects and Reasons of this Bill ?

Mr. Speaker : I do not follow you.

Shri M.S. Rajalingam : In the second para of the Statement of Objects and Reasons, it has been mentioned that ' This Department recommended for the payment of conveyance allowance... The Finance Department has also agreed..... The Cabinet has also agreed..... ' I think, this is a procedural matter and that.....

Mr. Speaker : We cannot make any hard and fast rules in this connection. Of course whatever the mover considers relevant may be given in the Statement of Objects and Reasons.

ان دونوں امنڈمنٹس کے بارے میں جو مووکھیں گئے ہیں ڈسکشن ہو گا۔

شری رنگ راؤ دیشمکھ - لیجسلیٹیو اسمبلی بل نمبر (۲) کے کلائز میں بتایا گیا ہے کہ

' Conveyance allowance to the Mayor and the Councillors of the Corporation, at such rates as may be sanctioned by Government, for attending the meetings of the Corporation and of any Committees constituted under this Act '.

اس بل کو پیش کرتے وقت گورنمنٹ کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے تھا کہ ممبرس کو جو کنونیس (Conveyance) الونس دیا جانے والا ہے اس کا ڈفت (Definite) ہنسہ بل میں رکھا جائے تو بہتر ہو گا۔ یہ ویگ (Vague) ہے۔ اس سے یہ اندازہ نہیں ہو سکتا کہ کونسلر اور میئر کو کیا الونس دیا جانے والا ہے۔ سنہ ۱۹۵۲ء میں کارپوریشن کا جو بل پاس ہوا تھا اس کے لحاظ سے ۱۰ روپیے سنتگ فیس گورنمنٹ نے منظور کی تھی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ آج بھی وہی ۱۰ روپیے دینا چاہتی ہے۔ بہر حال اس میں ڈفت ہنسہ ہونا چاہئے تھا۔ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اس میں میئر کے لئے ۱۰ روپیے اور کونسلر کے لئے ۰ روپیے سنتگ فیس فکس کرنے کی تجویز کی ہے۔ اس بل سے متعلق مسٹر اسپیکر کی اجازت سے دو چیزوں پر روشنی ڈالوں گا۔ میونسپالی کے ممبرس کی تعداد کے لئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اڈلٹ فرنچائیز (Adult Franchise) کے اصول پر منتخب ہوئے ہیں۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ اڈلٹ فرنچائیز کے اصول پر منتخب ہونے کا جو دعویٰ کیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ جو میونسپل الکشنس ہوئے ہیں انہیں دستوری نہیں کہا جاسکتا بلکہ دوسرے معنوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ الکشن ہی نہ تھا۔

مسٹر اسپیکر - یہ بحث ریلیونٹ (Relevant) نہیں ہے۔

شری رنگ راؤ دیشمکھ - میں تفصیلات یا ان کرنا نہیں چاہتا۔ گذشتہ سال جو الکشن ہوا وہ ڈیماکریسی کے اصول کے لحاظ سے نہ تھا یہ الکشن نہ تھا بلکہ کانگریس پارٹی کا نامینیشن تھا جس میں انڈپنڈنٹ گروپ اور سوولٹ پارٹی نے حصہ نہیں لیا ۔ ۔ ۔

سُر اسپیکر - اصل بیل حیدر آباد میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے امنڈمنٹ سے
معاف شدے اسے پیش نظر رکھئے ۔

شری رنگ راؤ دشمنکہ - میرا امنڈمنٹ یہ ہے کہ میئر کے لئے ۱۰ روپیے
اور کونسلر کے لئے ۵ روپیے شنگ فیس منظور کیجائے ۔

آنریل شری جسے - ونکلیشم (حضور آباد - محفوظ) - سُر اسپیکر سر - میونسپل
مکشن ہوچکا - ممبرس چن لئے گئے - جب ممبرس کے الونس کے بارے میں فور کیا
جائز ہے تو انکی مشکلات پر بینی غور کرنا چاہئے - ہم اچھی طرح جانتے
ہیں کہ یچھی گورنمنٹ ایسے لوگوں کو کارپوریشن کے ممبروں کی حیثیت سے منتخب
کرتی تھی جن کے پاس دھن تھا - ان کے پاس کارس ہوتے تھے - ایسے بڑے بڑے لوگ
نامزد کر دئے جاتے تھے - لیکن اب جیکہ غریب فیملی کے لوگ جتنا کی سوا کے لئے
آرے ہیں ان کے پاس کرنہیں ہوتے وہ لوگوں کے پاس ملنے جاتے ہیں تو ہم دیکھتے
ہیں کہ وہ سیکلوں پر جاتے ہیں - میں آنریل اسپیکر اور آنریل منسٹر سے درخواست
کروں گا کہ میونسپل کارپوریشن کے لئے ۱۰ روپیہ الونس کا جو ڈیمانڈ رکھا گیا وہ منظور
کیا جائے چاہئے کیونکہ میں یہی ایک میونسپل کونسلر ہوں - میں یہ اپنے لئے
نہیں ملتا گا - مجھے دو تین میونسپل کونسلرس ملنے تھے وہ یچارے کہہ رہے تھے
کہ تم تو دو سو روپیے گھٹ کر لئے اور ہمارے لئے کیا ہوا - اس لئے میں امنڈمنٹ کی
تأیید کرتے ہوئے کہتا ہوں گا میونسپل کونسلرس کو ۱۰ روپیے الونس دیا جائے ۔

ఆంధ్రా బల శ్రీ. ఫులచంద గాంధీ - జిస బిల సె ముతాలిక మై సమజ్ఞతా హుం కి కుట గలతఫహమీ
హోరహీ హై । జిస బిల పర యహ బహస హో రహీ హై కి మ్యూనిసిపల కౌన్సిలర్స్కో ۵ యా ۱۰, యా ۱%, ఇష్టయే
బలాబంస దియా జానా చాహియే । గోయా యహ ఖియాల కియా జారహా హై కి జిస హాబుస కో హీ దేనే కా
కామిల అభిస్తయార హై । కిన్తు యహ సహీ నహీ హై । రెకశన (७९) కార్పోరేషన బ్యాంక్ మె తరమీమ కె లియె
యహ బిల ఆయా హై । జిసకె అలకాజ యహ హై కి -

The monies from time to time credited to the Municipal Fund shall be applied in payment of all sums, charges and costs necessary for carrying this Act into effect or the payment shall be duly effected or sanctioned under any other provisions of this Act or under the provisions for the time being in force.

जिस से बहुतसी बातें कही गयी हैं । और बताया गया है कि फलांकलां खर्चा होगा जिसके लिये
म्युनिसिपल फंड्स अप्लाय (Apply) होंगे । जिस में मेयर और कौन्सिलर्स के बारे में कोझी
क्लॉज (clause) नहीं रखा गया है । जिस लिये कार्पोरेशन बैंक में गवर्नर्मेंट की तरफ
से यह तरमीम चाही जारही है कि अब और सा क्लॉज अॅड (Add) कर दिया जाये जिसकी वजाहसे
म्युनिसिपल फंड में जिस खर्च के लिये भी गुंजायश फराहम हो । यह तसવ्वुर न रखा जाय कि

गवर्नमेंट के फायनान्स से यह रकम दी जाती है। वल्के कॉरपोरेशन का जो बजेट बनता है असीसे यह खर्ची वरदाश्त किया जायेगा। और जिसके लिये कानूनी अखतियार हासिल किया जारहा है। जिसलिये दफा (७९) के तहत यह अखतियार चाहा जारहा है कि जिस अंडिशन (Addition) के जरिये कॉरपोरेशन के मेयर और कौन्सिलर्स के अलावन्से का बार कॉरपोरेशन के फंडपर डाला जासके। जिस सिलसिले में इस बहस में जाने की जरूरत नहीं है। और न कानून में इसकी गुंजायश है कि १० रुपया या ५ रुपया दिया जाय। जो कॉरपोरेशन अंकत मंजूरा है जिस में तरमीम की गुंजायश नहीं है। वह कानून बैसा ही है। हमको जिस कानून की पाबंदी करनी है। जिस कानून की पाबंदी करते हुये कॉरपोरेशन आप के पास यह बेग (beg) करने के लिये नहीं आया है कि कितनग्र रुपया दिया जाय। लेजिस्लेटिव असेंबली को कानून में तरमीम का जिस हृदतक अखतियार है जिसके तहत अंक तरक की हुअी चीज को बजेट में बिठाने के लिये यह मसला यहां पेश हुवा है। बगैर जिसके कॉरपोरेशन के फंड को खर्च नहीं किया जा सकता है। अलबत्ता यह तसव्वर गलत है कि दस या पांच रुपया ही देने की मंजूरी दे दी जाय। जिस लिये मैं मुवरसाहबसे जिस्तेदुवा करूँगा कि वह अपना अमेंडमेंट वापस लेले। क्योंकि कॉरपोरेशन के कानून में वह नहीं बैठ सकता। और लेजिस्लेचर को जिसका अखतियार नहीं है कि कॉरपोरेशन के कानून की मौजूदगी में जिसपर गौर करें। अलबत्ता यह मसला अब वक्त लाया जासकता है जिस वक्त गवर्नमेंट के सामने कॉरपोरेशन बजेट आता है। मिनिस्टर मूतालिका जांच करने के बाद मुत्तफिक हो सकते हैं, या कॉप्रमाइज (Compromise) कर सकते हैं। जिस लिहाजे का न में तरमीम की जासकती है कि फंड को किसतरह खर्च किया जाय।

जिन हालात में मुवर से मैं यह अर्ज करूँगा कि अमेंडमेंट जो गलत तसव्वुरके तहत पेशहुवा है असे वापस ले लें।

شري وي - ڈي - ديشپانڈے - حيساً كه مين نے پھر سے بھي کہا تھا که اگر قانون کي کاپيان مبرس کو ديجاتين تو يہ مشکلات دور ہو جاتين جو امنڈمنٹ لايا گيا ہے اس کے باरے میں آنریبل ايجو کيش منسٹر نے بتایا کہ کارپوریشن یہ طور کریکی کہ میئر اور کونسلریس کو کیا الونس دیا جائے۔ بل میں یہ کہا گیا ہے کہ ...

"Conveyance allowance to the Mayor and Councillors of the Corporation at such rates as may be sanctioned by Government"

هم یہ محسوس کر رہے تھے کہ کارپوریشن اٹامس بائی ہے۔ لیکن جب امنڈمنٹ بل پیش ہوا اور یہ کلائز ہارے سامنے آیا تو یہ معلوم ہوا کہ گورنمنٹ کو یہ حق ہے کہ وہ کوئی سم نکس کر دے۔ ہم راستے میں آڑے نہیں آتے لیکن میجاڑی جو چاہتی ہے ایسی کوئی رقم فکس کر دیجائے تو اچھا ہو گا تاکہ اٹامس بائی میں کوئی جہنمبھٹ نہ پیدا ہو۔ مجھے سیونسپل کارپوریشن سے سنبندھ ہونے کے ناتے اسکا تجربہ ہے۔ جب کارپوریشن کے ورکرس کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوئی تجویز پیش ہوتی ہے منسٹر یہ کہتے ہیں کہ اس کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ اس قسم کے اختلافات پیدا ہوتے ہیں اس لئے کارپوریشن کے ممبروں کو کوئی دقت نہ پیدا ہونے کے خیال سے یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے۔ کوئی واضح تجویز ہو جائے تو بہتر ہے۔

مسٹر اسپیکر - ابھی کہا گیا کہ میونسپل کارپوریشن ائمیں یونٹ ہے اگر ایسا ہے تو ایک میں پراویزن کی ضرورت نہیں - لیجسٹیشو پاور کے تحت جو ایک بنے گا وہ لیجسٹیشو اسپینی ایک منتصور ہوگا - جب یہ ایک ائمیں یونٹ کا سوال ہے تو گورنمنٹ کیوں بیچ میں آئے گی -

आँनरेबल श्री. फुलचंद गांधी : मैंने असी सेक्षण (७९) का हवाला दिया है। गवर्नरमेंट विसलिये दरमियान मे आती है कि वजेट मंजूर करने का ओक्तियार अुस को हासील है। जब वजेट मंजूर करने का ओक्तियार गवर्नरमेंट को है, तो अस को वजेट मे कभी जियादती करने का ओक्तियार भी हासील है। सेक्षण (७९) मे जो अमेंडमेंट लाया जारहा है वह अस हक के तहत है जो गवर्नरमेंट को वजेट मंजूर करने के बारे मे हासील है। गवर्नरमेंट ने कोअी रकम फिक्स (Fix) करने का सवाल नहीं। अगर अंसा किया जाय तो यह अल्ट्रावायरस (Ultra Vires) हो जाता है। अस लिहाज से जो अमेंडमेंट अमाबुंट (Amount) फिक्स करने के लिये पेश किया गया है वह दुर्स्त नहीं हो सकता। अलबत्ता कॉरपोरेशन के वजेट मे मेयर और मेम्बर्स के अलाभूत्स के लिये गुंजायश रखना गवर्नरमेंट का मोहताज मंजूरी है। असलिये अमेंडमेंट विल हाअुस के सामने पेश हवा है।

مسٹر اسپیکر۔ کیا یہ چیز اثنامس باڈی نہیں کر سکتی؟

ऑनरेबल श्री. फुलचंद गांधी: अटानमस वॉडी (Autonomous body) योडावहुत कर सकती है। लेकिन दोनों मे फरक यह है कि युनिव्हर्सिटी के वजेट के लिये गव्हर्नर्मेंट रकम देती है और यहां यह सूरत नहीं है। यिन्ही की रकम है और यिन्ही के लिये सरक हो रही है। अलबत्ता गव्हर्नर्मेंट ने वजेट मंजूर करने का हक अपने पास रखा है।

The Hon'ble Shri V.B. Raju (Labour and Rehabilitation Minister) : Mr. Speaker, Sir, to the extent of the budget, the Corporation may be regarded as not fully autonomous.

Mr. Speaker : I do not think so. The salaries and other allowances are met by the Municipal Corporation still they are included in the Budget. The whole Budget goes to the Government for sanction. Therefore, if any amount is to be spent it should be spent by the Municipal Corporation, although it will be included in the budget to be submitted to the Government later on.

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi : The Municipal Corporation alone decides what is to be spent; it does not depend upon the Government as to what is to be spent. The Corporation decides it and adjusts in the Budget and then the whole Budget is submitted to the Government for scrutiny and alteration, if necessary.

Mr. Speaker : So, there is a greater reason that the Corporation should fix up the amount and not the Government.

آنریبل شری بی - رام کشن راؤ - (چیف منسٹر) - میونسپل کارپوریشن ایکٹ ہر جس طرح بحث ہو رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ صحیح نہیں ہے۔ میونسپل کارپوریشن ایکٹ سے یہ واضح ہے کہ کارپوریشن فلی اثنامس (Fully Autonomous) نہیں۔ گورنمنٹ نے بحث پر اپنا کنٹرول رکھا ہے۔ اس ایکٹ کے ایک دفعہ کی رو سے گورنمنٹ کو اس کے بحث پر کنٹرول رکھنے اور فائیل منظوری دینے کا اختیار حاصل ہے۔ سکشن (۲۹) جسکی ترمیم چاہی جا رہی ہے صرف اس چیز سے متعلق ہے کہ میونسپل فنڈس کو کن مدت پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اس سکشن میں یہ کہا گیا ہے کہ ...

“The Municipal Funds will be spent on the following items”

اس میں (۱۵ - ۲۰) ایتمس ہیں اس میں ایک ایم کا اضافہ کیا جانا ہے تاکہ میٹر اور کونسلس وغیرہ کی شنگ فیس کا بار میونسپل فنڈس پر ڈالا جا سکے۔ جیسا کہ آنریبل ایجوکیشن منسٹر نے کہا کہ اس میں گورنمنٹ کا جو لفظ لکھا گیا ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ بحث کی قطعی منظوری گورنمنٹ کے تابع رہے۔ اس ایکٹ کے تحت بحث گورنمنٹ کی منظوری کے لئے جاتا ہے جہاں گورنمنٹ تبدیلی کی ضرورت محسوس کرے کر سکتی ہے۔ جیسا کہ آنریبل لیبر منسٹر نے کہا اسوقت میونسپل کارپوریشن بحث کی حد تک فلی اثنامس باٹی نہیں ہے۔ اس پر بحث کی حد تک ایک قسم کا کنٹرول ہے۔ اسوقت ایکٹ پر بحث کرنیکا موقع نہیں ہے۔ اگر کارپوریشن کو فلی اثنامس بنانا ہو تو اس کے بارے میں ترمیم آسکتی ہے۔ اسوقت گورنمنٹ نے جو تجویز پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ میونسپل فنڈ جتنے مدت پر خرچ کیا جاسکتا ہے ان مدت میں اس مدد کو بھی شامل کر لیا جائے۔ بحث کے دوسرے مدت کے ساتھ یہ مدد بھی گورنمنٹ کی منظوری کے تابع ہو گی۔ اس سے بڑھ کر اس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اگر اسمبلی ڈفت امونٹ فکس کرنے کی کوشش کرے تو یہ ٹھیک نہ ہوگا۔ بحث تو کارپوریشن بنائے گی۔ اس کی جانب اور رد و بدل کا اختیار گورنمنٹ کو ہے۔ اسمبلی کو نہیں۔ البتہ قانون میں ترمیم کرنیکا حق اسمبلی کو حاصل ہے اور اگر ایسا کرنا ہو تو اس کے لئے استئمنٹ لایا جاسکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کلاریفیکیشن (Clarification) کے بعد مور اپنا استئمنٹ واپس لے لیں تو مناسب ہوگا۔ آنریبل منسٹر نے جس طرح بل پیش کیا ہے ویسے ہی پاس ہونا لیکن (Legally) ضروری ہے۔

شری جی - ہنمٹ راؤ - مسٹر اسپیکر سر - یہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ

“At such rates as may be sanctioned by Government”

اس میں ریسٹ ٹھیک کرنے کا ذکر ہے تو ہم اسکے لئے (۱۰) روپیے ہی کیوں نہ نکس کر دیں۔

مسٹر اسپیکر - سوال یہ ہے کہ اس اسپلی کو رقم مقرر کرنیکا اختیار حاصل ہے یا نہیں۔ میرے خیال میں اس اسپلی کو ریشن کے تعین کرنیکا اختیار حاصل نہیں ہے۔ سکشن (۱) میں کلاز (j) کے بعد اگر کلاز (j) اتنا ہی رکھا جائے کہ :

"Conveyance allowance to the Mayor and the Councillors of the Corporation for attending the meetings of the Corporation and of any Committees Constituted under this Act."

تو ہمیں ان جیگڑوں میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن جسطرح بل آبائی ہے اگر منظور کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ کارپوریشن کو پہلے ریشن (Rates) مقرر کرنا پڑیگا۔

"At such rates as may be sanctioned by Government" کا منشاء میری دانست میں یہ ہے کہ کارپوریشن ریشن مقرر کر کے گورنمنٹ کے پاس بھیجنے گی۔

آنریل شری اثاراؤ (لوکن گورنمنٹ منسٹر) - ہوگا یہ کہ پہلے کارپوریشن ریشن مقرر کر کے منظوری لیتی ہو گی۔ اس کے بعد گورنمنٹ کی منظوری لیتی ہو گی۔ کارپوریشن کو کونوینینس الونس (Conveyance Allowance) کوپروائیڈ (Provide) کرنے کا اختیار رکھتی ہے مگر منظوری گورنمنٹ دیگی۔

مسٹر اسپیکر - یعنی بحث کی آخری منظوری کے لئے گورنمنٹ کے پاس بھیجنے گی۔

آنریل شری دیوی سنگھ چوہان (روول ریکنسرکشن منسٹر) میرا خیال ہے کہ کارپوریشن ایکٹ ایک اتھارٹی نے نافذ کیا ہے۔ اتھارٹی ایسی ہے جسے ہاواز نے منظور ہے۔ جو امنڈمنٹ یہاں آیا ہے وہ اس ہاواز کے دائرہ عمل سے باہر ہے ایسا مطلب نہیں ہے ہم اس قانون میں امنڈمنٹ کر سکتے ہیں۔ جو امنڈمنٹ آفیشلی پیش کیا گیا ہے وہ یاں ہر جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے وہ ہاواز سے منظور ہو سکتا ہے۔ یہ چیز ہاواز کے جو رسڈ کشن میں داخل ہے۔ ہاواز کو اسکی اتھارٹی ہے۔ امنڈمنٹ منظور ہونا چاہئے یا نہیں یہ اور بات ہے لیکن میرا خیال ہے کہ دونوں باتیں ہاواز کے دائرہ عمل میں ہیں۔

آنریل شری مہدی نواز جنگ (پی۔ ڈبلیو۔ ڈی منسٹر) مسٹر اسپیکر سر۔ مجھے اس امر کے اظہار کرنے کی اسوقت ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اس ایوان کی گھری نظر نے ان خرایوں کو جو قانون بلدیہ سے متعلق ہیں محسوس کر لیا۔ شہر حیدر آباد و سکندر آباد کے لئے جو کارپوریشن کا قانون دیا گیا ہے وہ اسقام سے بھرا ہوا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کارپوریشن نے اسے کس طرح قبول کر لیا۔ ۱۵ سال پہلے جو قانون بلدیہ کو دیا گیا وہ بہبی میونسپل کارپوریشن کے مائل تھا خیز میں اس کی بنیادوں پر بحث کرنا نہیں چاہتا۔ بحث کی منظوری گورنمنٹ کے اختیار میں رکھی گئی ہے اس لحاظ سے یہ امنڈمنٹ

پیش کیا جا رہا ہے۔ رجحان ایوان کا یہ ہے کہ یہ اختیار کارپوریشن کو حاصل ہونا چاہئے مگر چونکہ قانون میں ایسا نہیں اس لئے اس امنڈمنٹ کو بحالت موجودہ منظور کرنا مناسب ہے۔

مسٹر اسپیکر - ریشن مقرر کرنیکا اختیار میونسپل کارپوریشن کو ہے۔ حکومت صرف مقرر کردہ ریشن کی منظوری دیتی ہے۔ حکومت نہ صرف اس مدد کی بلکہ پورے بھٹ کی منظوری دیتی ہے ایسی صورت میں خاص مدد کے لئے حکومت کی منظوری کا ذکر اس بن میں غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

آنریبل شری بی۔ رام کشن راؤ۔ عالیجناب نے جو ارشاد فرمایا وہ نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے ان الفاظ میں اس جگہ پر اس امر کی صراحةً کرنیکی ضرورت نہیں ہے کہ منظور کرنیوالی اتهاڑی کون ہے۔ وہ خود اس ایکٹ میں موجود ہے اس لئے کلاز (جس) سے الفاظ 'At such rates as may be sanctioned by Government' ڈیلیٹ (Delete) کردئے جائیں تو مقصود فوت نہیں ہوتا۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے اسکو قبول کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر - میں کوئی تجویز نہیں کر رہا ہوں۔

شری گو پال راؤ ایکبوٹے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بل ہمارے سامنے آیا ہے اس کے خلاف مباحثہ ہو رہے ہیں۔ اس بل میں ہم خود پاورس ڈیلیگیٹ (Powers delegate) کر رہے ہیں۔ جو پاورس ہم دیسکترے ہیں وہ پورس ہمیں خود حاصل ہیں۔ اگر وہ پاورس ہمکو حاصل نہ ہوں تو ہم کسی کو دے بھی نہیں سکتے ہیں۔ خیال میں یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ہمکو ادھیکار نہیں ہے۔ جب بھٹ کا ریپوریشن میں بتا ہے تو وہ خود اپنی شنگ فیس کو منظور کر سکتی ہے۔ بھٹ فارمل (Formal) منظوری کے لئے گورنمنٹ کے پاس جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کو بغیر کسی دشواری کے کام کرنیکا موقع دینا چاہئے۔ میں اصل بل کی ان الفاظ کے ساتھ تائید کرتا ہوں۔

شری اے۔ راج ریڈی۔ عالیجناب کی جانب سے جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ان کی تائید کرتا ہوں۔ جیسا کہ آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا قانون کے اندر ایک دفعہ ایسی ہے جس میں ایسے مدتات بتائے گئے ہیں جن پر کارپوریشن خرچ کر سکتی ہے۔ ان مدتات میں ایک مدد کی کمی ہے اس کو پر کرنا ہوگا۔ اس طریقہ سے میئر اور کونسلر کے کنونیس الونس کو اس قانون کے چوکھے میں بٹھانا ہوگا۔ یہ بات دفعات میں صاف طور پر موجود ہے کہ گورنمنٹ کو کیا اختیارات ہیں اور کارپوریشن کو کیا اختیارات ہیں۔ ان اختیارات کے تحت ہمیں غور کرنا ہے۔

آنریبل شری انا راؤ (لوکل گورنمنٹ منسٹر) - جو ذمہ داری کارپوریشن پر اپنے فرایض کی انجام دھی کے سلسلہ میں رکھی گئی ہے ان کی بحسن و خوبی انجام دھی کیلئے جو رقم خرچ کیجا سکتی ہے اس کے مدت دینے کے لیکن کسی مدد میں تباخا ہوں کا تعین نہیں ہے البتہ صرف اس کی صراحت ہے کہ فلاں فلاں مدت پر کارپوریشن رقم خرچ کرسکتی ہے۔ کونسلس اور میئر کے کنوینس الونس (Conveyance allowance) کے متعلق کوئی مدد اسمیں نہیں ہے اس لئے بل کا مقصد یہ ہے کہ اس میں یہ مدد رکھی جائے کارپوریشن جو ریش مقرر کریگی گورنمنٹ اسے منظور کریگی۔ سکشن ۲ کلاز (جیئر) میں گورنمنٹ کو ریش مقرر کرنیکا جو اختیار ہے اسے ڈیلٹ (Delete) کر دیا جائے تو مناسب ہے۔ ان الفاظ کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ اگر ان کو رکھا جائے تو بھی گورنمنٹ کی منظوری لینی پڑتی ہے۔ ہر صورت میں بھٹ گورنمنٹ کے سامنے منظوری کے لئے پیش ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسوقت ۱۰ روبیسے ریش مقرر کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اگر یہاں ریش فکس کر دئے جائیں تو ریش ڈیفینٹ ہو جاتے ہیں اور کارپوریشن کو کوئی موقع نہیں رہتا۔ یعنی اگر ہم دس روپیے مقرر کریں اور کارپوریشن ۱۰ دینا چاہے تو پھر امنڈمنٹ لانا پڑیگا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ امنڈمنٹ مووکرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر - آنریبل منسٹر کی ترمیم یہ ہے کہ :-

In Sub-clause (j) of clause 2 words "at such rates as may be sanctioned by Government"

ڈیلٹ (Delete) کئے جائیں۔

اس طرح اگر یہ ترمیم منظور ہو جائے تو مسئلہ کا پورا پورا تصفیہ ہو جائے گا۔
اب آنریبل لوکل گورنمنٹ منسٹر امنڈمنٹ کو فارملی مووکرنگے۔

The Hon'ble Shri Anna Rao Ganamukhi (Local Government Minister) :—I beg to move that in sub-clause (j) of clause 2 delete the words 'at such rates as may be sanctioned by Government.'

'Amendment put and agreed to.

مسٹر اسپیکر - اس ترمیم کے منظور ہوئی وجہ سے کلاز ۲ سے متعلق دوسرے آنریبل سمبرس نے جو ترمیمات مووکئے ہیں انکی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

آنریبل شری کے وینکٹ راما راؤ - میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں۔

The amendment was by leave of the Assembly withdrawn.

شری رنگ راؤ دشمنکہ - یہ اختیار جو گورنمنٹ کو ہے ہاؤز کو ہونا چاہئے۔
اب چونکہ آنریبل منسٹر نے یہ ترمیم کی ہے اس لئے میں اپنا امنڈمنٹ واپس لیتا ہوں۔

The amendment was by leave of the Assembly withdrawn.

Clause 2 (Amendment of Section 79, Hyderabad Act XXXVI, 1950) as amended ordered to stand part of the Bill.

Clause I (Short title and commencement) and the preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri Anna Rao Ganamukhi : I beg to move that L.A. Bill No. IV of 1952, A Bill to amend the Hyderabad Municipal Corporations Act, 1950 as amended, be read a third time and passed.

Question proposed and agreed to.

Mr. Speaker : L.A. Bill No. IV of 1952, A Bill to amend the Hyderabad Municipal Corporations Act, 1950 as amended, is read a third time and passed.

Motion for the Address of Thanks to the Rajpramukh.

اب اینڈے کا ایٹم نمبر ۱۳ یعنی شری پرتاپ ریڈی کا پیش کیا ہوا موشن آف تھینکس ہے جو یہ ہے -

" that we, the members of the Hyderabad Legislative Assembly, assembled in this Session, offer our sincere thanks to His Exalted Highness the Rajpramukh for the address which he has been pleased to deliver."

یہ موشن اب ووٹ کے لئے رکھا جاتا ہے - اس بارے میں چونکہ اب امنڈمنٹ نہیں رہے اس لئے امنڈمنٹ کا کوئی سوال نہیں ہے -

Motion adopted.

شری وی - ڈی - دشپانڈے - امنڈمنٹ کا کوئی سوال نہیں ہے لیکن میں آئندہ کی گائیڈنس کے لئے جانتا چاہتا ہوں - میں اور سیرے چند ساتھیوں نے ڈس انٹریگریشن - ڈیپوزیشن آف نظام اور ڈیٹشنس ایکٹ وغیرہ کے بارے میں چند امور پیش کئے تھے جنکے بارے میں کہا گیا تھا کہ سوچکر جواب دیا جائیگا - آئندہ گائیڈنس کے لئے چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں کیا فیصلہ کیا گیا معلوم کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - وہ آوٹ آف آرڈر قرار دے گئے ہیں اسلئے منظور نہیں ہوتے -

شری داجی شنکر - جاگیرداری کو بلا معاوضہ ختم کرنے کے بارے میں کیا ہوا -

مسٹر اسپیکر - آوٹ آف آرڈر ہے اس لئے نامنظور کیا گیا -

شری وی ڈی دشپانڈھے۔ ادھیکش سہودے۔ ایک تی چیز جو ہاؤس کے
امنے آئی ہے وہ ایک درخواست ہے جو چند دیباٹیوں کی طرف سے آریبل ممبر نے پیش
کی ہے۔ رولس میں یہ ہے کہ اسمبلی کا کوئی ممبر درخواست آپکے سامنے پیش کرو سکتا
ہے۔ آپ نے اسے درخواست پر کیا کارروائی فرمائی۔

مسئلہ اسپیکر: - میں اس درخواست کو پیش کیوں (Petitions Committee)
کے پاس بھیجنگا۔

شری انجی راؤ۔ اس سے پہلے بات سے سوالات آریبل ممبرس کی طرف سے پیش
کئے گئے تھے انکے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔ کیا یہ سوالات آینہ شن میں لئے
جائیں گے۔

مسئلہ اسپیکر: - اگر آریبل ممبر بروقت حاضر رہتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ یہ
مسئلہ ہاؤس میں آجکا ہے اور اس کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

میں یہ چیز ہاؤس کے علم میں اس سے پہلے بھی لاجکا ہوں کہ جب اسپیکر
کہڑا ہوتا ہے تو کوئی دوسرا ممبر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ چونکہ ابھی ہم اسکے عادی
نیبی ہوئے ہیں اسیلے میں نے اسکی پہر سے وضاحت مناسب سمجھتی۔ امید کہ آینہ
اس کا لحاظ رکھا جائیگا۔

اب ہمارے سشن کا کام ختم ہو گیا ہے ایجنسی میں کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

Prorogation of the Assembly

The last announcement that I have to make is about the prorogation of the House. A message has been received from H.E.H. the Rajpramukh that he is pleased to order under Article 174 read with Article 238 of the Constitution of India, that the present session of the Legislative Assembly be prorogued from now.

The Assembly is accordingly prorogued,

